وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

الحمد للہ والمنۃ کہ در ین ایام میمنت فرجام بفضل رب قدیر السمی بہ

تفسیر بیضاوی

باہتمام اول الکونین احقر دارین بندہ علی حسین عفی اللہ عنہ

بمطبع یوسفی دہلی رونق انطباع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ
اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝

یعنی نہین چاہتا ہی اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست یعنی ہر طرحکے گناہ اور غصہ اور سختی
کو اے اہلبیتؑ اور پاک رکھے تمکو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین شیعہ
اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہین کہ یہ آیت شان مین آلِ عبا کے نازل ہوئی ہی
اور وہ پانچ تن ہین محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جس کسی مفسر نے کوئی روایت
خلاف اسکے لکھی ہی وہ خوارج کی بنائی ہوئی ہی چنانچہ عکرمہ ایک غلام تہا ابن عباسؓ
کا اللہ حفظ رکھے ہر مسلمانکو وہ خارجی ہوگیا تہا سو اُسنّی ابن جریر اور ابن ابی حاتم
سنت جماعت کے دو عالمون نے یہ بھی لکھا ہی کہ امہات مومنین یعنی پیغمبر صاحب
کی بیبیونکی حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہی سو بعد تحقیق کے اُسکا خروج علمائے سنت
جماعت کو بھی معلوم ہوا اُسکا قول قابل اعتبار نرہا چنانچہ تہذیب الکمال اور تقریب
اور لسان المیزان کتابہائے معتمد رجال اور شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوٰۃ شریف

Preneted by www.ziaraat.com

اور ابن خلکان وغیرہما کی تصنیفات اور تاریخ مین مفصل نہایت صحت سے مذکور ہوا ہے
کہ یہ خارجی ہوگیا تہا اور خوارج کی رائے بموجب حدیثین بیان کرتا تہا یہ غلام تہا ابن
عباسؓ کا انکے صاحبزادہ نے اسی لئے اسی بیچڑا لاتہا اور حدیثین جو خاص اہانت مومنین سے
اور اہلبیت اور اصحابون بلکہ اکثر اُن لوگونسے جو آل عباسی مخالفت بہی کرتے ہی ہین
روایتین کی گئی ہین کہ بے شک اس آیت مین سوا آلِ عبا کے دوسرا کوئی شخص
مرد یا عورت ہرگز داخل نہین چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوٰۃ شریف اور مسند احمد حنبل اور معجم کبیر طبرانی
اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
حمیدی اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہم مین اہلبیتؑ
اور راویان معتمد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباسؓ اور سعد وقاص اور ابی سعید
خدری اور واثلہ بن اصقع اور ام المومنین جناب عایشہ اور حضرت ام سلمہ وغیرہا
اکثر راویان معتمد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر اوڑہے ہوئے تہے
بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ سے صحیح مسلم مین رنگ تک اُس چادر کا لکہا ہے کہ
منقش سیاہ بالونکی تہی جو جناب مولائے مومنین علیؑ ابن ابیطالب اور سیدہ
نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ اور دونو شاہزادون یعنی حسنینؑ کو اُس چادر
کے اندر لیکر یہ آیت پڑہی قریب ظاہر ہوگا کہ یہ آیت بہی کئی بار نازل ہوئی اور اسباب
مین احادیثین بہی طریقہ ہائے گوناگون سے ہین یعنی بارہا انواع و اقسام سے آنحضرت
فرماتے رہے ہین اور یہ آیت پڑہتے رہے ہین اور غرض اس نزول اور ارشاد بار بار

Preneted by www.ziaraat.com

مین اظہار عظمت وجلالت آل عبا کی تھی تاکہ لوگونکو تمکو اسسے زیادہ تر ملحوظ اور
یادگار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی مین بخوبی ظاہر ہوچکا ہے کہ بے محبت
اور پاسداری حقوق اور اتباع انکی ایمان ہی نہین ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا
اور صحیح ابوداؤد اور جامع الاصول مین انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد نزول
اس آیت تطہیر کے چھ مہینے تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دوجہان کے
دروازہ پر سے جب گذرتے تھے تو فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اہل بیت انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل بیت ویطہرکم تطہیرا یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو یعنی درود اور رحمت
درود اور رحمت تم پر ہو جو اے اہل بیت تا آخر ترجمہ آیہ۔ پہلے ۲ھ ہجری مین قریب
زمان رفاقت جناب سیدہ دوجہان جناب فاطمہ زہرا اور ایک نے فصہ روز مباہلہ
کو اور ایک دفعہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین غرض کئی بار نزول اسکا ظاہر ہے ایک دفعہ
جو یہ آیت نازل ہوئی تو اسوقت پیغمبر صاحب ام المومنین حضرت ام سلمہ کے دولتسرا
مین تھے یہ ام المومنین فرماتی ہین کہ مین اسوقت دروازہ پر بیٹھی تھی اور گھر مین صرف
آنحضرتؐ اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ و فاطمہؑ
و حسنینؑ کو چادر سا اوڑہائی اور کہا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
یعنی بارخدایا یہ ہین اہل بیت میری لیجا تو انسے گناہ اور طاہر کر تو انہین طاہر کرنا
مین نے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین اہلبیت مین فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کی ہے
اور بی بی نبی کی کذا فی صحیح ابی داؤد ہو کتاب السنن۔ اور بھی یہ ام المومنین فرماتی
ہین کہ مینے اس چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ مین بھی داخل ہون اور عرض کی کہ یا حضرت
مین بھی داخل ہون سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھہ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم بھی

Preneted by www.ziaraat.com

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد حنبل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت مین نہین ہو کیونکہ
یہ خصوصیت آیہ تطہیر کی ہم پانچون نوری جسمونکو واسطے مخصوص ہی کذا فی اصول
وجامع البرکات اور اسی روایت مین ہی مسند احمد حنبل کے ہی کہ ام سلمہ فرماتی ہین
کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چارون صاحبونکو اوڑہا کر ہاتھہ اوپر انکے رکھا اور یہ لفظ ارشاد
کیئے کہ اللہم ان ہولاء آل محمدؐ فاجعل صلوتک وبرکاتک علی محمدؐ وآل محمدؐ انک حمید مجید
یعنی یا خدا یہ ہین آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ
کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہی تفسیر مدارک مین ہی کہ پیغمبر خدا نے چادر مین لپیٹا علیؑ و
فاطمہؑ حسنینؑ کو اور خود بھی اُس چادر کے اندر ہوئی اور فرمایا کہ یہ ہین اہلبیت میری
یا خدا تو طاہر رکھہ انہین پس حضرت جبرئیل یہ آیت خدا تعالے کی طرف سے لیکر آئی اور
تیمناً اور تبرکاً چادر مین داخل ہوئی اور صاحب مدارک بھی لکھتا ہی کہ عکرمہ کہتا ہی
کہ مراد ازواج ہین بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر مین جو رہتی ہین لیکن خدری
اور انس اور ام المومنین ام سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہین کہ یہ آیت پنج حق علیؑ
وفاطمہؑ وحسنینؑ کی ہی اور اگر ازواج مراد ہوتی بہ سبب سکونت نبی کے گھر کی تو
البتہ خدا تعالے فرماتا لیذہب عنکن یعنی ضمیر مونث سے فرماتا ہی بعینہ ترجمہ تفسیر
مدارک کا۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہی جسکا ذکر اوپر لکھا گیا
کہ بموجب رائے خوارج کے روایت کرتا تھا اور سوا اسکے یزید کے باپ کے وقت مین
بہت لوگ اس قسم کے بطمع زر اور مال دنیاوی کے ایسے تھے معاذ اللہ کہ خلاف
مین اہلبیت کے روایتین بناتے تھے۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیرہ کتب
معتبر اہلسنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

Preneted by www.ziaraat.com

بہت دشمنی اہلبیت سے رکھتا تہا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب وغیرہ اکثر کتابون
مین ہے کہ معاذاللہ معاذاللہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو ممبر پر برا
کرتا تہا اور لوگونکو کہتا تہا کہ توبہ توبہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
ماجہ مین سعد وقاص سے روایت ہے سو اس قسم کی حدیثین جسمین اہلبیت کی کچہہ
عظمت شان نکلتی ہو نہیں ظاہر رہی اور مثل اور سب لوگونکی شمار کی جاوین اکثر
اسکے وقت مین بنائی گئی ہین۔ اور خود ابن عباس اس عکرمہ کے اقاسے روایت
ہے کہ یہ آیت خاص نبیؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی شان مین نازل ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین
دولت آبادی کتاب ہدایہ باب مین بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور تفسیر مدارک کے
کہتے ہین جو کچہہ سعد کہا یہ ہے کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تہا یعنی شامل تہا سب عیال
و اطفال حور و بیٹے کو اور خاص لوگونکو مگر بسبب تصریح کرنے مصطفےؐ کے سب معانی
اس آیت سے قطع ہو گئی اور خاص حق مصطفےؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ مین یہ آیت ہو گئی
اور آل حقیقۃً اور شرعیۃً اور عرف مین اسیکو کہتے ہین کہ جسکی نسبت رجوع کرے
طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل ملت اور متابعت کو کہتے ہین یہ مجاز اگوئتی ہین
جیسے کہ آنحضرت نے فرمایا امتی ابنائی اور یہ جگر گوشہ ہین اور یہ سبب ہے کہ آل عیال
انہین کو کہتے ہین بلکہ یہ فضیلت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے لئے ہے کہ یہ اولاد رسول مقبول
بموجب احادیث کثیرہ کے ہین جیسا کہ مطولات مین ہمنے ذکر کیا اور یہ حاصل ہے
دررر اور کافیہ اور تشریح کا اور اسپر اجماع اور اتفاق عرف ہے چنانچہ یہ آل یٰسین
کہلاتے ہین انتہی ترجمہ دہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ مین
بہت معتبر طریقون سے بتفصیل ہے کہ حصین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبول سے

Preneted by www.ziaraat.com

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہین انہون نے کہا کہ نہین بی بی کبھی خاوند کے گھر مین
ہوتی ہے کبھی ماں باپ کے ہان اور نسبت اُسکی ماں باپ ہی سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق
ہوجاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہین رہتا اصل اور عصبہ یہ اہلبیت ہین کہ صدقہ انپر
حرام ہے یعنی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ بالجملہ مسند احمد حنبل وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد
نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرت نے حسنینؑ کو زانو پر اور جناب شاہ ولایت
کو اور جناب سیدہ کو بغل مین داہنے بائین طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا پڑھی
تاکہ لوگونکو عظمت دل نشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکوات مین جو بموجب روایت ام المومنین
حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مباہلہ کا ذکر ہے کہ اُسدن بھی انہین
چارون صاحبونکو چادر اوڑہاکے یہ آیت پڑہی اور بھی صحیح مسلم مین سعد وقاص
سے ہے کہ جب آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو پیغمبرؐ خدا نے انہین چارون صاحبونکو ساتھہ
لیکر فرمایا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی یعنی یا خدایہ ہین اہلبیتؑ میری اور اور روایات
متعددہ مسند احمد حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہا سے واضح ہے کہ اکثر
جب یہ آیت پیغمبرؐ صاحب کی زبان پر گذری ہے یا لفظ اہلبیتؑ ارشاد فرمایا یا دعا
یا ارشاد لفظ اہلبیتؑ کی ہے تو انہین چارون نوری جسم کو چادر مین لیا یا پاس بٹھلایا یا
اور ہاتھہ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب مین
بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علما سے لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے اُنکی تسمیہ
آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل یہی ہین جو آل عبا ہین اور مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار
مین بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر
مخصوص ہے پانچ تنونکی واسطے یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور غریز ظاہر ہے

Preneted by www.ziaraat.com

کہ جناب شاہِ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم مین ہین اور شرح حدیث ثقلین
مقبولہ فریقین سے واضح ہی کہ علیؑ اور حسنینؑ احد الثقلین ہین تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
فرقہ کا خلاف انکی بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علیؑ
اور انکی اولاد امجاد کا ہے سنّی اور شیعہ سب کے طریقہ سے واضح ہی کہ وہ مخالفت
کرنیوالا ثقلین کا ہی یعنی نافرمانی کرنیوالا حضار رسول کا بعضے علماء ظواہر جو ہمین
چون وچرا اور قضیہ دلالی اور لیت ولعل کو کام فرماتی ہین ناحق تنازع اور جھگڑے
نفسانی ہین عبث کا غذ روشنائی اور وقت عزیز کو اغوائے شیطانی سے ضائع
کنوا تے ہین دیکھنا قیامت کو کیسا پچتاتے ہین اہل حق کے نزدیک اسباب
استبداد و اصرار اور وجوہات و احتمالات رکیکہ و دراز کار ظاہر کرنے کمال کوشش
اور سعی کرتی ہی مخالف ہین جناب رسول کردگار کے غرض شیعہ صاحب اور سنّی صاحب
کی اس آیت مین بھی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہی اور متاخرین سنت جماعت نے
باتباع علماے زمان بنی امیہ بحوالہ روایت خوارج عجب عجب ما فی الضمیر ظاہر کئی ہین
اور ناحق مقدمہ اس طوالت کو پہنچایا ہے اور سبب انکی سر پھٹول کا محض نفسانیت
اور پرورش سخن اباؤ اجداد اور ظاہر مین بیت کو ایک گھر تہرا نیٹ مٹی کا سمجھتے ہے
جیساکہ ظاہر مین ہوتا ہے جسپر آپسمین سر پھوڑتی ہین اور صاف نتیجہ اس سر پھٹول
کا یہ ہی کہ مغاذ النبی بی فاطمہؑ اور حضرت علیؑ اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
سمجھے جاوین اور بیان پیغمبر صاحب کی اسنے بہتر اور شیعہ صاحب کہ یہہ
دوستی آل طاہر رسول مین ظاہر ہے کہ کیسی کچھہ مشہور و معروف ہین زبان دری
مین قصور نہین فرماتی چونکہ فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہلبیت رسول مقبول

Preneted by www.ziaraat.com

اور ہدایت ہر ایک جہول و ضلول کے بے شایبہ نفسانیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہین سو فقیر ایسا لکھتا ہے جو اہل انصاف
و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسول مقبول اور انکی اہلبیٹ کی ہونگی خواہ سنّی
ہون خواہ شیعہ وہ البتہ حظ اس سے اٹھاوین گے اور ہدایت پاوین گی لیکن یہ شرط
ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ کرین
اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرماوین تو تمام جھگڑے لاشی محض اور نسیاً منسیا معلوم
ہوین اوّل تو لفظی ترجمہ باعتبار لغت کے دیکھین کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا غور کرین کہ صراح للغتہ وغیرہ کتب لغات مین
صاف ہے انما کلمہ حصر کا ہے بمعنی الا یرید صیغہ مضارع باب افعال سے الارادۃ خواستن
یعنی چاہنا یذہب صیغہ مضارع باب افعال سے اذہاب بردن یعنی لیجانا رجس بکسر
را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرحکا گناہ اور غصہ اور سختی قولہ تعالیٰ ویجعل الرجس
علی الذین لا یعقلون قال الفراء انہ العقاب والغضب اہل بمعنی شخص اور صاحب
اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے مستعمل ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کے لیطہرکم یطہر
صیغہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے یطہر کا
اسکے معنی ہین پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزون سے اور
عیبون سے اصل ماخذ اسکا طہر ہے بضم طا جسکے اصل معنی ہین پاک ہونا
حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امراۃ طاہر من الحیض طاہرہ من النجاست
والعیوب چنانچہ صاحب مجمل اللغتہ احمد بن فارس النحوی لکھتا ہے التطہیر التنزہ
عن الاثم یعنی تطہیر کے معنی ہین دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

Preneted by www.ziaraat.com

اذہاب رجس کو نظر بر معانی مرقومہ مصرحہ ارباب لغت نفی گناہ اور عقاب اور خشم
تو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تقسیر کیا ہے اسے تنزہ عن الاثم تو اذہاب رجس
اور تطہیر قریب اور یکسان ہے تو چون کہ بعد اذہاب رجس کے خدائے تعالے
یطہرکم فرماتا ہے تو گویا تاکید اُمکرر فرماتا ہے اور پھر اُسکے بعد تطہیر افرماتا ہے
تو کمال مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جناب باری کا اِن قراین موکدہ سے
صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر مین زیادہ مفید اور مؤید
تحتم ارادہ باری تعالے تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
بے شک ثابت اور ظاہر ہین یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہین گے چنانچہ
احادیث کثیرہ مفسر اور مؤید اِسکے ہین اور فریقین کے ہان بلا خلاف موجود ہین
کہ قریب انشاءاللہ فقیر بھی ذکر کرتا ہے۔ منصفِ خبیر قطع نظر تمام اور روایات
اور تحاریر اور تقاریر اہل ظواہر و اہل حقایق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
از روئے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا اِن پانچ نورانی جسمونکی
کسی اور پر نہین ہو سکتی اور اہل ظواہر بھی اگر ایک ذرا انصاف کو کام فرماوین
تو اِس مقام مین بجز مہر سکوت ہونٹو نسے کوئی حرف آشنا نکرین ماہر فطن سوچے
اِسمین عجب پاکیزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتین جناب
باری نے رکھین ہین جو شخص کچھ بھی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور طبع مستقیم
رکھتا ہی وہ اِن رعایتونکا اور لطافتونکا لحاظ رکھے تو کس کس طرحکی کیفیت اُٹھا
سکتا ہی غور سے خیال کیا چاہئے اور گوش دلسے سُنا چاہئے کہ تطہیر کے معنے
دیکھہ چکے ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کرنیکے بھی ہین لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ

Preneted by www.ziaraat.com

وہان لئے جاتے ہین کہ جہان صرف نجاستِ ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
اور یہان طاہر کرنا گناہ ہونسے اور تمام عیبون سے مراد ہے کیونکہ اوپر اسکے اذہاب
رجس فرمایا ہے اور باتفاق اس سے مراد لیجانا ہر قسم کے عیوب اور گناہونکا
ہے لیکن واسطے صفا شکنی اہل ظواہر اور حظ اوٹھانے اہل حقائق و معانی کے
سب قسم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام مین واسطے انہین پانچون نوری
جسمون کے ہویدا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
طُہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہان پاک رکھنے کے گناہ سے ہین
لیکن اصل ماخذ کی رعایت معنی بہی بطمانیت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکھیے
تو بہی نہایت کیفیت تطبیق انہین پانچون نوری جسمون کے واسطے حاصل
ہے کیونکہ اِن پانچون تنون مین چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہین کہ
انکا ہر حال مین طاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سدِّ ابواب سے لیکن پانچون
جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت ہے وہ بہی حیض سے طاہر ہین یعنی یہ وہ سیدہ نسہاء
دو جہان ہین کہ جسکا لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغت اور تمام کتب
حدیث و سیر سے بالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل اور عورتون کے نہین تہین یعنی
حضرت مریم تک کہ جنہون نے شوہر نہین دیکہا یہ رتبہ اور خاصیت نہین
رکہتی تہین جو کہ اُنکو حق تعالے نے عطا کیا تہا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام بے نقصان
ایام معمولی زنان جہان اور بعد تولد فرزندون کے بہی پاک و پاکیزہ نماز و روزہ
کر سکتی تہین یعنی یہ عطاے خدا تعالے سے بموجب اصل پیدائش کی طاہر تہین
حیض سے جو بات کسی پیغمبرؑ بلکہ ہمارے پیغمبر صاحبؐ کے بہی کسی بی بی تک یا کسی اور

صاحبزادیکو بھی حاصل نہ تھی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دوجہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تھین طرف خدا کے
اور مثل اور عورتون کے نہ تھین یعنی حیض ونفاس سے منقطع اور پاک تھین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
یہی اور درحقیقت یہی انھین پانچ تنون کے لئے ہے اور سوائے اُنکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت ومعرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ وبارّدہ علمای
ظواہر کے قابل کان دھرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیتؑ کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور وتامل چاہیے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالےٰ بیت کو بغیر اضافت اور تقیید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمانا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیتؑ رسولؐ یا اہلبیتؑ
نبیؐ یا اہلبیتؑ محمدؐ جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تھا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبرؐ خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیتؑ فرمایا یعنی اے اہلبیتؑ اور تفاسیر
فریقین سے کہ اوپر بھی دیکھہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چھہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدہؑ دوجہان کی صبح کے
وقت فرمایا کئے کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکھا گیا

Preneted by www.ziaraat.com

اور یہی جامع بین الصحاح الستہ ابو الحسن مین بتفصیل ہے اور عبد اللہ بن عمر نے بھی
ابو الحمرا سے بہت مفصل اس خبر کو لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
بنوۃ ہے کیونکہ اہل کے معنی ہین شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
اور لائق کے معنون مین بھی مستعمل ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہین گھر کے تو
اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ نبوت کا نبی ہوگا اور آل اسکی جو
گوشت پوست لہو استخوان اسکے ہین حقیقۃً بھی اور حکماً بھی چنانچہ آیہ مباہلہ
وغیرہ سے مفصل ہویدا ہے کہ وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین تو اہل بیت سوا
ان پانچ تنون کے اور کوئی نہین ہو سکتا یعنی نبی تو خود مالک بنوت اور باقی
چارون نوری جسم ہین بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ حسب
ظاہر ہے کہ اہل بیت نبوت کر کے چھ مہینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کیے
اور جب دعا جناب باریمین کی تو اللھم ہولاء اہل بیتی انہین چارون نوری جسمون کے
لئے کہا کیے - اور اہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
یعنی مسجد کو کہتے ہین اور نفس الامر مین یہ بھی معنی متفرع اور جہان مین بیت
بنوت سے کمالا یخفی علی العارف الفطن ماہر فطن شرح حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً
کو دیکھے جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت مین لکھی ہے تو کیفیت اس رمز کی
اٹھاوے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
کہلاتی ہین حدیث سد الابواب ہے کہ فریقین کے ہان بروایات متواترہ ثابت ہے
فضائل خاص مولائے مومنین مین فقیر نے بھی اسکو شرح لکھا ہے مختصراً یہ کہ سب
لوگون کے دروازہ مسجد مین سے جسے خانہ خدا کہتے ہین بموجب فرمان خود

Preneted by www.ziaraat.com

خدا سبحان کی مسجد دو موقوف کئے گئے الا دروازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب جنبین کے لئے حکم تہا کہ جنب اور غیر
جنب یعنی نہانے کی حاجت اور غیر نہانے کی حاجت ظاہری سے مسجد مین ہی
آوین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور انکے نایب حضرت ہارون اور انکی صاحبزادون
کے لئے اسیطرح مسجد مین رہنے کا حکم تہا اور سوا انکے اور کسیکے لئے یہ حکم نہ تہا کما صرح
فی مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہا اور جناب سیدہ دوجہان کا حال کتب احادیث
وسیر فریقین سے ازبس ہویدا ہے کہ جناب ممدوحہ ہمیشہ باوصف کتخدائی مثل
معصوم تا کتخدا صاحبزادیون کے تہین اور وجہ تسمیہ بتول مین حال طہارت ظاہر ہی
چنانچہ سابق مین مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا ہین یعنی اُس ہر حالت مین بہی
خانہ خدا کے اہل یعنی لائق ہین جس حالت مین کہ اور لوگ ممنوع ہین تو یہ اہل خانہ
خدا ہین اور اہل یعنی صاحب گھر کا ہر حالتین گھر مین رہ سکتا ہی تو اطلاق حقیقۃً اہلبیت
کا سوا اِن پانچ تنون کے کسی کے لئے نہین ہو سکتا مگر جسکے لئے یہ فرما دین۔
مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی شافعی اور مودات سید علی ہمدانی اور
مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہا کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
اور یہی کتب شیعان اہلبیت غرض فریقین کے ہان سے واضح ہے کہ فرمایا ہماری
پیغمبر صاحب نے انا وعلی من نور واحد والحسن والحسین نوران من نور رب العالمین
والفاطمۃ بضعۃ منی یعنی مین اور علی ایک نور سے ہین اور حسن وحسین دونو نور ہین
پروردگار سے اور فاطمہ ٹکڑا میرے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
وتفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایات فضائل خاص ہر ایک

Preneted by www.ziaraat.com

اِن نوری جسمونمین دیکھی۔ اے عزیز نفس الامرمین جو انسان غور کرے تو کوئی
بشر انکے رتبہ کو نہین پاسکتا اور انکی کنہہ حقیقت کو نہین پہنچ سکتا صرف
اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل اور بشرون کے ہوتے تو کیا
معنی کہ اُنکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانے کی حاجت کی بہی اور غیر اِس کے
بہی یکسان ہو اور کیا معنی کہ ایک ظاہر مین عورت عورتونکی صورت تولد تناسل
سب عورتونکا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ بکارت معدوم۔ اور حال اخلاق
انکا اور غصہ اور سختی کا کام نفرمانا پہلی ہدایت سے واضح ہے تو اے عزیز یہ مجمع
نور کبریا اور ظہور قدرت آلہی ہین اذہاب رجس یعنی لیجانا خشم اور عقاب اور قسم
کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکہنا ہر گناہ سے غور کر جو انکے لئے صادق ہے سوا
اِن کے کسکے اوپر صادق آتا ہے کون بشر ہے سوا اِن کے جسنے ابتدائے تولد سے
تا کونج کرنیکے اِس جہانسے کوئی حرکت خلاف حکم آلہی نہین سرزد ہوئی یا کوئی
آیت کبہی عتاب آلہی کی نہین نازل ہوئی ہو ابتدائے تولد سے تا خاتمہ کلمہ غیر دین
مصطفوی سے لب ظاہری بہی نہ آشنا ہوئی اور وقت تولد مریم و حوا اور حور و ان بہشتی
ملائک مقرب غسل دین کون بشر ہے سوا انکے اور کسکے لئے یہ طہارت ہے کہ فریقین کے
ہانسی یہ سب ہوتا ہے تو انسے یا اِن جیسا طاہر اور افضل کسی بشر کو جاننا حقیقت
مین کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبےٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے
کتب احادیث کی۔ اور بیت سے مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہتے ہے تو یہی
نہایت لطافتین اور حقیقت ہائے اصل معانی ہویدا ہین اور یہ بہی چسپان ہے
مراد بیت نبوت سے اور مناسبت رکہتی ہین بشروع آیات سورہ توبہ سے

Preneted by www.ziaraat.com

جنسے ہویدا ہی کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفےٰ نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ مین نجاوی بالجملہ جو کوئی دین محمدی مین نہ داخل ہو اجازت
دخول خانہ کعبہ کے نہین اور دین محمدؐ اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفےٰ اور مودۃ قربےٰ یعنی اہل البیتؑ کی اور ادا ے صوم وصلواۃ حج و
زکواۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے
اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے ناتمام ہے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اس مین
شامل ہین چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ وملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول
کعبہ اوپر اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر اُن کی ہے
اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے تو حج خانہ خدا سے ممنوع
ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفوی پر یعنی جناب مصطفویؐ
اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوے اور بموجب احادیث انا و علی من
نور واحد اور من شجرۃ واحدۃ اور الفاطمتہ بضعتہ منی اور الحسنؑ والحسینؑ
ریحانتای فی الدنیا والاخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسمک جسمی روحک
روحی حربک حربی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وغیرہ احادیث
کثیرہ ومتواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ شرح
کی گئی ہے یہ چار دن تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند
وارث جناب مصطفوی ہین تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویؐ
ہین ویسے ہی یہ ہوے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتین اور کسی بشر کیواسطے
ساتھہ پیغمبر خدا کے ظاہر و باطن مین نہین جو کہ ان اجسام طاہرہ کو ہین تو یہ

Preneted by www.ziaraat.com

یا پچون تن خانہ خدا کی اہل پکارے گئے اور بعد نزول آیت توبہ کے ایک امر جو پیش آیا اسمین
عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مرات الجنان یافعی اور تاریخ طبری اور
روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا
اکثر کتب تواریخ معتبر سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ جسوقت
آیات توبہ نازل ہوئین تو جناب ابوبکر معہ چند اور اصحابون کے واسطے پہنچانے مضمون
آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئے گئے یہ ابھی تشریف لیگئے تھے کہ پروردگار
عالم نے حضرت جبرئیل کو اپنے حبیب کے پاس بھیجا وہ فرمان رب العزت لائے کہ یا محمدؐ اس
پیغام کو چاہئے کہ تم خود لوگونکو پہنچاؤ یا کوئی شخص تم مین سے ہو اور تم جیسا چنانچہ
کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت
مصطفوی پر بیت اللہ کو روانہ کئے گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکر سے لیکر آپ نے
ابلاغ رسالت کیا کتب مبسوطہ مین فریقین کے ہان اگرچہ یہ مضمون بہت طمطراق
سے ہین لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کنہہ حقیقت ہے نہ جھگڑہ منازعت نفسانی
کے اور لطیفہ باریک تر اسمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ مین یہ بھی مضمون ہے
کہ بیت اللہ مین کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل باخبر اس نکتہ کو دریافت کرے
کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو سزاوار ہے چنانچہ وہ ہی لطیفہ
ظہور مین آیا اور اسی جگہہ سے ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ
کو چادر مین آنحضرت نے نہ لیا بلکہ چادر گھسیٹ لی جیسا کہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ
سے بیان کیا گیا اور قطع نظر از مراتب مصرحہ اور چادر اور عبا کے یہان اطلاق
اہلبیت مین خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی تولد بھی

Preneted by www.ziaraat.com

آپ کا خاص خانہ کعبہ مین ہے اور نام بہی خدا تعالے نے اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
سنت جماعت اور شیعہ سے جداگانہ بہ تشریح لکہا گیا ہے تو اہلیت خاص بیت اللہ
اس طرح بواسطہ بہی انکے لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین انشا اللہ
ہدایت فضیلت علی مین بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
خانہ کعبہ مین جنے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہین ہوا تو اِنسے زیادہ اہلیت کا اطلاق
واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ اُنکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
انکا نال بہی وہین گڑا ہے یہ مثل از بس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
کہ جس شخص کو کسی جگہہ کی ملکیت و اہلیّت کی نسبت دیتے ہین تو کہتے ہین
کیا تمہارا نال یہان گڑا ہے نفس الامر مین جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولائے
مومنین علیؑ ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبرؐ صاحب کے نفسیت اور اخوت اور
داماد وغیرہ جمیع مراتب اور ہم بحیثیت تولد بالذات کس خوبی سے چسپان ہے
کہ انکا نال بہی وہان گڑا ہے اِس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت بہی انکی
خاص خانہ خدا مین ہے جو صاحبزادون کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہر ہین غرض
ان پانچون نوری جسمون کے لئے اہلیّت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ اب عارف خبیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب مصرحہ صدر
بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بہی یہ نکتہ خیال کرے کہ اہل خانہ خدا یعنی
لائق اور مالک اولا اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفویؐ اور مرتضویؑ ہین
اور ثانیا اور بالطبع وہ آل مصطفویؐ جنکی مودت بموجب نص حضرت رب العزت

Preneted by www.ziaraat.com

کے واجب ہی یعنی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ جنکو چادر اور عبامین آنحضرتؐ نے لیا
اور ہولاء اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و
تفاسیر فریقین کے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا
لفظ اہلبیت مضاف طرف بنوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جاے اہلبیت
جیسے کہ اس آیت مین ہے یا کہا جائے اہلبیت بنوت اور قائل اسکے خود
پیغمبرؐ صاحب نہون تو یہ پانچون نوری جسم مراد ہوتی ہین اور جب لفظ اہلبیت
مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب خود ساتھہ
اضافت کے طرف پاے متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرماوین تو یہ چار دن
تن مراد ہوتے ہین جیساکہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ
مفصل اوپر لکھا گیا کہ چھہ مہینے بلکہ دس مہینے تک ہر روز صبح کو آپ دروازہ
پر جناب سیدہ دوجہان کے فرمایا کئے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلبیت النبوۃ
اور ان پر عبا ڈال کے اور روز مباہلہ ساتھہ لیجاتے ہوئے فرمایا ہولاء اہلبیتی
اور جہان آنحضرتؐ بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہین یعنی مثلاً فرماتے ہین انا
اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات لسید علی ہمدانی شافعی اور
فرماتے ہین نحن اہل البیت لا یقاس بنا احدٌ کما فی کتاب انیس المتعبدین نحن ابن
بن مالک تو اسوقت پانچون طاہر اجسام مراد ہوتے ہین اور بیت وہی بیت النبوت
یا بیت اللہ یا بیت خدا۔ کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے
کہ جسوقت تک یہ آیت وافی الہدایۃ نازل ہوئی تو صرف حسنینؑ تولد ہو چکے
تھے یعنی جسکے بعد پھر نہین نازل ہوئی تو انکی اولاد مین جنکا کہ شامل ہونا اہلبیت

Preneted by www.ziaraat.com

مین کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اُسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ اُنکا
نہی تولد نہین ہوچکا تہا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ مین فریقین کی تفاسیر و احادیث
کی کتابون سے فقیر نے مشرح اور مفصل جداگانہ لکہا ہے کیونکہ حضرت مالک ہین
اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً بے شک اپنی طرف نسبت
کرسکتا ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے وہ باب مناقب مین لکہا ہے
فی الدر رلما نزلت انما یرید اللہ الایۃ قال صلعم نزل ہذا الایۃ فیّ وعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ
والحسینؑ یعنی تفسیر درر مین ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے وفی شرف النبوۃ
قال بقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجیئ عند کل صلواۃ الفجر لعصارۃ
باب فاطمہؑ ثم قال الصلواۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا او قالت العائشۃ وام سلمہ قال رسول لعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ
ہولاء اہل بیتی انتہے خلاصہ معنی یہ کہ شرف النبوۃ مین ہے کہ بقیع حارث خادم
پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے
تہے اور پردہ دروازہ جناب سیدہ دو جہان کا پکڑتے تہے اور فرماتے تہے نماز
کو اہو یا درود پڑہو رحمت بہیجے خدا تمکو جزا این نسبت کہ ارادہ کرتا ہے خدا تاکہ
لیجاوے تمسے ہر قسم کی پلیدی اے اہلبیت اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ
فرماتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ وفاطمہؑ اور حسنینؑ کے یہ ہین اہلبیت
میری اور مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت مین وہ حدیث
مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش

Preneted by www.ziaraat.com

تفصیل اسی آیت کی ہی اور تفسیر ہے یرید اللہ لیذہب کی۔ ای عزیز قرآن مجمل ہے
اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب رجس اور تطہیر سے یہ ہی کہ خدا تعالے نے
رجس اور فحش کو اٹھا لیگیا اور پاک کیا انکو اور ہویدا ہے اس جگہہ کہ جہان آنحضرت
ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہین اور وہان ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قبایح
کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھہ پیغمبر کے مراد ہوتی ہین اور ہویدا ہے کہ بیت
وہی بیت مرقومہ مصرحہ صدر ہی اور باقی چون وچرا اور لیت ولعل محض نفسانی و
ظن شنیعہ ہین اور جو حدیث کوئی خلاف اسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جانیا
چاہیے کسواسطے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
صاحب خود فرماتے ہین کہ جو حدیث ہماری نام سے سنو اسی تطبیق کتاب خدا سی کرد
اگر مضمون اسکا مطابق اسکے پاؤ تو جانو کہ بے شک ہمارا قول ہے نہین تو اسی
صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہی اور ہم یعنی
اہلبیت کلام ناطق ہین یعنی جو اجمال و ابہام اور متشابہات اور اطلاق اور تقیید
اور عموم اور خصوص اور ناسخ ومنسوخ اور مجاز اور مشترک اور مشکک اور مانند
اسکے انمین ہین قول اہلبیت مفسر اسکا ہے ای عزیز اسی جگہہ سی ہے کہ اہل البیت
ابصر بما فی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکہتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
چیز کو کہ گہر مین ہے یعنی گہر والا گہر کی بات چیت سب چیز کو خوب جانتا ہی یہی نیز فاضل
عارف قطب الدین الفصاری شیرازی شافعی اپنی مکاتیب بعد مین قصہ طویل کے
فرماتے ہین کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق وہذا کلام اللہ الصامت
تو ہے عزیز غور کر ابی سعید خدری اور ابی الحمرا وغیرہ صحابی اور راویان معتبر اور جمہور

صاحبزادیکو بھی حاصل نہ ہتی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دوجہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تہین طرف خدا کے
اور مثل اور عورتون کے نہ تہین یعنی حیض ونفاس سے منقطع اور پاک تہین تو تطہیر
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بھی اور درحقیقت بھی انہین پانچ تنون کے لئے ہے اور سوائے اُنکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت ومعرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ دبارّدہ علمای
ظواہر کے قابل کان دہرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیتؑ کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور وتامل چاہیئے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالےٰ بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرماتا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیتؑ رسولؐ یا اہلبیتؑ
نبیؐ یا اہلبیتؑ محمدؐ جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تہا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبرؐ خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیتؑ فرمایا یعنی اے اہلبیتؑ اور تفاسیر
فریقین سے کہ اوپر بھی دیکھہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چھ مہینے بلکہ بعضون نے
لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدہؑ دوجہان کی صبح کے
وقت فرمایا کئے کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکھا گیا

Preneted by www.ziaraat.com

کیونکہ صاف مخالف قرآن اور خلاف اقوال و افعال و رسولِ منان ہی جو بحد تواتر کو
پہنچے ہین اکثر علمانے اپنی اپنی طرح اس مقام مین لکھا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکھ آیا ہی
لیکن چونکہ اس تذکار طاہرہ کو اور تکرار ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث
رسول مقبول جانتا ہے اس لئے اکثر دنکی قول کہ ہر ایک مین اپنی طرح کی تازگی
اور لذت ہی لکھتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی
نے باب ہشتم دہ باب مین جو لکھا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے
ہی اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ماسوا اسکے اور یرید ارادہ سے ہی مراد اسکی
یہ ہی کہ بے شک ارادہ ہونیوالا ہے اللہ اسم ذات ہی جو مستجمع ہے جمیع
صفات کمال کو لیذہب لام بمعنی کے ہی اور وہ واسطے حکمتہ کے ہی اور وہ
حکمتہ ہے ہونیوالی اس لئے کہ افعال جناب باری معلل باغراض نہین اور
یذہب اذہاب سی ہی اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہوب بھی ہے
اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم مین اور عن واسطے دوری اور تجاوز کے ہی اور کم
واسطے خطاب کے جبوقت کہ بیچ حق مومنو کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے
اور جبوقت بیچ حق کافرون کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور رجس عذاب اور
پلیدی اور گندگی اور جوشے کہ نجس ہو اور اہل البیت امی علیؑ و فاطمہؑ و ابناہما
اور تخصیص ذکر کی قرآن مین مقتضئے ہے تعظیم کی کہ قول ہے اللہ تعالے کا
اربعتہ حرم یعنی چار بزرگ ہین لیطہرکم تطہیر تاکید ہے اولی کی کیونکہ جب رجس لیگیا
تو پاک ہوئے پھر جو تطہیر مکرر ہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ
پاکی آدمیونکی ایمان سے ہی اور یہی ہے زاہدیہ مین یہان تمام ہوا ترجمہ بعینہا

Preneted by www.ziaraat.com

مقام مقصود کا۔ الحق صدق اللہ جل جلالہٗ لارطب ولا یابس الا فی کتاب مبین
کلام ایزد منان ہر قسم کے لوگونکی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اہل حقیقت
بمقتضاے صفائی طینت اور حقیقت کے بموجب اپنے عقول کے سمجھین تب بھی
کلام ایزد منان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی
عقول کے سمجھ سکین تب بھی اصل حقیقت کھلجاتی ہے وللہ در القائل درخانہ
اگر کس ست یک حرف بس ست عنایت الہی شرط ہے اگر منصف باخبر غور
کرے تو بموجب مذاق اور فہم اہل ظواہر کے بھی یعنی بیت سے اگر مراد چار دیواری
اور مکانات خشت وگل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو بھی اصل حقیقت
پوشیدہ نہین رہتی اور حقیت خاص اہلبیت طاہرہ خاصان حضرت باریمین
کسیطرح کا خلل اور خدشہ نہین آسکتا ہے اور منصف باخبر حق تلفی اہلبیت مین
کسیطرح نہین خیال کرسکتا کسواسطے کہ حدیث ام المومنین حضرت ام سلمہ اور
واثلہ بن اصقع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات ہویدا
ہے کہ یہ آیت اسوقت نازل ہوئی جسوقت کہ پیغمبر صاحب جناب ام المومنین
معظمہ منظورہ کے گھر مین تشریف رکھتے تھے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے
فقیر حرز الخطوالت لطریق اختصار اور خلاصہ لکھتا ہے المختصر یہ کہ ام المومنین
حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ علیؑ وفاطمہؑ اور حسنینؑ کہ دونو صاحبزادہ صغیر سن
تھے دروازہ پر تھے سو اسوقت آنحضرت نے مجکو حکم دیا کہ تم کھڑے ہو و
دروازہ پر جاؤ اور میری اہلبیتؑ کو میری پاس بھیجدو مسند احمد حنبل مین یہ
بھی روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین دروازہ پر نماز پڑھتی تھی

Preneted by www.ziaraat.com

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دوجہان حضور
آنحضرت مین حاضر ہوے آپ نے صاحبزادونکو بغل مین لے لیا اور چومتے تھے
دونو صاحبزادونکو۔ اور ایک ہاتھہ گلے مین حضرت علیؑ کے ڈالدیا اور ایک ہاتھہ
گلے مین جناب سیدہ دوجہان کے اور چومتے تھے پیشانی جناب سیدہ دوجہان کی
غرض آگے پیچھے بہایا ان چارون صاحبونکو اور اپنی عبائے مبارک یا چادر علے
اختلاف الروایات ان چارون نوری جسمون کو اوڑہا کر یہ فرمایا اللہم الیک لا
الی النار انا واہلبیتی یعنی یا بار خدایا طرف تیری نطرف آگ کے اور ہین اہلبیتؑ
میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم انا ہؤلا آل محمدؐ فاجعل صلواتک و
برکاتک علیٰ محمدؐ وعلیٰ آل محمدؐ انک حمید مجید یعنی اے بار خدایا یہ ہین آل محمدؐ کی گروہ
تو درود اور رحمت اپنی اور برکتین اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہی
بزرگوار بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم ہؤلا اہلی اللہم ہؤلا احق یعنی یا بار خدایا یہ ہین
اہلبیتؑ میری یا بار خدایا یہ ہین حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم
ہؤلا اہلبیتی یعنی اے بار خدایا یہ ہین اہلبیت میری اور بالجملہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُس دن اُسی وقت یہ آیت وافی الہدایت نازل ہوئی تھے کہ یہ کلمات آپ
فرماتے تھے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تھے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ جناب ام المومنین فرماتے ہین کہ مینی دروازہ پر سے
انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اٹہا کر داخل اس چادر کے ہوون آپنے فرمایا کہ تم تداخل ہو سکتا ہے
اِن کے مینے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین ہون اہلبیتؑ تمہاری ارشاد
کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم بہی نیکی پر ہو اہلبیتؑ میری یہ ہین یعنی داخل اس

Preneted by www.ziaraat.com

فضیلت آیہ تطہیر مین ساتھہ میرے یہ ہین غرض طُرق متواترہ سے یہ حدیث بحد
تواتر کو پہنچی ہے بلکہ بموجب تصریح صحیح مسلم وغیرہ اوپر بہی گذرا کہ حضرت عائشہ
نے بہی چادر کا کونہ دوڑکر اٹہاکے اندر داخل ہونا چاہا تہا کہ آنحضرت نے چادر گھسیٹ
کے صرف اتنا فرمایا کہ تم باہر چادر کے ہو جاؤ اور تمام طُرق احادیث کے مضامین سے
واضح ہی کہ گھر مین تو جناب ام سلمہ کے حجرہ مین یہ نازل ہوئی اور یہ حضرت عائشہ
سے جو روایت ہی تو روز مباہلہ کا اور اور دونونکا ذکر ہے کہ جب حضرت نے ان
چارون نوری جسمون کو چادر مین لیا تب یہ آیت پڑہے اور اللہم ان ہولاء اہلبیتی
فرمایا اور یہ اُسوقت کا ذکر ہے جسوقت واسطے مباہلہ کے آنحضرت تشریف لیچلی
تہے بالجملہ یہان جو مقصود و مطلوب ہے وہ صرف اتنا ہی اور ہویدا ہے کہ ایکدن
جو آیت نازل ہوئی تو ام المومنین حضرت ام سلمہ کے گھر مین ہوئی اور اُسوقت
انہین سہی دروازہ پر سہیجدیا تہا اور حال انہین ام المومنین تک کی عرض کرنیکا
بلکہ بعد اسکی سہی حضرت عائشہ ام المومنین تک کی عرض کرنیکا اور آنحضرت کا
جواب دینا بلکہ چادر کا گھسیٹ لینا سابق سہی اور اب سہی مکرّر اور مفصل ظاہر
ہے تو یہ جیب مذاق اہل ظواہر کے سہی جو صرف اینٹ مٹی سہی کے گھر مراد ہونیکا
مقصود رکہین تقریر عرض کرتا ہے کہ نظر بر مصرحات تمام معانی مصرحہ آیت مذکورہ
یعنی اذہاب رجس اور تطہیر تمام عیوب ظاہری اور باطنی کے اور وقت نزول آیت کی
محض ضمن ہونا صرف انہین پانچون نوری جسمونکا اور ام المومنین تک دروازہ
پر سہیجدینا یا شعر اکر دینا پیغمبر صاحب کا منصف خبیر دیکہی کہ سوا ان پانچون اجسام
نوری موجودہ اندرون بیت مذکورہ کے اور کون داخل ہو سکتا ہے اور تصریحات

Preneted by www.ziaraat.com

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام بنی ہاشم اور اہلبیتؑ کا اور گواہیان
امہات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہین علاوہ اسکے - غرض فقیر کی معاذ اللہ کسر
شان امہات مومنین نہین بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضایل اہل بیتؑ حقیقی اور اصلی
کا ہے اس آیت مین سوا ان پانچون نوری جسمون کے غیر کو تصور کرنا کسر شان
بلکہ غصب حقیت انکی ہے فضائل امہات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہہ مذکور
ہین مثلاً وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے امہات مومنین پکاری گئین کیا
طلاق دینے پر پیغمبرؐ صاحب کے کیا بعد وفات حضرت کے ہر حال مین اورون پر
نکاح بھی انسے حرام ہے لیکن اُن نوری جسمون اور حقیقی اہلبیتؑ سے کیا امہات
مومنین اور کیا غیر ان کے کوئی بشر کیا ذات مین اور کیا صفات مین کوئی لگا
نہین کہا سکتا چنانچہ حدیث لا یقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین
قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت
انہین پانچون نوری جسمون کے فرمایا شاہد عادل قول فقیر ہے اور نزول آیات
عتاب اور صدور مناکر و منا ہے انکی اغیار کا تا بعضی امہات مومنین اور اکثر
صحابہ کبار مشہور مقربین تک بھی بسا اوقات از بس ہویدا ہے ای عزیز تو تو
مین مین نفسانی اور منازعات و سادس شیطانی مین پڑنا محض خانہ ایمان کو
برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہیے کہ علم الٰہی مین موجود تہا کہ ہمارے
مخلوقات مین اس ذات و صفات کے لوگ بھی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے
پیغمبرؐ کی خاص عترت و اہلبیتؑ طاہرہ کی حقیت فضائل خاصہ مین امتی اسکی ہو کر
قصور نکرین گے تو اسنے سب قسم کے لوگونکی صفرا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نچھوڑا تاکہ کسیکو چون وچرا اور ریب دلعل کی گنجایش
نہ ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور بالجملہ نظر بر مصرحات صدر اگر کھیر ہی
اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو بھی واضح ہو اکہ وہ اسوقت کا گھر خاص ہوگیا جسمین
یہ پانچون نوری جسم اسوقت تشریف رکھتے تھے اور آیت نازل ہوئی تو آیت
بنسبت ان جسمہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہوئے کہ اے جو لوگ اسوقت
اس گھر مین ہو اور وہ یہ بھی پانچون نوری جسم تھے بلکہ حضرت ام سلمہ کہ خاص
گھر انکا تھا دروازہ پر تشریف رکھتی تھین وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے
اس آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لے گئین اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظواہر
دیکھہ لین اوپر بھی ذکر ہوچکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی
نبی کا اسجگہہ نہین ہے کہ وہ اہلبیت ازواج نبی کو تصور کرکے انکی طرف خطاب
اہلبیت خیال کرسکین جیسا کہ اسی آیت کے سابق جو آیۃ کہ خاص ازواج معظمہ
کے حق مین ہے صاف اضافت نساء کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے
یعنی خدا تعالے فرماتا ہے یا نساء النبی اور بہت ظاہر بات ہے کہ ضمیر خطاب
بھی جمع مذکر کی ہے سب کوئی جانتا ہے کہ ازواج معظمات نبی کی مذکر نہین اور
یہ بھی اہل ظواہر نہین کہہ سکتے کہ مخالفین چند اشخاص مذکر ہین چند مونث تاکہ
احتمال تغلیب ہے کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو بھی احتمال اہل ظواہر قابل
کان دہرنے کے ہوتا اور قطع نظر ان باتون کے اگر کوئی بسبب غبادت طبع اور
وساوس طمع وہوا نفس محبت دین واقوال اسلاف اپنی کے بالفرض والتقدیر
صراحتہً انکار بدیہہ کا کرے اور تحکماً یہان اہلبیت کو اہلبیت نبی اہالی خانہ نبی

ظاہر کرے تو بھی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خبط ہو جاتی ہین کیونکہ اہل
خانہ بنی کیطرف خطاب ہوگا تو پر ظاہر ہے کہ بنی خود بیچارے اس خطاب کے داخل نہین
ہو سکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کوئی جانتا ہے
کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے بنی کی بیبیو تو خطاب اُن بیبیون کی طرف ہوگا
نہ بنی کی طرف تو چاہیے کہ بنی شامل اس خطاب مین نہون تو اس فضیلتِ اذہاب
رجس اور تطہیر مین بھی بنی معاذ اللہ معاذ اللہ بموجب تجویز رائی اہل ظواہر کے داخل
نہون اور یہ بات بھی سب مسلمانونکے ہان باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث
متواترہ و متکاثرہ سے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت مین شامل ہین
اور چار نوری جسم علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اور اگر بفرض و تقدیر اقوالِ منکرین ہدایۃ
بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبینِ احادیث متواترہ خاتم الرسالۃ کے اہلبیت
سے تمام رہنے والے بیت بنی کے مراد لئے جائین تو کچھہ تخصیص صرف ازواج معظمات
بنی یا اولاد بنی یا اقربا بنی کی نہین ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے بنی کے گھر کے ہون
خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ لے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہین
کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر بھی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یون ہونگے کہ خدا تعالے
ارادہ کرتا ہے کہ لیجاوے سب قسم کے گناہ اور عیوب تمسے اے بنی کے گھر کے رہنے والو
یعنی جو لوگ بنی کے گھر مین رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر
غرض جو پیغمبر کے گھر مین رہتے ہون وہ اذہاب رجس اور تطہیر مین سب کیسان ہون
یعنی ہر قسم کے گناہ سے طاہر ہون اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب
مسلمانونکے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفاسیر کثیرہ

Preneted by www.ziaraat.com

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے
ہاتھی ہویدا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور امہات مومنین
سے خاص حالت حیات آنحضرت مین اکثر ایسی باتین خلاف حکم خدا اور رسول کے
اس قسم کی صادر ہوئین کہ آیات عتاب اونکے لئے بارہا نازل ہوئین اور بعد وفات آنحضرت
کے بہی ایسی باتین اکثر دیکھنے واقع ہوئین کہ وہ بالصراحتہ خلاف حکم خدا اور رسول ہین
چونکہ فقیر کو غرض تفصیل بیان مثالب اور معایب سے نہین اسلئے تشریح اور تصریح
ایسی باتون کی خلاف مقصود عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان
واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیتِ طاہرہ اور انکی اغیار کی بہ مقصودِ اظہار فضایل
اہلبیتِ طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل مہام مختصراً
اور مجملاً مجبور لکہدیتا ہے۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے ہیچ تفسیر

آیہ وقد صغت قلوبکما کی ہویدا ہے کہ یہ آیت ہیچ حق جناب ام المومنین حضرت
عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جسوقت کہ ان دونو ام المومنین نے
خلاف فرمان رسولِ منان آنحضرت کے بہید کی باتین افشا کرین تو خدا تعالے
نے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اس آیت سے ان دونون بیبیون کے حق مین
خطاب عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عالیشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلب تمہارے
خوار راہ حدا حق سے منحرف ہوگئے یعنی پہر گئے اور ابتدا اس قصہ کی جمال الدین
محدث نے دفتر اول روضتہ الاحباب مین اور محقق دہلوی شیخ عبد الحق صاحب
مدارج اور عبد البر صاحب استیعاب وغیرہم نے جو بہت تفصیل سے لکہی ہے خلاصہ
سبکا یہ ہے کہ پیغمبر صاحب شہد کو بہت برغبت تناول فرماتے تہے اور ام المومنین

Preneted by www.ziaraat.com

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لئے واسطے رضا جوئی آنحضرت کے شہد [illegible]
چھوڑتی تھین تو حضرت کو بسبب اس کام کے اُن کے پاس زیادہ دیر لگتی تھی
ان دونوام المومنین نے آپسمین موافقت کرکے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ
ہم دونومین سے جسکے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاوین تو ہر ایک کہو کہ یا
حضرت آپ کے دہن مبارک سے معافیر کی بو آتی ہے کہ جسکی بو کو کراہنگدہ کی سی ہوتی ہے
چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے تھے
تو آپ اُنکی پاس کا جانا چھوڑ دینگے غرض انہون نے بموجب اپنے مشورہ کے کام
فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچھہ بطور راز کی فرمایا اُسے افشا کر دیا تب آیت
عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کے
کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اس مقام کے لکھی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
از ہجرت مین ہے عسل برائے زینت حجش بہ ہدیہ آوردہ بودند و وے برائے
آن سر در نگاہ داشتہ بود چہ عسل را دوست میداشت وچون حضرت بہ نزد
او می رفت شربت عسل برائے وی میکرد و بنا بر آنکہ عسل دیر آب میشود زیادہ بر معہود
در خانہ او توقفی واقع میشد عائشہ گوید من وحفصہ باہم موافقت نمودہ بایکدیگر
گفتم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید باید کہ بگوید از تو بوئے معافیر می شنویم مگر
معافیر خوردہ و معافیر جمع معفور است و معفور صمغ درخت عرفط است و عرفط درختی است از قسم بکور
کہ را یحہ کریہہ دارد و حال آنکہ حضرت از چیزہائے کہ بوئی بد داشت محترز بود کہ چہ باملائکہ
در گفت و شنید بود و ایشان از روائح خبیثہ متاذی می شوند ہمچنانچہ بنی آدم
متاذی مے شوند القصہ حضرت بر یکے از ایشان در آمد و بے آن سخن را چنانچہ

Preneted by www.ziaraat.com

مقرر بود گفت حضرت فرمود معافیر نخورده ام بلکه شربت عسل آشامیده ام پیش
زینب بنت جحش آن زن گفت جرست نخلته العرفط یعنی چریده است زنبور
این عسل در درخت عرفط فرمود چون چنین است دیگر هرگز از ان عسل نیاشامم
در روایتی آنکه فرمود سوگند خوردم که از ان عسل دیگر نیاشامم ولیکن این سخن را با
هیچ کس مگوئے آن زن قبول نمود فامالقول خویش وفا نکرده بان دیگرے گفت
جبرئیل آمد و آیت آورد انتهے کلامه - اور احادیث صحیحه سے ظاہر ہے کہ بسبب ام المومنین
ماریہ قبطیہ کے پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہونیکی حضرت حفصہ بہت خفا
ہوئین اور آخر خود بھی اور حضرت عایشہ بھی مرتکب خلاف فرمان رسول مقبول
اور موردِ عتاب الٰہی ہوئین چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زاہدی
سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضۃ الاحباب اس مقام کے بھی حفظا للطوالت
لکھی جاتی ہے یہ عبارت بھی عبارۃ مدانند کے بعد قریب ہی سید عالم در خانہ حفصہ
بود روے باذنِ آن سرور بدیدن پدر از خانہ برون رفت حضرت فرستاد و
کنیز کے سریہ خود را ماریہ قبطیہ با آنجا طلبید و باو صحبت داشت چون حفصہ
مراجعت نمود دید کہ در حجرہ وے بسته است لحظہ توقف کرد آن سرور در خانہ
را کشاد و بیرون آمد حفصہ گریہ آغاز کرد و با حضرت معاتبہ نمود و روایتے آنکہ
گفت یا رسول اللہ در خانہ من در فراش من با کنیز کے صحبت میداری و روایتی
آنکہ گفت اکنون میان ازواج اینکار بہ نسبت با من بجاے آرے پیغمبر گفت
راضی نیستی کہ او را بر خود حرام گردانم گفت ہستم پس فرمود کہ او را بر خود حرام گردانیدم
حفصہ گفت چگونہ حرام می سازی بر خود چیزے کہ خداوند تعالے بر تو حلال گردانیدہ

Preneted by www.ziaraat.com

فرمود کہ بخدا سوگند کہ بوے نزدیکی نکنم ولیکن این سخن نزد تو امانت باشد باید کہ با
ہیچکس نگوئی حفصہ قبول نمود و چون حضرت برون رفت دیوار یکہ میانہ او و عایشہ
بود بدست خویش خبر دتا عایشہ واقف شد و بیامد و حفصہ آن سخن را باو گفت
و روایتے آنکہ حفصہ بخانہ عایشہ رفت و گفت بشارت باد ترا کہ حضرت کنیزک قبطیہ
خود را بر خویشتن حرام ساخت و از و خلاص گشتیم و چون عایشہ با آنحضرت ملاقات
نمود بر سبیل تعریض گفت یا رسول اللہ روز نوبت من با کنیزک یعنی ماریہ صحبت دارتا
باقی روزہا مرزنان ترا سالم ماند جبرئیل آمد و آیات اوایل سورۂ تحریم آورد چنانچہ سابقا
مذکور شد آن سرور حفصہ را فرمود نگفتہ بودم کہ ہیچکس را خبردار نکنی روا باشد کہ این
سر را فاش کردی گفت ترا کہ خبردار گردانیدہ فرمود خداوند دانا ربار یک بین مرا خبر داد
چنانچہ آیت کریمہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ
وَاَظْہَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَہَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ
اَنْبَاَکَ ہٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا
وَاِنْ تَظَاہَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ از ان خبر میدہد۔ تمام ہوا کلام صاحب روضۃ الاحباب کا اور معنی
تمام آیت مذکورہ کے یہ ہیں جبوقت بھید کہا نبی نے طرف بعض بیبیون اپنی سے
یعنی بھید کی طرح سے بات کہی پس ظاہر کر دیا اُس بی بی نے اُسے اور ظاہر کیا خدا نے
اس بات کو اوپر پیغمبر کے تو جتایا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعض سے
پس جبکہ خبردار کیا پیغمبر نے اُس بی بی کو ساتھہ اُس افشا کرنے کے تو کہنے لگی کسنے
جتایا تجھہ کو یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتایا مجھکو جاننے والے خبردار نے یعنی

Preneted by www.ziaraat.com

خدا تعالے نے اگر توبہ کرو تم دونو طرف خدا تعالے کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہوگئی
قلب تمہارے اور اگر مدد کرو تم دونو اوپر اسی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالے وہ یار و
مددگار ہے اسکا اور جبرئیل اور صالح المومنین اسکے یار و مددگار ہین اور تمام فرشتہ
بعد اسکے مددگار ہین پیغمبر صاحب کے۔ واضح ہو کہ تفسیر کو اشی اور کتاب حلیۃ الاولیاء
حافظ ابو نعیم اصفہانی وغیرہما کتب علماء سنت جماعت مین اور تمام کتب تفاسیر
شیعہ مین ہے کہ مراد صالح المومنین سے امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہین۔ اور تفسیر زاہدی
مین بھی ہے وَاِنْ تَظٰهَرَا ای تتعاونا اے حفصہ و عایشہ فی معصیۃ الرسول و ایذائہ
یعنی اگر آپسمین مددگاری کرین عایشہ اور حفصہ پیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینی
اُسکے تو تحقیق خدا تعالے حافظ و ناصر اُسکا ہے اور جبرئیل اور علی اور ملائکہ اور علی ہذا القیاس
قصہ ایلا یعنی قسم کھانا پیغمبر صاحب کا کہ ایک مہینے تک کسی ام المومنین کے گھر تشریف
نہ لیگئے بلکہ ام المومنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر باپ
اِنکے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت نے رجوع فرمائی اور آیتہ یا ایہا النبی
قل لازواجک اِن کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا و زینتہا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحاً
جمیلا نازل ہوئی یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیونکو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کی اور
زینت اُسکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون مین
تمکو یعنی طلاق دیدون۔ اور علاوہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج معظمہ کی شامل ہین
ہے عسیٰ ربہ ان طلقکن اِن یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات قانتات
قائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکاراً یعنی نزدیک ہو کہ اگر طلاق دے پیغمبر
تمکو تو پروردگار اُسکا بدلا دیوے اُسکو جورون بہتر تمسے مسلمانیان ایمان والیان

فرمان برداری کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنے والیان
طاعت خدا اور رسول ہین بیوائین اور کواریان خلاصہ یہ کہ ان سب سے بہتر بی بیان
خدا تعالےٰ اور اپنی پیغمبرؐ کو دیویگا اور علاوہ اسکے جو آیات عتاب اُنکی حق مین نازل
ہوئی ہین اور قصص مفصل اُنکی کتب تفاسیر و تواریخ فریقین مین لکھے ہین بہت طول
طویل ہین فقیر کو تفصیل یہان ایسی باتونکی اور تطویل مقصود نہین مگر خلاصہ مطلب
تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنا اسقدر عتاب اور خطاب
کی بیشتر یہ دو نوام المومنین رہی ہین کہ اِن کے لئے خطاب خاص بصیغہ تثنیہ یعنی
صرف دو نو صاحبہ کیواسطے آیہ وان تتوابا مین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتین تو حال
حیاتِ آنحضرت کی ہین اور بعد وفات آنحضرت کے بہی جو کچھہ پیش آیا کتب تفاسیر
و تواریخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت مین خدا تعالےٰ
تمامی ازواج نبی کی حق مین فرماتا ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ
واقمن الصلواۃ واتین الزکواۃ واطعن اللہ ورسولہ یعنی بیٹہو تم بیچ گھرون اپنی کے
اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنی تئین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیتہ پہلی کا یعنی جیسا
کہ حضرت ادریسؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان کے وقت مین عورتین کرتی تہین اور
بعضے تفسیرون مین حضرت داودؑ کا بعض مین حضرت ابراہیم کا وقت لکہا ہے اور حضرت
موسیٰ کی بی بی صفورا نام لڑائی پر چڑہکر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
اور قتال کے ساتہہ پیش آئین یہ ہین جاہلیت اولیٰ کی باتین اور قایم رکھو نماز کو
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کرو تم خدا کی اور رسول اُسکے کی۔ واضح ہو کہ ساری
باتونکی بعد پہر اطاعت خدا اور رسول کی خدا تعالےٰ تاکید فرماتا ہے یعنی حد بتی حکم اوپر

Preneted by www.ziaraat.com

گذرے سب بموجب حکم خدا ہی کے ہین لیکن ظاہر ہے کہ باوصف ادا کرنے اُن
تمام حکمون کے سوا اسکے پھر جو خدا اور رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجالانا بھی
واجب ہی اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچھ باتین ہر امتہ الصدر عمل مین آوین بلکہ
سوا انکی نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل مین آوے تو پھر مرتکب نافرمانی کا وہی
حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ
کی تابعداری اور محبت کو سب یکو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تھی
خصوص ام المومنین حضرت عائشہ سب سے زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تھین کیونکہ
یہ بہت صغر سن سے پیغمبر صاحب کے پاس تھین اور بہت نزدیکی رکھتی تھین بارہا
پیغمبر صاحب سے سُن چکی تھی کہ لڑائی علیؑ کی لڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آیہ مباہلہ
مین سُن چکین تھین دیکھہ چکین تھین کہ علی بموجب حکم خدا تعالے کے نفس رسول
ہین اور وقت مباہلہ انکو ساتھہ پیغمبر کے دیکھا خطاب اہلبیتی مین پیغمبر صاحب کی
زبانی سُنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشاف مین خود انسے حدیث موجود ہے کہ سابقاً ذکر ہوئی
اور بارہا سنا کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے یا علیؑ لا یبغضک الا منافق یعنی یا علیؑ نہین
بغض رکھنے کا تجھسے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور معجم کبیر طبرانی اور
صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت مین اور شیعہ سبکے ہان بالاتفاق یہ
سب کچھہ بتفصیل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؑ مین خاص انہین کے مرویات بااسناد
معتبرہ کتب صحاح سے ہدایت فضائل مولائے مومنین مین انشا اللہ تعالے قریب
دیکھوگے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت مین ہے کہ جاہلیتہ الاولی
خروج زن موسے کہ نام انکا صفورا ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بعد وفات

Preneted by www.ziaraat.com

موسیٰ کے اور جاہلیہ اُخریٰ خروج ام المومنین حضرت عائشہ کا ہی واسطے جنگ حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کی۔ عبد اللہ ابن
مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب
نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی نے بعد وفات حضرت موسیٰ کی تیس ۳۰
برس زندگانی کے سو صفوا دختر حضرت شعیب نے کہ بی بی تھی حضرت موسیٰ کی خروج
کیا اور یوشع سے کہا کہ مین اولیٰ اور حقدار ہون امر وصایت مین اور اسواسطے
مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی اُنکی لشکر کو قتل کیا اور اونکو قید کیا
بعد اُسکے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ عائشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکر کی قریب ہے
کہ امیر المومنین علیؑ پر خروج کریگی اور وہ مثل یوشع کی اُسکی لشکر کو قتل اور اونکو
قید کرینگے اور یہی استیعاب ابن عبد البر اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہما
کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ مین بہ تواتر ہے کہ بی بی عائشہ کو تاکید
پیغمبر صاحب فرمایا کئی ہین کہ خبردار پر ہیز رکھنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؑ سے لڑے
مگر با این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر مین کہ عربی ہے لکھتا ہے حال مین اِن بی بی
صاحبہ کے لاتقدر علی ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تھین بی بی عائشہ کہ ذکر کرین علیؑ
کا ساتھہ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح صحیح بخاری مین ہے کہ لاتطیب نفساً
ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہین ہوتین تھین بی بی عائشہ کہ ذکر کرین علیؑ کو ساتھہ
نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہی نوبت ہوتی ہے جب جدال و قتال کو نوبت پہنچتی
ہے۔ ای عزیز فقیر کی اس التماس کو کچھہ سعایتہ نظر بر اظہار عیوب نہین خیال
کیا چاہیئے بلکہ بیان وقعیہ ہے کہ خاص اِن بی بی صاحبہ سے بعد پیغمبر کے جو کچھہ کہ وقوع

Preneted by www.ziaraat.com

مین آیا از پس ظاہر اور ہویدا ہے کہ کسقدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
مین آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے۔ تاریخ ابن عساکر
مین عجب طرح سے اس مضمون ملالت مشحون کو لکہا ہے جسکو دیکہہ کر انسان کے
رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مورخ بہی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکہتا ہے
کہ عروہ نے ایک روز بی بی عائشہ صاحبہ سے کہا کہ من کان احب الناس الی رسول اللہ
یعنی کون شخص تہا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب
پہر اُسنے سوال کیا کہ ای شئی کان سبب خروجک الیہ۔ یعنی کون چیز تہی سبب خروج
کرنے تیرا کا طرف اُسکے یعنی پہر کیونکر لڑائی کی علیؑ ابن ابیطالب سے بی بی عائشہ نے
جواب دیا لم تزوج ابوک امک یعنی کیونکر جورو بنایا تیرے باپ نے تیری مان کو اُسنے
کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالے سے ہوئی بی بی صاحبہ نے
جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی بہی تقدیر خدا تعالے سے ہوئی
اے عزیز یہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبرؐ صاحب کو مان کر
پہر پیغمبر کا جان بوجہہ کر خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کر کے کون چاہتا ہے کہ احکام
اور امر و نواہی کا منکر ہو اور تعمیل نکرے غرض مقام دم مارنیکا نہین خیر مقدر مین جو
ہونا تہا سو ہوا فقیر کو یہان اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبرؐ صاحب کے بہی خاص ان
ام المومنین ممدوحہ سے جو کچہ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان مین بہی اہل ظواہر اب
اعتقاد کرین تو از راہ انصاف کے دیکہہ لین کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صاف خدا تعالے
کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحۃ دیکہہ چکے ہو کہ خدا تعالے
نے ارادہ کیا تطہیر فی طہین آیت کا اور لیجانے ہر قسم کے گناہ کا اُنسے اور یہان بعد

Preneted by www.ziaraat.com

نزدلِ آیت پے درپے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کا الشمس فی وسط السمار ظاہر اور ہویدا
ہے من ابصر لنفسہ ومن عمی فعلیہ رمز آگاہِ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول
و اہلبیت کو چاہیے کہ استعاذہ بخدا رکھے اور وساوسِ شیطانی آوین تو لاحول اور ردود
پڑھے اور دعا کرے کہ خداوندا اتباع خدا اور رسول و آل رسول پر مستحکم رکھ اور مخالفت
اور مخالفین احکام خدا اور رسول سے بری رکھ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیتؑ
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات
فضائل ہین اہلبیتؑ کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کر کے
بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیتؑ کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیتؑ کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہندکے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یا اور صالحہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبرؐ صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امد کذا بین
وظالمان منصوصی تک کا بھی نام بخیر اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین بانصاف سب و لعن

Preneted by www.ziaraat.com

نزولِ آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کا الشمس فی وسط السمار ظاہر اور ہویدا
ہے من البصر لنفسہ ومن عمی فعلیہ رمز آگاہِ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول
و اہلبیت کو چاہیے کہ استعاذہ بجا رکھے اور وساوسِ شیطانی آوین تو لاحول اور درود
پڑھے اور دعا کرے کہ خداوندا اتباع خدا اور رسول و آل رسول پر مستحکم رکھ اور مخالفت
اور مخالفین احکام خدا اور رسول سے بری رکھ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات
فضائل مین اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کر کے
بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیتؑ کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہندکے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یا اور سنا لہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈہنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امد کذا بین
وظالمان منصوصی تک کا بھی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین بانصاف سب و لعن

Preneted by www.ziaraat.com

اتباع پہر تخالفت ہی خدا اور رسولؐ و اہلبیتؑ رسول کی تفصیل اس اجمال کے رسالہ ہدایۃ العلوم
مین ذیل حدیث صحیح بخاری و مسلم سیجاء امتی مین فقیر نے بہی تشریح لکہی ہے جو
شخص تفصیل دیکہنا چاہے وہان دیکہے مختصراً یہان اتنا بس ہے کہ پیغمبر صاحب نے
خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعضے اصحاب اولٹے ہاتہہ کی طرف ہی پکڑے آوین گے
یعنی جدہر کو اصحاب نار یعنی مستحق جہنم آوین گے تو مین انہین دیکہکر خدا تعالے
سے عرض کرونگا کہ بار الہا یہ تو میرے اصحاب ہین تب درگاہ الہی سے حکم ہوگا کہ
تم نہین جانتے جو کچہہ تمہارے بعد انہون نے احداث کیا آپ عرض کرین گے کہ
مین گواہی دیتا ہون انکی جب تک کہ مین زندہ رہا یعنی یہ ایمان لاے نماز پڑہتے
تہے روزہ رکہتے تہے زکواۃ دیتے تہے سب ایمان والون کی باتین میری روبرو
تک کرتے تہے تب یہ حکم الہی ہوگا کہ یہ مرتد ہوگئے اور اپنے پہلے پانون پہر گئے
بفور تمہاری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت سے باہر نکل گئے بمجرد تمہاری وفات
کے یعنی تمنے ادہر وفات پائی ادہر یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب سیر و
حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے انکی اہلبیتؑ سے برگشتہ
ہوگئے اور کتب فریقین دیکہنے سے واضح ہوگا بالاتفاق کہ بعضے بعضے انمین بہت
مقرب تہے مگر نفسانیت بد بلا ہے خدا محفوظ رکہے ہر بلا سے ازبس ہویدا ہے کہ
وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اسطرح جانب شمال سے آوین گے
جنکا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچہہ فرمایا وہ وہ لوگ ہون گے جو اہلبیتؑ رسول کی اطاعت
سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالے کی اطاعت سے باہر ہوگئے اے عزیز یہ وہ اصحاب
ہونگے جو پیغمبر صاحب سے سن چکے تہے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علیؑ اور

Preneted by www.ziaraat.com

فاطمہؑ اور حسنینؑ کے حق مین نازل ہوئی اور دس مہینے تک دیکھ چکے تھے کہ خود
دروازہ پر جناب سیدہؑ دوجہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلِ بیتؑ النبوۃ فرماتے
تھے اور یہہ آیت تلاوت کرتے تھے اور پھر یہہ صواحب بعد پیغمبر صاحب کے اِن آیت کو ازواج
کی شان کی آیات مین شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہلبیتؑ کے خلاف رائے
ظاہر کرنے لگے جن اہلبیتؑ کا خلاف بعینہ خلاف رسولؐ و خدا ہے کیونکہ احادیث متواترہ
فریقین سے مثل حدیث ثقلینؑ اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قربیٰ
وغیرہا سب سے کہ اپنی اپنی جگہہ سب تشریح لکھی گئی ہین از بس ہویدا ہے کہ اِن
نوری اجسام اہلبیتؑ طاہرہ یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے حق مین کیا کیا کچھہ
فرمایا چنانچہ اوپر بھی تھوڑا سا ذکر کیا گیا یہانتک کہ اِن اہلبیتؑ کے اتباع کو عین
اتباع خدا و رسولؐ فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری قرآن
ایزد منان کے ارشاد کیا اِن سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا اِنسے صلح رکھنی
بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالاجمال اور بالعموم کے علاوہ وسطے ہر ایک اِس
نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھہ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت مین بتفصیل مذکور
ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل وغیرہا اکثر کتب سنت جماعت
اور تمام شیعہ سنی سب کے یہان سے ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت مین گذرانے
اور حج بیشمار کئے ہون اور نماز پڑھتے پڑھتے پاؤن سوج گئے ہون لیکن ایک سر مو
مخالفت علیؑ کی یا کسی اہلبیتؑ کی ان پانچون نوری جسمون مین سے معاذ اللہ اس
شخص کے دل مین ہو تو خاتمہ اِسکا بخیر نہیں حشر اُسکا منافق اور کفار کا ہوگا مولوی
محمد سلم دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب صول ایمان مین جو فصل فضیلت و

Preneted by www.ziaraat.com

محبت مولائے موحدین علیہ السلام ہین اور ذکر آیۂ تطہیر مین لکھتے ہین عبارت
فارسی بہت صاف پُر مذاق ہے فقیر بعینہ نقل اُسکی جو کہ مناسب مقام ہے
لکھتا ہے - حضرت اُویس قرنی کہ کبار اولیاء اللہ و بہترین تابعین بودند بکمال محبت
کہ در جناب اہلبیت داشتند چون در کنارہ آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چہ واقعہ است
گفتند کہ میان علیؑ و معاویہ محاربہ ہست در حال بنصرت علیؑ متوجہ شدند درین اثناء
شہادت یافتند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی تو باحق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالیمقام
بحق بتولؑ و حسینؑ و حق بداری مرا با امان و امن انچہ از احادیث و اقوال علما بہ ثبوت
پیوستہ ہست و ذخایر عقبےٰ از عمر بن وشاس الاسلمی آمدہ کہ فرمود رسولؐ خدا ہر کہ
دوست دارد علیؑ را بدرستیکہ دوست دارد مرا و ہر کہ دشمنی دارد بعلیؑ دشمنی دارد بمن
و ہر کہ رنجاند او را پس بدرستیکہ رنجاند مرا و ہر کہ رنجاند مرا پس بدرستیکہ او
رنجاند خدائے عزوجل را و اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ یعنی دوستی علیؑ عبادت ہست
قطعہ حب حیدر عبادت حق ہست - حب حیدر عنایت حق ہست ۔ ہر کرا حب حیدری
باشد - وایمان بہتری باشد ۔ نیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا النّاس
من شجرۃ شتی وانا وعلیؑ من شجرۃ واحدۃ یعنی مردمان از درخت متفرق اند و من
و علیؑ از یک درخت ہستیم و فرمود رسول خدا اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ
رواہ الحاکم عن ابن عباسؓ یعنی من سردار اولاد آدم ام و علیؑ سردار عرب ہست

چون حب مصطفےٰؐ بہمہ خلق واجب ہست	حب علیؑ و آل علیؑ نیز واجب ہست
بین نبیؐ و علیؑ ہیچ تفاوت مبین	جز کہ نبوت بر وست ہست ولایت برین

Preneted by www.ziaraat.com

پیمبر کہ بُد سرور انبیا علیؑ را بدان سرور اولیا

در تحفہ اثنا عشریہ مذکور است کہ محبت علیؑ فرض است مثل محبت پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر بیت جز علیؑ بعد از محمدؐ مشکل کشا کسی است در دنیا و عقبےٰ دستگیر و نیز گفتہ اند مذہب حق حب احمدؐ و مرتضیٰؑ در ولائے آل شان بودن فداہر کہ او شد منحرف از این طریق وایما در صواعق محرقہ در ذخایر عقبےٰ از عبد المطلب بن عبد اللہ بن حطب آمدہ کہ گفت فرمود رسولؐ خدا اے مردمان وصیت میکنم شما را بحب خدا و حب برادر من علی کرم اللہ وجہہ کہ این عم من است بدرستیکہ نہ دوست دارد او را مگر مومن خالص و نہ دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمدہ کہ فرمود رسول خدا محبت علیؑ میخورد گناہان را چنانچہ میخورد ہیزم را آتش۔ اسد اللہ ساقی کوثر اسد اللہ حامی محشر اسد اللہ مظہر اسرار۔ اسد اللہ مظہر انوار اسد اللہ ہادی رہبر اسد اللہ کاشف غبر اسد اللہ سرور غالب اسد اللہ رہبر طالب یا علیؑ یا علیؑ بخوان ہر دم تا رہائی شود ترا از غم نیستی گر تو با خدا داری حب احمد و مرتضےٰ داری حب احمد ترا شود شافع حب حیدر ترا شود نافع روایت کرد ابی متوکل الباجی از ابی سعید خدری فرمود رسول خدا فرمود حق تعالےٰ برائے من و مر علیؑ را داخل کنید در جنت کسی را کہ دوست دارد شما را او داخل کنید در نار کسی را کہ دشمن دارد شما را۔ رسالہ ملا علی قاری در ذخایر عقبےٰ از انس آمدہ کہ گفت رسول خدا بالا بر آمد بر منبر و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود کجا است علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ پس گفت علی حاضرم یا رسول اللہ پس ضم کرد او را بسینہ خود و بوسہ داد میان ہر دو چشم وی و فرمود با آواز بلند یا معشر

این برادر من است و ابن عم من و هذا الحمی و دمی و شعر ؎

چه عجب وصل آنجناب باد لحمک لحمی است خطاب باو

پس چو فصلے کند کسے بمیان ؛ کرد بر باد دین خود بعیان ؛ این پدر حسنؑ و حسینؑ است که سید جوانان اہل بہشت اند این کشاینده دردہاے زمن و شیر خدا و تیغ وی بر زمین بر دشمنان علیؑ لعنت خدا و لعنت کنندگان و حق تعالیٰ از دشمن وی بری است و من نیز بیزارم پس کسیکه دوست دارد که خدا و رسول خدا بیزار شوا ازوے پس بیزار شود از علیؑ پس باید که برسانند جمیع حاضران این خبر را به غایب و نیز از ابن عباس آمد هر که دشمن دارد علی را لعنت خدا بروے و لعنت لعنت کنندگان تا روز قیامت پس ازین معلوم شد که بغض حضرت علی کرم الله وجهه موجب کفر و خران آخرة است چنانچه گفته اند آنرا که دوستی بعلیؑ نیست کافر است گومرشد زمانه و گو شیخ راه باش + کسے را که بغض علی در سر است ؛ بتحقیق دانی که او کافر است + حب حیدر و ایمان در دل بداد تا بیابی عیش در دار القرار + حب حیدر هر کرا در دل بود - او ز دنیا مومن کامل رود + حب حیدر هر که باشد در دلش - در جنان باید همیشه پرورش + حب حیدر کن بهر دم حرز جان - تا ز هر رنج و بلا یابی امان + پند این مسکین را در گوش کن - جام حب حیدری را نوش کن + و گفت امام احمد لَمَّا جَاءَ لِاَحَدٍ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ یعنی نیامده کسے را از فضایل و مراتب آنچه آمده است مر علی را و وجه کثرت ورود اخبار و آثار در فضایل وی آنکه چون طایفه بنی امیه در شان وی کرم الله وجهه تقصیر کرده و بغض و عداوت را آواه داده و بالا آمده بر منابر سب میکردند و باعث سب دیگران می شدند و موافقت

Preneted by www.ziaraat.com

کردند ایشان را خوارج بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ را نسبت بکفر میکردند معاذ اللہ
پس علمائے امتیہ در اظہار فضائل وے بقصد رد و زجر کوشیدہ و ہر جا کہ درین باب
حدیثے یافتہ نقل کردند۔ گفت ابن عمر برادرے دارد رسول خدا بیکدیگر و عقد مودت
و اخوت بست و این بعد از پنجاہ روز از قدوم مدینہ بود کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ
در حالیکہ اشک میریخت ہر دو چشم او و پس گفت برادرے داری میان یاران خود
و برادرے نداری میان یاہیچ یکے را پس فرمود رسول خدا تو برادر منی در دنیا و
آخرت و نیز وارد است کہ فرمود رسول خدا مَنْ لَمْ یَقُلْ عَلِیٌّ خَیْرُ النَّاسِ فَقَدْ کَفَرَ
کَذَا فِی مُخْتَصَرِ تَنْزِیْہِ الشَّرِیْعَۃِ لِلشَّیْخِ رحمہ اللہ چنانچہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
فرمود ؎ علیؑ ز بعد محمدؐ ز ہر کہ ہست بہ ہست ۞ اگر تو مومن پاکی نظر بغیر مدار ۞ و نیز
گفتہ اند کہ ؎ بعد از خدا بزرگ بنی بعد ازان علیؑ ۞ آگاہ شد کسے نہ ازین نکتہ
جز ولی ۞ و نیز بو علی قلندر گفتہ اند ؎ ذکر علیؑ و آل علیؑ ہست خوش گوار ۞ بر قلب
عارفان خدا نقش استوار ۞ و نیز گفتہ اند ؎ ہیچکس از جز علیؑ بہرۂ عرفان نیافت
ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان بیافت ۞ راہ ہمین است یار گر تو بدانی بحق۔ ہر کہ بدین
راہ رفت روضۂ رضوان بیافت۔ و سند المحدثین عبد الحق دہلوی نور اللہ
مرقدہ در قصاید خود ذکر کردہ اند ؎ فرد بعد نبیؐ عالم اسرار غیب
غیر علی ہیچ یکے را مگو۔ حب علی ہر کہ ندارد بشد۔ گرچہ مصلی است
مسلمان مگو۔ بیت ہتی بعینہا عبارت مولوی محمد سالم صاحب کی کتاب
کی اور فاضل عارف شیخ ابو بکر التائبادی کہتا ہے۔ گر منزل افلاک شود
منزل تو۔ و ز کوثر اگر سرشتہ گردد گل تو۔ چون مہر علیؑ نباشد اندر دل تو

Preneted by www.ziaraat.com

مسکین تو و ربنجہائے بے حاصل تو۔ اے عزیز یہ مضمون سراسر موافق احادیث
فریقین اور فرمودہ رب خالقین کے ہے تفصیل اس کی آیتہ مودۃ فی القربیٰ مین بہ
تشریح مذکور ہے شاعر ہندی بھی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے ۔ بے حب اہلبیت
عبادت حرام ہے ۔ زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے ۔ بالجملہ مقام غور سے
منصف خیر دیکھے یہ اہلبیت طاہرین وہ ہین جو خدا تعالےٰ کے طاہر کئے ہوئے
ہین اور فریقین کے بیان سے واضح ہے کہ انکے حق مین ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک
عتاب کا کبھی نہین نازل ہوا برخلاف اور لوگونکے یہانتک کہ امہات معظمہ مومنین تک
کے حق مین آیات عتاب دیکھ لین تو انکی فضیلت طہارت مین شامل کرنا ان کا
انکی کسر شان صاف اور حق تلفی ظاہر ہے اے عزیز ایمان کا وجود انھین پر منحصر ہے
قرآن کے برابر انھین کے حق مین پیغمبر صاحب فرماتے ہین انکا منکر کہ حدیث ثقلین
مین تشریح ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا
وعدہ کرتا ہے تو انھین پاک صاف طیب طاہر جانا چاہئے اور اس فضیلت عظمےٰ
ایزدی اور موعود باری مین ان کے غیر کو ہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف
حق تلفی اور کسر شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کر دینا ہے انکے کم رتبہ والون سے
یعنی صاف انکا رتبہ گھٹا دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومہ صدر و غیرہا موثقہ
فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کرنیوالا خدا اور رسولؐ کا دشمن اور خدا و
رسولؐ اسکے دشمن اور مستحق جہنم کا ہے ۔ مولوی محمد سالم بخاری حنفی نے ذیل آیہ
تطہیر مین ثقات معتبرین اہل حق سے یہ ابیات لکھی ہین ؎

چہ گویم توصیف اہل عبا	فزون است ز تحریر و تقریر ما

Preneted by www.ziaraat.com

چہ گفتہ شود وصفِ شان اے پسر | کہ انوار حق اند بصورت بشر
گو آنہا نبودے جہان ہم نبود | نہ بودے کسے را ظہور و جود
نبود انس و جن و نبودی ملک | نبودے زمین و نہ بودے فلک
نہ بودے زمان و نہ بودی مکان | برائے ہمین شد ہمہ در عیان

رباعی

مقبولِ الٰہ اہل بیت اند | محبوب الٰہ اہل بیت اند
نورے کہ ازان ظہور عالم | آن نور الٰہ اہل بیت اند

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ۔ فلا تعدل باھل البیت خلقا فاھل البیت ھم اھل السعادۃ فبغضھم من الانسان خسران حقیقی وحبھم عبادۃ یعنی برابر مت کر کسی مخلوق کو ساتھہ اہلبیتؑ کے پس اہلبیت وہ اہل سعادت ہین پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ زیان کار حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے۔ اے عزیز جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن و معانی اور مذاق اہل ظواہر کے اور تصریح و تشریح اذہاب رجس اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و لطافتِ مصرحہ صدر ظاہر ہو چکے تو منصف خیر بدون تعصب نفسانیت کی بے شک و شایبہ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچون تن سب قسم کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور خشم و عقاب اور غیظ و غضب اور غصہ ناحق اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب نص خدا تعالےٰ کے یعنی معصوم اور پاک ہین اِن سب باتونسے اور جو کچھہ جس حالت مین ارشاد فرماوین عین صواب

Preneted by www.ziaraat.com

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضائے حضرت باری کی ہے اور جسکو یہ معصوم کہین وہ معصوم اور جسے
غیر معصوم کہین وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہین وہ مقبول جسے یہ مردود کہین
وہ مردود معضوب الٰہی اور مقبول الٰہی انکا مقبول امالی نافرمان انکا
نافرمان حق جل وعلیٰ اور تابع فرمان انکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہہ سے ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش چنانچہ اشارہ طرف
تشریح اسکے ہدایت اوّل مین گذرا یعنی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت جسے وہ
ہین کہ خدا تعالےٰ نے سب بیہودہ اور بیفائدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
قسم کی گناہ کا یا صدور کلمہ لغو کسیطرح کا حالتِ غیظ و غضب مین بموجب ہوائے
نفس اور غلطی نفسانی کی معاذ اللہ سے ہووے تو فرمانِ خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رجس اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فواحش
یعنی لیجانا بیہودہ باتونکا ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہووے معوذ باللہ من ہذا الوساوس آہ عزیز شیطان بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجاتِ انسانی ہے تو
اسمین زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب مین رجوع اور التجا ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتصدق
اپنے پیارے محبوب اور اہلبیتؑ کی رجز شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت مین سب مسلمانونکو رکھہ فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھے وسوسہ
شیطانی سے کبھی آدمی کو ایسا بھی خیال آتا ہے اور شیطان دھوکا دیتا ہے
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہین کیونکہ خدا تعالےٰ قرآن مین

Preneted by www.ziaraat.com

سب اصحاب بدر کے حق مین بھی فرماتا ہے ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم
لعلکم تشکرون اور ایک جگہہ فرماتا ہے ویذہب عنکم رجز الشیطان تو اگر
ایسے کلمون سے عصمت ثابت ہووے تو چاہیے سارے اصحاب بدر وغیرہ اور
لوگونکو بھی معصوم کہا جاوے اور اکثر دیکھنے مین آیا کہ بعضے لوگ اس قسم کے
دہوکے کھاتے ہین اور دہوکے دیتے ہین لیکن نفس الامر مین تائید ایزدی سے
اگر انسان لاحول پڑہے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دہوکا محض بی اصل اور صرف وسوسہ
شیطانی ہے اے عزیزان آیتون کو بغیر آیات ماقبل وما بعد ان کے زبان پر لانا
مثل اسکے ہے جیسے آدمی صرف لاتقربوا الصلوٰۃ تو کہے اور وانتم سکاری کو
نوش کر جاوے۔ آیۃ تطہیر اور ان آیتون مین زمین و آسمان کا فرق اور قیاس
مع الفارق ہے محض جہالت اور سفسطہ ہے انسان دیکھے کہ تطہیر کے معنی ہین پاکی
نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری
اور عیب کا قرینہ ہو تو وہان یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہان وہ مراد ہے پہلی آیت
ایک ٹکڑا ہے اس آیت کا جو درباب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے
چنانچہ حق تعالےٰ بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ ما یرید اللہ
علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون یعنی خدا تعالےٰ
ان احکام سے ارادہ تمہارے حرج کا نہین رکہتا لکن چاہتا ہے کہ تمکو پاک
و پاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتین اپنی تمپر کا شکے تم شکر کرو اور اس سے پہلے اسی
آیت مین غسل اور وضو اور تیمم کے احکام ہین تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت
مین وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے بہم پہنچتی ہے نہ طہارت

Preneted by www.ziaraat.com

گناہونسے کہ عصمت لازم آئی اور یہی اون احکام کی ترمیونسے ظاہر ہے کہ اتمام نعمت
اتمام احکام دین ہے کہ ہر حکم برائے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اُس سے مستحق ثواب
کا ہوتا ہے چنانچہ آیتہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانون کے
حق مین ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین دیکھنے
سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر مدر مین پانی نہین میسر آیا اور اکثر اصحاب کو
نہانی کی حاجت ہوگئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت
استنجا کی بہت حیرانی ہوئی اُسوقت شیطان نے اکثرون کے دل مین وسوسہ
ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہے کہ ہم مسلمان ہین اور پیغمبر صاحب کے ساتھہ ہین اور
جہاد کو جاتے ہین اور ایسی حالت مین مبتلا ہین سو حق تعالے نے اُس حالت مین
نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسہ شیطانی
رفع ہوا سب خدا تعالے نے آیت نازل کی وینزل من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب
عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعر نازل کرتا ہے تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے
تمکو ساتھہ اُس پانی کے اور لیجاوے تمسے وسوسہ شیطان کو پر ظاہر ہے کہ یہان
طہارت نجاست بول وغایت اور خباثت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا
نام خدا تعالے نے لیدیا ہے اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کے نہین دیتا اور از ذہاب
وسوسہ جو کہ وہان پانی کے نہونے سے اُسوقت عارض ہوا تہا از ذہاب عموم گناہ و
عیوب نہین وہ وہی وسوسہ تہا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تہا۔ پانی میسر ہو گیا
وسوسہ رفع ہوگیا۔ اِس آیت مین بہی صرف یذہب عنکم رجز الشیطان کو بغیر جملہ
سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اُسی کے ہے کہ لاتقربوا الصلوٰۃ کہتا اور وانتم سکاری

Preneted by www.ziaraat.com

کو کہا جاتا اے عزیز آیت تطہیر مین غور کر کہ اذہاب رجس بھی کن معنون مین ہے اور
تطہیر بھی کن معنون مین اور پھر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر بھی ذکر
ہوا اور آگے بھی انشا اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے
دہو کے محض وساوس شیطانی سے ہین اے عزیز غور کر یہ بین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا آیت تطہیر مین اذہاب رجس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ یطہر اور بعد اسکے
پھر تطہیر اور پھر تفسیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتھہ اذہاب فواحش کے اور پھر علاوہ
ان سب باتون کے اور ایات و احادیث متفق علیہا فریقین کے وجہ خاص ان
اہلبیت کے لئے ہین کب کسیکو نصیب ہین بالجملہ صاحب بصیرت اور منصف صفا طینت
پر ان سب مراتب معتبرہ و مصرحہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچون نوری جسمون سے
حق تعالے نے ہر طرح کی برائی کیا ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتین معصیت
کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی غرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً اور
سہواً وغیرہ سب بری باتین لے لین یعنی انکا غضب و غصہ بسبب ظاہر بسبب
لحوق و عروض جسمیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو
سے کسی بات مین ظاہر ہوتا بھی تہا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہین تہا بلکہ اوسے
غصہ اور غضب الہی جاننا چاہیے چنانچہ احادیث متواترہ یغضب اللہ لغضب الفاطمہ
یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالے کا ساتھہ غضب فاطمہ کے اور حدیث من اغضبنی فقد
غضب اللہ اور یا علی حربک حربی اور انا و علی من نور واحد اور الحسن و الحسین نورا ان
من نور رب العالمین وغیرہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ
عبد الحق دہلوی اور مصابیح اور شرف النبوۃ اور مسند احمد حنبل وغیرہا ہین کہ جو

Preneted by www.ziaraat.com

سب کتب سنت جماعت کی ہان کی ہین اور کتب شیعہ مین بہی بالاتفاق موجود ہین بہت تفصیل و تشریح
سے اپنی جگہہ ہر قوم مین تفصیل اسی اجمال کی ہے ای عزیز قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت
اُن کی کا اُسکا مفسر اور مفصل ہے ارشاد ان بزرگونکا عین معانی قرآن ہے تفسیر آیہ
فاسئلوا اہل الذکر مین مفسرین فریقین کے ہانسے واضح ہے کہ اہل ذکر اہلبیت ہین اور
فی الحقیقت اگر خدا تعالے ہر قسم کی معصیت اور خشم و عقاب النسی نلیجاتا تو کیونکہ اُن کا
غضب عین غضب الہی ہوتا ای عزیز دیکھہ لغضب اللہ لغضب الفاطمہ مین غضب مقید
کسی وقت کا نہین معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبہی غضب انکا خطائے بشریت سے
غیر حق ہوتا یعنی النسے عمداً یا سہواً خطا ممکن الصدور ہوتے تو پر ظاہر ہے کہ کیونکر
پیغمبر صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکے غضب ناحق سے کیونکر خدا غضب
ہوتا اسی جگہہ سے واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابع فرمان خدا و رسول کو کبہی
نہین چاہیئے کہ انکی غصہ اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ
معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا و رسول سے باہر ہو جانا ہے معاذ اللہ
جسپر یہ غضب ہون اگرچہ بظاہر بیحد و بے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری
ظاہری رکہتا ہو لیکن بموجب حکم خدا و رسول وہ مغضوب الہی ہے واسی سے
بیزاری واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا محفوظ رکہے اپنے اور اپنے رسول
اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکہا ہے بعضے علمائے ظواہر
سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ مین علمائے شیعہ کے غضب جناب سیدہ دو جہان کو
غضب نفسانی بشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہین بلکہ بعضی کتابون مین بطریق ردّ و
کد دیکہا گیا ای عزیز فقیر کو اس تنازع سنّی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

Preneted by www.ziaraat.com

کچھہ غرض نہین غرض فقیر کی صرف ہدایت ہی خالصتہً للہ منصف کو لازم ہے غور کرے
کہ اہلبیتؑ کی فضیلت کیسکے جاننے سے اور صراط مستقیم اختیار کرنے سے فقیر کو کوئی فائدہ
دنیاوی کسیطرح کا نہین متصور ہان جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کہ بے شبہ
نفسانیت کرتا ہے اگر کسی بنی نوع انسانکو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اُسکا ملگیا تو امید ہے کہ فقیر بھی روبرو
حبیب و محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہووے ہر بشر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شنیدہ فریقین کی ہانسے
ہویدا ہی پھر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا مان باپ یا بھائی یا جورو یا خصم غرض کوئی
خویش و اقربا خلاف اسکے کہے یا بُرا مانے اُسے ناچیز محض سمجھے شفاعت حشر کو
پیغمبرؐ اور انکی ان اہلبیتؑ نوری اجسام پر منحصر ہے وہان کوئی عالم غیر عالم کنبہ قبیلہ
کام نہین آئیگا غور کیا چاہیئے سنی و شیعہ سبکے ہانسے جب واضح ہی یغضب اللہ
بغضب الفاطمتہ پھر کیونکر کوئی مسلمان غضب فاطمہؑ کو غضب نفسانی مثل اورشبرو نکے
خیال کرسکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت مین وہ
خود دشمن ہے جناب سیدہ دوجہان کا کیونکہ سوا دشمن کے کسے اور کے مُنہہ سے
ایسا کلمہ نکل نہین سکتا ہان دشمن شدت اور غلبہ غیظ و غضب مین ایسا کلمہ
کفر کا بھی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی سے
بری اور پاک طاہر ہوئے تو یہی معنی ہین عصمت کے - اے عزیز انہین معصوم
طیب طاہر جاننا چاہیئے یعنی جیسے کہ بچہ ماکی پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
صغیرہ و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے اِن پانچون نوری جسمونکا

Preneted by www.ziaraat.com

کیونکہ جب ذات واجب الوجود اِن کے اذہاب رجس اور تطہیر پر مستقیم ہوا تو پھر
توہم ایقاع صدور گناہ صغیرہ وکبیرہ خواہ عمداً خواہ سہواً یعنی چہ بلکہ انسان کو
ایسا خیال وسوسہ شیطانی کفرستان مین پہنچاتا ہے کبھی شر شیطان سے
بعض بنی نوع انسانکو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اس آیتہ سے افادہ عصمت
اصلا نہین اور شیطان اپنے استحکام وسوسہ کے لیے انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے
کہ اگر خدا تعالے کو عصمت منظور ہوتی تو بہ صیغہ ماضی فرماتا یعنی یون فرماتا واذہب
عنکم الرجس وطہرکم تطہیرا۔ اور آیہ مذکور مین خدائے تعالے بہ صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی
بہ صیغہ یذہب اور یطہر۔ اے عزیز خدا محفوظ رکھے وساوس شیطانی اور شامت نفس سے
اگر انسانکو تائید ازلی سے ہدایتہ نصیب مین ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ وسوسہ
محض سفسطہ ہے کیا پوچ لچر خطرہ ہے اس مبتلائے اغوائے شیطانیکا کسواسطے کہ
عقیل وخبیر تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی ادنی غور وتامل سے جان بوجھ سکتا ہے
کہ ارادہ جو زمان ماضی مین بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار بقا اور استمرار اُسکا زمانہ حال و
استقبال مین منظور ہوتا ہے تو اُسے بہ صیغہ مضارع لاتے ہین چنانچہ اگر کوئی شخص
مثلاً انگلیسو برس سے ارادہ کسی بات کا رکھتا ہو تو عربی مین کہتا ہے کہ ارید اور
فارسی مین کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہندیمین کہتا ہے کہ ارادہ رکھتا ہون
اور اسیطرح سے جب کہ افادہ تجدد اور دوام کامراد ومقصود مین مطلوب ہوتا ہے
تو اُسکو بھی بہ صیغہ مضارع استعمال کرتے ہین مثلاً قول حق تعالے جل جلالہ۔ انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء ویرید الشیطان ان یضلہم اور
سوا اسکے بہتیری ایسی مثالین لاتعد ولاتحصے ہین پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطان کا

Preneted by www.ziaraat.com

واقع کرنیمین بغض اور عداوت کی اور گمراہ کرنیکی ابتدا سی ہی لیکن اِس ارشاد کیواسطے
اظہار اور استمرار اس ارادہ کی اور واسطے فائدہ دینے اس بات کی کہ ارادہ اوسکا اسطرح
کا ہی کہ مجدداً ایقاع عداوت اور ضلال کرتا رہوے ارادہ اور مراد اُسکے دونو بہ صیغہ
مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہان نکتہ از بس لطیف
ہے از بسکہ بلکہ عصیان جب تک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت النسانی
سے ممکن معلوم ہوتا ہی اسیواسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیہ کریمہ تطہیر مین حق
جل علے نے ارادہ اور مراد دونو بصیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت اوپر تجدد
اور دوام کے کرے یعنی ای اہلبیت جسوقت کوئی رجس چاہے کہ تم تک پہنچے حق تعم
مجدداً اذہاب مین اُسکے ارادہ رکہتا ہے اور رکہی گا اور پاکیزہ رکہتا ہے اور رکہی گا
پاکیزہ رکہنا اور بالاتفاق ملکہ عصیان معصوم سے معدوم نہین کہ انتفار اُسکا بموجب
انتفار ترتیب خبر اکا ہو ہر عاقل لطافت مین ان معنونکی غور کرے تو کیفیت اٹھا
سکتا ہی کہ آیہ تطہیر اس طرح دلالت اوپر افادہ معنی عصمت کے رکہتا ہے کہ بہتر اس سے
کوئی معنی نہین اطفال میزان خوان تک جانتے ہین کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
دونو کیواسطے بہی ہے کبہی شر شیطان سے ایسا وسوسہ بعض النسان کو ہوتا ہی
کہ خیر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتین درست لیکن قبل از ورود اس آیتہ
کے وقت تولد سے تا حین نزول آیہ مذکور معاذاللہ صدور گناہ النسے ہوا ہو اور
معاذاللہ وسوسہ شیطانی سے ایسا خدشہ ایسے النسان ڈالتے ہین کہ توبہ توبہ اگر پہلے
سے بہی یہ نور بنی جسم طاہر اور پاک سب طرحکی رجس سے ہوتی تو معاذاللہ فرمان
حضرت سبحان کچہہ معنی نرکہے کیونکہ پاک کو کوئی نہین کہتا کہ مین چاہتا ہون کہ پاک

Preneted by www.ziaraat.com

کرون اے عزیز یہ خدشہ بھی محض وسوسہ شیطانی سے ہی خبردار ہوشیار ہو شان رسول
وآل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا سور عقیدگی سے انکی جناب مین آدمی کا
مطلق ٹھکانا نہین نرا کافر ہوجاتا ہے اوّل تو جاننا چاہیئے کہ جب ارادہ ماضی زمانیکا
یعنی قدیمی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہین تو یہ وسوسہ بھی مردود ہے دوسرے
جاننا چاہیئے کہ صرف اور اذہاب کا جیساکہ ازالہ امر موجود یمین استعمال کرتے ہین
ایسا ہی منع طریان مین بھی استعمال کرتے ہین جیسے کہ قول عرب مین کہتے ہین
صرف اللہ عنک کل سور یعنی پھیر دیوے خدا تعالیٰ تجھسے ہر بدیکو۔ اور اذہب اللہ
عنک کل مخذور یعنی لیجاوے تجھسے خدا ہر مخذور کو تو مقصود اس دعا مین یہی ہوتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ کوئی بدی اور کوئی مخذور تجھی نہ پہنچاوے کسواسطے کہ اس دعا
کو خاص واسطے صاحب سور اور مخذور کے مخصص نہین کیا ہے یعنی جو کہ بدی
اور مخذور مین مبتلا ہین اسکو بھی یہ دعا کہتے ہین اور جو کہ مبتلا نہین ہین اُن کے
لئے بھی کہتے ہین اوپر ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصتہً فخر رازی
اور امام زاہدی وغیرہ جیسے ذی علم وذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے
اور تمام مفسرین شیعہ کے لکھتے ہین کہ مراد رجس سے جمیع گناہ ہین تو ظاہر ہے
کہ اذہاب رجس یہان منع طریان مین مستعمل ہے تو معنی تطہیر طاہر رکھنے کے
ہین یعنی خدا تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے کہ طاہر رکھے تم کو طاہر رکھنا چنانچہ فقیر نے ابتدائے
ترجمہ مین بسط وتفصیل سے لکھا ہے اور گواہی اسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان
مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول مین بیچ حرف دال کے لکھی ہوی ہے اور
یہ کتاب بہت معتمد سنت جماعت کے ہان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تھے

Preneted by www.ziaraat.com

اللہم طہرنی من الذنوب یعنی اے بار خدایا طاہر رکھہ تو مجھکو گناہونسے ۔ اے
عزیز اگر کوئی مبتلائے اغوائے شیطان وہوکا دیوے تو اُسکو یہ دعا خاص زبان
مبارک کی جو بعد مشرف ہونے خلعت پیغمبری کے بارگاہ حضرت باری مین از
راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تہے پڑہکر سنا دیوے پر ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب بعد مشرف
ہونے پیغمبری کے تو اُس مبتلائے اغوائے شیطانی کے نزدیک بہی معصوم ہے
جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم
نہ سمجھے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری مین طاہر تہے تو اس
دعا کے کیا معنی ہونگے اُس مبتلائے وسوسہ اور غضب الہی کے عقیدہ مین ارشاد
پیغمبر صاحب کو ایسی حالت مین کیا تصور کیا چاہیئے بموجب اسکے قول کے تو پاکیزہ
کو نہین چاہیئے کہنا کہ الٰہی مجہے پاک کر ۔ اے عزیز دیکہہ لے تو معنے یہان بہی یہی ہین
کہ یار خدایا پاک رکہہ تو مجہے گناہونسے یعنی پاک تو کیا ہے تو نے ہمیشہ پاک رکہہ
اسیطرحسے خدا تعالے کے ارشاد مین مراد ہے کہ اہلبیت کو جمیع گناہون سے ابتدا ہی
سے پاک کیا ہے اور آیندہ بہی پاک رکہوگا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے
اظہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر
دعائین اہل بیت کی اسی اسی مضمون عجز و انکسار کی ہین کہ انسانکی رونگٹے کہڑی
ہوجاوین ۔ اے عزیز اس قسم کی مضامین محض واسطے اظہار عجز و انکسار لوازمہ
عبدیتہ کی جناب معبود حقیقی مین اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیروون کے اور
انکی تعلیم کے لئے ہین ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود اُن کے
احادیث سے کہ سب قسم کی گناہون سے پاک اور مبرّا ہین جیسے کہ اوپر تفصیل سے

Preneted by www.ziaraat.com

لکہا گیا صدق اللہ وصدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر ہین وقتِ تولد سے وقت
وفات تک غور کرکہ سنی شیعہ سبکے ہانسے واضح ہوچکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیتؑ
اور بنی ہاشم کا اور امہات مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سے بہی
واضح ہوچکا کہ یہ آیتہ پانچون نوری جسمون کے حق مین ہے جن مین خود پیغمبرؐ
صاحب بہی شامل ہین اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل از ورود
آیتہ یہ جناب معصوم نہین تہے تو دیکہہ ہوشیار رہو ایسا خیال کرنیوالا ہرگز دائرہ
ایمان مین داخل نہین رہ سکتا غور کرکہ پیغمبر بہیجا ہوا خدا ائتہ کا ایمان انسانکو
تب نصیب ہی جب پیغمبر کو ویسے سچا پیغامبر جانے یعنی پیغمبرؐ صاحب جس حالت
مین جسطرحکا حکم لاوے اور فرماوے خواہ اسکو نفس بمقتضائے بشریت کی قبول
کرے یا نکرے فرمان پیغمبرؐ صاحب کو عین فرمانِ خدا واجب الاطاعت سمجہے
اے عزیز دیکہہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین کہ اطاعت رسول کو
کسی وقت کا مقید خدا ائتہ نہین فرماتا اگر معاذ اللہ معاذ اللہ پیغمبر تا قبل از ورود
آیہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت اپنے کے
خدا ائتہ کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ معاذ اللہ پہر ہم مین اور تم مین اور پیغمبرؐ
صاحب مین کیا فرق رہتا۔ یہ بات تمام کتب تفاسیر وتواریخ واحادیث سب
فرقون مسلمانونسے ہویدا ہے کہ پیغمبرؐ صاحب چالیس برسکے عمر مین نامور اظہار
بعثت دعوت ونبوت اور محکوم انذار ہوئے اور تیرہوین سال مین بعد اسکے
مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ مین یہ آیہ نازل ہوئی تو بفرض و
تقدیر معتقد وساوس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل از ورود آیہ معاذ اللہ

Preneted by www.ziaraat.com

پیغمبر صاحب کو مصدرِ عصیان صغیرہ و کبیرہ عمداً یا سہواً کوئی بشر شیطان
سے تصور کرے تو پُر ظاہر ہے کہ اتنے دنون تک باوصف مبعوثِ بنوت
اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا
قابل اعتماد و اتباع نرہے اعوذ باللہ من ہذا لوساوس کسواسطے کہ جب قول
انکا جایز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا بموجب
حکم خدا تعہ کے کونسا خطا ہے کونسا صواب پُر ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امت مین
سے کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنی مانی ہوئے پیغمبر کو معاذ اللہ کبھی دروغ گو بھی
تصور کرسکے یا کسی طرحکا عیب لگاوے الا مبتلائے وسوسہ شیطان ہوا ایسے
ناہنجار لوگونکو ہرگز قطار مین اہل ایمان کی شمار کرنا نہین چاہیئے اے عزیز طالب
ایمان کو لازم ہے کہ قول اقوال اس متہم کے مبتلائے وساوس شیطانی کے
جب سُنے یا دیکھے تو قایل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکھلائی
دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور ہو تب بھی اصلا و مطلقا اعتماد اُس کا
نہ کرے اُسی شیخ بجذبی جانے اور لازم ہے کہ لاحول پڑھے کتب تفاسیر اور احادیث
مرویہ اہلبیتؑ و اصحاب شیعہ سنی سبکے ہانسے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحبؐ
اور اونکی اہلبیتؑ نوری جسم مہد سے لحد تک معصوم تھے صرف ایک فرقہ کا
کوئی ملا مولوی اگر ایک بات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے
تو اسپر ہرگز اعتماد و اعتقاد نہین چاہیئے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہے ہزارہا
احادیث بنی امیہ کی حکومت مین وضع ہوگئی ہین اور ہزارہا احادیث مین
خلط ملط نسخ مسخ ہوگیا ہے قربان جائے اپنے پیاری پیغمبرؐ کے اسی لیئے وہ تدارک

Preneted by www.ziaraat.com

ان حرکات کا پہلے ہی سے فرمادیگی یہ بھی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کا فریقین کے ہان سنے واضح ہی
کہ فرمایا آپ نے کہ جسوقت کوئی حدیث تم سنو تو اسکو رد کرو طرف قرآن کی یعنی رجوع
کرو اور تطبیق دو قرآن کے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہین تو جانو کہ
جھوٹ ہے اور قرآن مین موجود ہے خدا تعالے فرماتا ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ
الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا یعنی اگر
منازعت واقع ہو تم مین بیچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کے پس پھیرو تم اسکو طرف خدا
و رسول کے اگر تم ہو ایمان لانیوالے ساتھ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے
اور نیک زیادہ از راہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کے اے عزیز جو حدیث خلاف قرآن
اور احادیث متفق علیہا ہو اوسے قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضرور ہی
اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالے
ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکھتا ہے جو فریقین کے
ہان باتفاق موجود ہے مین نے کتب احادیث شیعہ مین کہ اُن کے ہان جتنی احادیث
موثقہ ہین سند توثیق اُن کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہی جو حدیث دیکھی
اور اسکو متروک العمل اور برخلاف یا یا رسم و رواج سنت جماعت سے تو مینے بہت
کوشش کی اسکی تلاش مین بیچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے
یہ بات مین نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب مین پائی خواہ بعینہ خواہ قریب
اور موافق اسکے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و تفسیر و سیر مین
پایا تو ساتھہ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پھر بھی بحوالہ نام کتاب کے لکھا اور یہی نیت
تھی جو ایک ہی فرقہ کی ہان ہے اسکی نہ لکھتا لیکن اے عزیز مین نے فضائل رسول

Preneted by www.ziaraat.com

واہلبیتِ رسول مین بہی عجب معجزہ دیکہا باوصفیکہ دونو فرقون کی کتابون سے ہویدا ہی
کہ بنی اُمیہ خصوص یزید کے باپ کے وقت مین اہلبیت کے فضائل کے مٹنے مین
اور برخلاف انکے وضع احادیث مین بہت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرا سا
نمونہ ہے دلائل فضائل سے اِن افضلان اشرف المخلوقاتِ خالقِ ارض و
سمٰوات کے کہ اُنکی فضائل مین کوئی مضمون حدیث نہین دیکہا جو فریقین کے
ہان نہو اگرچہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت مین خلاف اُسکے دیکہا جاتا ہے
بلکہ کتب عقائد مین انکی صاف خلاف احادیثِ موجودہ اُن کی کتب کے پایا جاتا ہے
اے عزیز فقیر کو اصلا و مطلقاً غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہین یہ مقولہ فقیر کا
صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے پے قصد تعریض و کنایہ کے جان بلکہ
فقیر بفحوائے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ و خواہی
سیاہ پوش + تعرض لقب سے کچہہ غرض نہین رکہتا یہ جو حوالہ کتب مین بہ تعبیر قید و
تصریح القاب شیعہ اور سنّی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت اِن دونو
فرقون کے اور صفر اشکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنے علماء
کے کتابون کے سرنگون ہو سکتی ہین اور چون وچرا نہین کر سکتی اے عزیز فقیر کو
خالصۃً للہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
بجان و دل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیرزادہ ہین کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
کہ ہدایت کرنے مین کسقدر صرف ہمت تہی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچاتے
تہے اور کس کس طرح کی تکلیفین دیتے تہے لیکن وہ خیر خواہی مین اُن نادان اور

Preneted by www.ziaraat.com

ناواقفون کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانیکے کوتاہی نہین کرتے تھے اے عزیز
عقلاً بھی دیکھہ لی کہ خالصتہً للہ وہ ہی امر ہے جسمین اپنا کوئی فائدہ دنیاوی نہو
اے عزیز جو حامہ کہ اُن کو خدا تعالےٰ نے عطا کیا تہا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
مثل ایک سر تار اسکے کام مین لاسکے لیکن مرید اور پیر کو واجب اور لازم ہے کہ
حتی الوسع اپنے پیر کی پیروی مین کوشش رکہے اور مضمون ہدایت مشحون
لایخاقون لامۃ لایم کو ہمیشہ پیش نظر رکہے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لمحہ
سب باتونپر مقدم رکہنا چاہیئے فقیر نے اختیار عقیدہ باپ دادا بہائی بند
کنبہ قبیلہ کے عقاید دیکہہ کر نہین کیا اور قرآن اور احادیث سے بہی یہی ظاہر
ہے کہ اختیار عقائد بفحوائے انا وجدنا اٰبائنا کہ یہ مقولہ کفار کا تہا نہین کرنا چاہیئے بلکہ
جو کچہہ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہاتھسے لائے ہین اور انہون نے اور اُن کی
اہلبیتؑ نے کیا اور فرمایا اُسپر عمل کرنا چاہیئے اور اُن عقائد کو دل مین مستقیم کرنا چاہیئے
اس مین ماں باپ خویش اقربا بُرا مانین یا چھوٹ جاوین تو پرواہ کرنی نہین
چاہیئے اے عزیز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکہنے سے بشرطیکہ
انسان عقل اور ادراک صحیح رکہتا ہو تو کیفیت اٹہا سکتا ہے فقیر نے اکثر فرقون
کی کتابین دیکہین کتب تاریخ سے عجب عجب طرحکی حال ظاہر ہین فقیر کو ابتدار
حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علماء فریقین اور بیشتر فقہا اسی بمد نظر
اسی غایت اور غرض کی ملاقات کی استفادہ علوم رسمی و ظاہری کی یہی شیعہ سنی
دونو فرقہ کے عالمونسے کیا علماء کو بیشتر مبتلائے نفسانیت پایا ہان فریقین مین
جس عالم کو فقیر کے صحبت کا کچہہ چسکا لگا ہوا پایا اسمین کچہہ کیفیت پائی ورنہ ناگفتہ

Preneted by www.ziaraat.com

ہی خوب جو غور کیا تو واضح ہے کہ علمانے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
مین اسکے وقت صرف کرنا فقیر محض تضیع اوقات اور خلافِ مقصود مانحن فیہ جانتا ہی
عجب طرحکی افراط تفریط کر ڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امورات کی
اس جگہہ لکہی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیانِ فضائل فوت
ہوتا ہی اس مقدمہ مین رسالہ ہدایت العوام مین فقیر نے کچہہ تفصیل سے لکہا ہے
جس کسیکو دیکہنا منظور ہو تو اسمین دیکہی اور اختیار لقب مین ہدایت فضیلت
اتباع و دوستداران اہلبیت مین انشاء اللہ لکہا جاویگا۔ کتب عقاید اور تفاسیر
واحادیث فرقہ شیعہ مین بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبون سی
جو سُنا بہی گیا تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبرؐ کو اور اونکی اہلبیتؑ کو بے شک و شبہہ
وقتِ تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہین اور کسی طرحکا
سہو اور خطا عمداً یا سہواً کبہی کسیطرح کسی حالت مین ان سے نسبت نہین دیتے
کتب عقاید سنت جماعت مین جو دیکہا گیا اور عند التحقیق علمار سے بہی کہ بعضونسے
خاص فقیر نسبت تلمذ رکہتا ہے سُنا گیا تو واضح ہوا کہ انکے ہان صرف پیغمبرؐ کو
بعد مبعوث ہونے کے پیغمبری پر معصوم جانتے ہین سو بہی قصداً گناہ سی اور اہلبیتؑ
رسولؐ کو اصلا معصوم نہین جانتے مگر بعضے محفوظ لکہتے ہین چنانچہ کتب احادیث
مثل صحاح ستہ سی سنت جماعت کی بعضی حدیثونسے ہوید اہے کہ بعد پیغمبری بہی
پیغمبرؐ صاحب سہو سہواً معاذ اللہ خطائین صادر ہوئین اور نماز مین سہو واقع ہوا
نماز قضا ہوئے بسبب سو جانے کے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے لیکن
انکی ہان بہی بعضے وہ ہی علمار جو حقیقت آگاہ اور فقر کا چیکار کہتے ہین جنکی طرف فقیر نے

Preneted by www.ziaraat.com

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہی کہ عقیدہ اونکا درباب عصمت مثل
عقیدہ شیعون کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبرؐ صاحب اور اُنکی اہلبیت کو ہمیشہ صغایر و
کبایر سے عمداً سہواً اُنہد سے لحد تک معصوم جانتی ہین۔ بعضے فی زمانہا ہی جن سے
خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہوا کہ اگرچہ ظاہر مین لقب
اور عقیدہ اونکا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہی لیکن اظہار ایسے عقاید
کا کچھہ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی ہے اور کچھہ بپاس شرم ترک رسومات
قدیمہ آباؤ اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے۔ اکثر احادیثین کتب سنت جماعت
مین بھی موجود ہین کہ جنسے عصمت پیغمبرؐ صاحب اور انکی اہلبیتؑ کے جنکا ذکر لسبط و
تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اُسکے کتب شیعہ مین اہلبیتؑ سے احادیث
مرویہ دیکھی گئین کہ اُن مین صاف صاف تصریح ہے کہ کسیطرح کی گنجلک اور محل
تاویل نہین قریب وہ بھی لکھی جاتی ہین اور یہی سبب ہے کہ بعض علماء حقیقت
آگاہ اِن کے بھی قائلِ عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہین اور جو عالم
ہوکر اس نصیب سے بے بہرہ پایا جاوے تو جانو کہ مقہور و مغضوب الہی ہے۔
وہ حدیثین جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیتؑ رسول پر کتب سنت جماعت
مین بھی ہین اون کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ مین پائی جاتی ہے اور جو حدیثین
سہو و خطا کی ہین وہ صرف کتب سنت جماعت مین پائی گئین اس سے عقیل و
فہیم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ مراتب کے خیال کر سکتا ہے کہ از بسکہ
وہ حدیثین ہم خلاف عقل و نص قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہا
فریقین کے ہین تو پر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہین لیکن فقیر نے فریقین کی کتابون سے

Preneted by www.ziaraat.com

بہت سعی وکوشش کرکے انکی بہی تحقیقات کی اور اُن کے راوی کتب رجال مین
سے بہت تفتیش سے نکالی واضح ہوا کہ یہ اُسی قسم کی احادیث مین سے ہین
جو زمانِ حکومت بنی امیہ مین موضوع ہوئی ہین اونمین وہ وہ راوی ہین جن
کو یزید کے باپ نے ہزار ہا روپے اسی کام کے لئے دئی ہین تفصیل اسکی مفصل لکہہ چکا ہے
کہ یہان غیر مقصود مورث تطویل ہے ہدایت العوام مین کتب معتبر سیر و
تواریخ اور اسمائے رجال سنت جماعت سے بہی فقیر نے بہ تشریح لکہا ہے جس
طالب تحقیق کو دیکہنا منظور ہو اُسمین دیکہے یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ قاضی
عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شارح صحیح مسلم وغیرہم اکثر علمای معتبر
سنت جماعت سے بہی تکذیب وجرحِ ان احادیث کے مضمون اور اُن کے راویونکی
صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبتہً بلکہ بعضے راوی اس حدیث کے وہ ہین
کہ چہہ ساتہہ برس بعد اس واقعہ کے جبکا وقوع معاذاللہ روایت کرتے ہین
خود مشرف بحضوری پیغمبرؐ صاحب ہوئی اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت پہلا
سہو کرنا پیغمبرؐ صاحب کا نماز مین اور سوجانا اور قضا ہوجانا نماز کا کسطرح عقل و
اعتقاد معتقدِ پیغمبرؐ صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے اس افضل اور
خاتم النبیین ہونے کے حق مین فرماوے۔ الم نشرح لک صدرک اور فرماوے ستقرک
فلا تنسیٰ اور امثال اسکے اور ام المومنین حضرت عائشہ سے یہ حدیث مروی
ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے خصایصِ پیغمبرؐ صاحب مین کہ عالمِ خواب ظاہری
مین کہ بمقتضای عروض بشریت ظہور لحوق اُسکا ضرور ہے آپ کی آنکہین
سوتی تہین اور قلب جاگتا تہا اور صدہا حدیثین فریقین کی متفق علیہا اسی قسم

Preneted by www.ziaraat.com

کی ہون کہ ہر ایک اپنی جگہہ مذکور ہے پھر کیونکر دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبرؐ کو نسبت سہو وخطا کی دے سکے اے عزیز بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جابرین کا حال کتب تواریخ فریقین سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرابین پی پی کر مسند نبوی پر بیٹھتے تہے نماز دمین سہو اور خطا کرتے تہے اِن عیبون کے چہپانیکو رسولؐ اور اہلبیتؑ رسول کے فضائل مٹانے کو اور اپنی اکثر احبا اور احباب اصحاب نبی کے یکسان کرنیکو ساتھہ اہلبیتؑ کے کہ بیشتر اونمین کوئی چالیس برس کی عمر مین کوئی اس سے بہی زیادہ کوئی کم اِس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتون مین گذرانی اور اُن مین سے سوائے اہلبیتؑ نبوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ کا قایل نہین ہوا بلکہ خطائین پے درپے اکثر اُنسے صادر ہوتی تہین اور اہلبیتؑ اور خود جناب نبوی پر ظاہر ہے کہ حقیقتہً اِن سب باتونسے ابتدا ہی سے پاک اور مبرّا تہے اور سب کسیکے دلونپر یہ بات ہویدا تہی اگرچہ ظاہر مین بسبب خوف حکومت کے دم نہ مارتے تہے سو واسطے آنیوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتون کی غرض بسبب چند در چند اسباب واغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کرواکر اور ہوسین خصوص یزید کے باپ نے اس قسم کی باتین جو جو کچہہ کروامین کتب تواریخ دیکہنے سے ہویدا ہوتا ہے اُن دنونمین جو شخص اتباع وہواخواہ اہلبیتؑ معلوم ہوتا تہا وہ جانسے مارا جاتا تہا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع ومقلد اہلبیتؑ بہی اگر فضائل مین کوئی حدیث ظاہر کرتا تہا تو جانپر آ بنتی تہی۔ چنانچہ حال صاحب

Preneted by www.ziaraat.com

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اُسنے کتاب لکھی جس مین کچھ فضائل
اہلبیت تھے اخر غریب یہان تک تنگ ہوا کہ پھر صحیح نسائی لکھی اور پھر بھی
متہم مارا گیا ابن عرفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہے اپنی
تاریخ مین لکھتا ہے کہ اکثر احادیث زمان بنی امیہ موضوع ہوئین تقرب کے لئے اُسنے
برخلاف مین بنی ہاشم کے فضایل مین انکی اعتبار کے صاحب خلاصۃ الخلاصہ اور
صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ جماعت کثیر نے بہ سبب مختلف
اغراض و مقاصد کے بہت احادیث وضع کین صاحب جامع الاصول بعد کلام
طویل کے لکھتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثین وضع ہوئین سب عقیل
سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کار زمان غور کر سکتے ہین کہ بفحوائے مقولہ حضرت
سعدی شیراز رحمہ اللہ الناس علی دین ملوکہم خاص و عام کا اس زمانہ کی کیا
حال ہوگا ہم دیکھتے ہین اس زمانہ مین بھی کہ بہتیرے لوگ مسلمان ہین امت محمدی
مین کہ قرآن و حدیث کی اعتقاد کا ادعا کرتے ہین لیکن جبکہ کام غیر دین اسلام
تنخواہ بیش قرار دیتی ہین اور مسند افتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد
کرتے ہین اور حکم انہین دیتی ہین کہ ہمارے آئین و قانون کے بموجب فتوے جاری
کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو یہ لوگ
باوصف علم و فضل کامل صاف آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
کو پس پشت طاق نسیان پر رکھہ کر بطمع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال
وبالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بے کھٹکے عمل
کرتے ہین ہر روز دیکھنے مین آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی ڈگریان سود کی

Preneted by www.ziaraat.com

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صدہا احکام برخلاف اپنے مانے ہوئے دین کے دھڑا دھڑ
جاری کرتے ہین اور دعوا ایمان و عمل کا قرآن اور حدیث پر گٹا سجدہ کا ماتھے پر صدق
رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحاح سنت جماعت مین اور یہی
کتب شیعہ مین جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے
آپ پہلے ہی سے فرما گئے تھے کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہون گے کہ نمازین اور
قرآن پڑہین گے مسجدون مین آوین گے بالجملہ سب باتین ایمان کی اون مین
بہت ظاہر مین ہون گے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے مفرور اور دور ہون گے
جیسے تیر بعد الیصال کے کمان سے اے عزیز یہی حال کتب تواریخ دیکھنے سے جب کا ہی
ظاہر ہے نفسانیت اور طمع دنیوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکہے حال شہادت جناب
سید الشہدا جگر گوشہ رسول مقبول ہر کہ و مہ پر واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب
امتی معتقد رسالت اہل ایمان کہلاتے تھے جنہون نے یہ کچہہ کو تک کئے اور عترت
طاہرہ سے کس تعظیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ نبوی کیا ملحوظ رکھی
امام حسین کہ اشبہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تھے حال اُنکی شہادت کا زہر سے
اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتھہ استماع خبر شہادت کی یزید کی باپ کا کنز العباد
اور استیعاب ابن عبد البر اور فصل الخطاب احمد پارسا اور اعتراف صاحب خزینۃ الجلالی
اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفاء الوفا فی اخبار دار مصطفے اور تصریح نزل الابرار
مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے از بس
واضح ہے یہان تک کہ فاختہ بن قریظہ نے اُسکے مسرت کرنے پر کیسی عزت دار
فضیحت کی معاذ اللہ معاذ اللہ منجر بسب کرنا مولائے مومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادون اور اونکی ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصے اور
استیعاب مذکور الصدر وغیرہما سے از بس واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے
نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسولخدا نے من سب علیا فقد سبنی
ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علیؑ کو اُسنے مجھے سب کیا اور جسنے
مجھے سب کیا اُسنے اللہ کو سب کیا یعنی بُرا کہا تحفۃ المحبین مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت مین صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ بموجب
حکم یزید کے باپ کے جو مرتکب اس حرکت شنیعہ کے ہوتے تھے اُنسے پوچھا گیا کہ تم
کیونکر باوصف جاننے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان نے جواب
دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہین لیکن کام ہمارا بغیر اسکے مستقیم نہین ہوتا اور یہ سب
اصحاب نبی کے تھے اے عزیز جب یہ نوبتین تھین تو وضع احادیث اِن باتون کے
محل تعجب نہین۔ اکثر مابعد کے علما کچھہ تو بسبب اتباع کذائی کے کچھہ بسبب ذہن نشین
ہوجانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنی کے کہ یہی غرض اور غایت تھی وضاع
دبانی وضع کی اور کچھہ بسبب پائی جانے باپ دادا اپنے کے ایسی حالت پر اور کچھہ
بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگون کے کہ مدت سے ایک حال پر چلے آتی ہے
اور سالہا سال چلے آنے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیتؑ کے کہ اسی اور کئی
برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد اُن کے عباسیہ وغیرہ کی بھی صدہا
سال اسیطرح پر غرض بوجوہات گوناگون و بوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی
احادیث پر قایم رہے ہان جن کو تائید ازلی شامل حال رہی وہ اگرچہ ظاہر مین
ایسے ہی کچھہ دیکھلائی دیتے رہے لیکن باطن مین احادیث موثقہ اہلبیتؑ و عترت نبوی

پردلسے قایم رہی بلکہ بعضون نے وقت مرگ باعلان ظاہر بھی کردیا چنانچہ بعضے
شافعیہ کے حالسے انھین کی کتابون سے ظاہر ہے اور بعضون نے تا بہ مرگ بجز اپنے
رازدارون کے بھید نہین کھولا سے غریز نفسانیت بدبلا ہے انسان از بس
ضعیف البنیان ہے ہر وقت اور ہر لمحہ استعاذہ پروردگار عالم سے چاہیے کچھہ
طمع جاہ و منصب اور مال و منال دنیوی ہی پر نہین منحصر ہے بعضے وقت طمع نام
آوری اور مناظرہ اور مکابرہ مین بھی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علمار ایسی
بلامین بھی گرفتار ہوگئے ہین اور ہر عاقل صاحب ادراک سلیم تجربہ سے بخوبی جان سکتا ہے
کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علمار تک دیکھے جاتے ہین
کہ اپنے مخالف کے قایل کرنیکو اظہار خلاف واقع بلکہ خلاف معتقد اپنا بھی بسبب زیادہ
پسند اور مستحسن معلوم ہونے غلبہ اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے
ہین لیکن جہلا اور ناواقف بیچارے بے حد و شمار بسبب اسکے مفت گمراہ اور خوار
ہوتے ہین کیونکہ جو کہ موجود ہین سو تو خود باستماع تقاریر کے اور جو اس قسم کی باتین
تحریر مین آئین تو جب تک وہ تحریر روے زمین پر موجود رہی گمراہی لوگونکی جاری رہی
کسواسطے کہ یہ دیکھنے والے بیچارے یہ خیال کرتے ہین کہ ایک بڑے مشہور عالم نے
جو ایسا لکھا ہی البتہ یہ سچ ہوگا۔ فقیر نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو بہت مشہور عالم تھے سنت جماعت
کے دیکھا وہ لکھتے ہین کہ حدیث سہو اور قضاے نماز کافی کلینی اور تہذیب الشیخ جعفر
طوسی شیعون کی کتابون مین بھی ہے سو بموجب حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کرکے
اگرچہ جناب معظم الیہ میرے استاد کے استاد تھے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

Preneted by www.ziaraat.com

کہ انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح ہوئی یا تو یہ تحریر ارشاد انکا بسبب
تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اس کتاب کا انکی ایک کتاب
ہے نصر اللہ کابلی کی جسکا نام ہے صواقع کیونکہ انہون نے کچھہ قدری قلیل تو اپنی طرف
سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہی اُسی کتاب کا اور وہ بھی بڑا
عالم تہا سنت جماعت کا اُسنے بھی مقابلہ مین علماے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
بطریق ردوکد کی ہے اور انکی بھی مامو وغیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعون کے تہے
تو ظاہر اسباب یہی ہویدا ہی کہ یا تو انہون نے نصر اللہ کابلی کی تحریر پر اعتماد کیا
کہ علمائے مشاہیر سلف سے انکی تہا یا اپنی ہمسر ہم عہد علماء ہمچشمونکی اعلان الزام و قائلیت
کیواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہرکیف یاد ہو کہ کہانا اگلونکی تحریر پر یا نفسانیت کچھہ نکچھہ
اس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقیق و تفتیش واضح ہوا کہ کتب شیعہ محولۂ جناب
ممدوح مین یہ حدیثین بطریق نقل کی ہین سنت جماعت سے نہ بطریق صحت و اعتقاد
بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولۂ مذکور الصدر مین صاف یون لکہا ہے کہ زرارہ نے
پوچہا امام محمد باقرؑ سے کہ وہ شیعون کے ہان بارہ امامون عترت معصومین مین ہین
کہ یا امام آیا پیغمبر صاحبؐ نے دو سجدہ سہو کے کئے ہین آپنے فرمایا کہ نہین اور نہین
کرتا سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہین ہوتا کہ محتاج
سجدہ سہو کے تدارک کا ہووے اور پہر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
مذکور اسی جگہہ کہتا ہے کہ ہم یعنی سب علماء شیعہ کے جو فتوا دیتے ہین تو اسی بات
پر کہ متضمن ہے اس خبر کو اور وہ خبر جو متضمن سہو پیغمبر صاحبؐ کی نماز مین اور
دائی سجدتین مین ہے وہ خبر بموجب اخبار سنیون کے ہی اور اسیطرح خبر لیلۃ التعریس

یعنی قضائے نماز کی حدیث کو علمار شیعہ نے صاف وضعی لکھا ہی اے عزیز جب فقیر نے
اپنی آنکھہ سی یہ بات دیکھی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتین اور اسی قسم کی کہ شیعون کی
کتابون مین بحوالہ کتب سنت جماعت کی فقیر نے دیکھین تھین تحفہ مین انکا جواب ورد
جو دیکھا تو مجھے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہون نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علمائے
شیعہ نے بھی دیدیا ہوگا چنانچہ تحفہ مین مین نے بیچ شروع باب مطاعن کی
تیسرے طعن مین دیکھا کہ انہون نے صاف لکھا کہ علمائے شیعہ جو تذکار جیش اس مہم
مین لکھتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا
کتب سنت جماعت مین ہے یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے خدا
اس پر کہ واپس آئے اس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز کتب
سنت جماعت مین موجود نہین یعنی اس سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ
کتب سنت جماعت کا دیتے ہین اے عزیز چونکہ میرے استاد کے استاد
اور نہایت ثقہ اور معتبر عالم مشہور تھے فقیر بھی ایک زمانہ مین کہ عالم جوانی تھا
اس اعتماد پر بعضے شیعون سے اکثر بحث اٹھا لیکن چونکہ عطاے ایزدی سے
ہمیشہ سے فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہہ سے کتابین تلاش کین اور
دیکھا تو واضح ہوا کہ ملل نحل وغیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت مین بے شک
وشبہہ جملہ منکرہ حضرت ممدوح موجود ہے فقیر کو کمال عبرت ہوئی اور خدا سے
پناہ مانگی کہ خداوندا تو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنے حبیب اور اسکے
محبوبین طاہرین کی شر نفسانیت سے محفوظ رکھہ اے عزیز یاد رکھہ قطع نظر اپنے استاد
کے استاد ہونے کے بے تصنع مین کہتا ہون کہ یہ عالم متبحر اپنے وقت کے اقران و

Preneted by www.ziaraat.com

امثال مین یکہ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور تھے لیکن پھر یہ حرکتین بحسب ظاہر بجز ہوائے غلبہ اور گوئی سبقت میدان مناظرہ اور ہوائی پروریش سخن کہ یہی ایک مشعبہ ہے نفسانیت کا کوئی اور امر نہین معلوم ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور بھی اکثر باتین دیکھین علی الخصوص آیہ تطہیر مین بھی ایسا ہی کچھہ دیکھنے مین آیا کہ ظاہر مین کمال نمایش تبحر اور سخن پردازی اور سبقت گوئی غلبہ خصم پر لیکن انجام اسکا عند التحقیق و تدقیق ہر محقق طالب حق کی منتج ظہور خلف و اتفاق اور مخالفت احادیث متفق علیہا سے فریقین اور مآل اسکا موجب شرمساری روبرو رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہ زنی وامانگی جہلا چنانچہ صدہا چھوٹے سوٹے طالب علم بلکہ اکثر علمائے ظاہری معتقدین انکی طرف انکی اعتماد پر انہین کی مضمون معرضہ پر مصر معلوم ہوتی ہین اصل حقیقت یہ ہے کہ توفیق ایزدی شامل حال ہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال تطبیق نہ دل مین اٹھتا تو صرف بنظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل حقوق اہلبیت سے رہتا جیسا کہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سے ہر بے تحقیق بشر خوار و بیخبر رہ سکتا ہے اے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر اسباب بھی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق مین دل و جان سے سعی اور کوشش ہمیشہ رکھی اور نفس الامر مین دیکھے کہ حقیقتاً اپنے لئے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات دونو فرقونکی ہاتھ کرے تو انجام کار بفحوائے مضمون جوینده یابنده راہ راست و مستقیم پر آجاویگا اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا و رسول اور تمسک اہلبیت رسول ہمیشہ متنقش خاطر اور اہم مقاصد و مہام دینی سمجھے اسکے ادا و انجام مین رسوم اسلاف

اور کینہ قبیلہ کا ہرگز خیال نکرے یہ یاد رہے کہ احادیث متفق علیہا اور موثقہ اہلبیتؑ
سے عصمت پیغمبرؐ صاحب اور اُن کی اہلبیتؑ کی مہد سے لحد تک واضح ہے
اور بھی تطبیق و توفیق اسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے
تو پھر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو مخالف آیات
واحادیث اور فرمودہ اہلبیتؑ ہو اُسپر تمسک اور اعتقاد کرنا صاف مخالفت
ثقلین کی - اکثر فرقہاے صوفیہ کی ملفوظات و مقولات خاصتہً فرقہ چشتیہ
کے کہ وہ بھی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت مین منسوب و مشہور ہین اور انہین
مین شمار کئے جاتے ہین جو دیکھے گئے اور اکثر اُس خاندان کی فقرا سے فقیر کو
صحبت خلوت اور جلوت کی بھی رہی واضح ہوا کہ خواصِ کمّل جو ہین وہ بھی پنجتن صاحب
اور اہلبیتؑ کو بموجب مفسرہ صدر بے شک و شبہہ معصوم اعتقاد کرتے رہے
ہین اور اس آیت کو خاص عصمت طہارت مین ان معصومین طاہرین کے
دلائل تخصوص سے جانتے ہین اے عزیز فقرا و اولیاے کمّل جو ہین انکا عجب
طرحکا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور انکی مقولات و ملفوظات
سے بھی پایا اور بعضے کاملین زمان سے بھی جنسے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی
انسے بھی یہی تحقیق و منکشف ہوا کہ ان لوگونکو اگرچہ ظاہر مین سنت جماعت
سنت جماعت جانتے تھے اور ظاہر برتاؤ بیشتر انمین کا جو ظاہر مین صوم و صلوٰۃ
کرتے تھے اسی قسم کا ہے کہ شیعہ سنی سب انہین سنی جانین اور بعضے انمین کے
ایسے کہ اعمالِ صوم و صلوٰۃ نہین کرتے تھے وہ اگرچہ باعتبارِ اعمال و افعال
شرعی مجہول الحال اور مذبذب رہے ہین لیکن بیشتر سُنّی انکو سنّی سمجھتے رہے

Preneted by www.ziaraat.com

اور شیعہ نہ سنی نہ شیعہ بلکہ بعضے شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہو انہین ملامت
کرتے ہین لیکن نفس الامر مین حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر اوقات
اور بحویت اور حالت جذب مین رہتے تھے جب ہوش و حواس مین ہوتے تھے
تو صوم و صلواۃ کے قائل اور مقید تھے چنانچہ اب بھی فقیر نے بعض بعض کو ایسا
پایا بہرکیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ تر شیعون سے جنہین اولیائے
کمل مین گنتے ہین اون کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے بھی پائی جاتی
ہین کہ رسولؐ و اہلبیتؑ کو بے شک معصوم جانتے ہین نفس الامر مین جو خوب
غور سے دیکھا جاتا ہے تو بسبب ضد اور نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر
اپنے حد اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقائد دین مختار اور مانی ہوئے
سے بسبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہوگئے ہین کتب عقاید اور احادیث
سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے
اور حضرت علیؑ کو سب سنت جماعت چوتھا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اقرار
رکھتی ہین اور پھر اونپر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچھے تو کبھی خارجی نہین کہنے کے
حدیث ثقلین حدیث متمسک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی
جگہہ لکھی گئی ہے کہ انکی کتابون مین بھی یہ حدیثین مسلمات سے ہین اور
عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی پاؤگی کہ دعوے اتباع اہلبیتؑ
کا کرینگے لیکن انجام کار نفس الامر مین جو دیکھو تو درحقیقت اس دعوے و
اعتقاد پر قائم نہین صدہا باتین عقاید اور اعمال صوم و صلواۃ مین دیکھی جاتی ہین
کہ صاف اور صریح انکی کتابون مین لکھا ہے کہ اہلبیتؑ کا اس بات پر اجماع

Preneted by www.ziaraat.com

تہا اور باقی یزید کے باپ وغیرہ اور گروہ اصحاب کا یون اجماع ہے اور یہہ
دیکہے جاتے ہین صاف اسیطرح پر جوکہ بموجب انکے اقرار کے خلاف مختار اہلبیتؑ
ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہان غیر مقصود طالب
حق کو اگر دیکہنا منظور ہو تو مستقصٰی اور استیعاب ابن عبد البر اور تاریخ ابن
اعثم کوفی جامع الاصول وغیرہا کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور
تفاسیر انہین کے ہان کی دیکہے فقیر نے بہی ہدایت العوام مین کچہہ تفصیل لکہی
ہے اُسکے دیکہنے سے مفصل واضح ہوگا یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ فخر رازی
وغیرہ جو بہت معتبر اُن کے ہان ہین خود لکہتے ہین کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی اعظم
اہلبیتؑ ہین بسم اللہ کو نماز مین جہر سے یعنی پکار کر پڑہتے تہے مگر یزید کے باپ
نے برخلاف اسکے حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو بسم اللہ
بطریق اہلبیتؑ پڑہتے نہ سُنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علماء کا فتوے جو کہ
آئمہ اربعہ سے انکی ہین امتناع کا دیکہا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اوروں
نے بہی لکہا ہے کہ حضرت علیؑ داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہنتے تہے یزید کے باپ
نے بائین ہاتہہ مین جاری کی صاحب مستقصی وغیرہ خود سب لکہتے ہین کہ اہلبیتؑ
کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن جماع
حضرات سنت جماعت اور مقتداؤن انکی کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور
حدیث مین فریقین کے پاؤ گے کہ خرگوش کے لئے ائمہ اہلبیتؑ فتوی حرمت
وامتناع کا دیتے تہے اور علماء بنی امیہ وعباسیہ اُسکی حلت کا اور تمام سنی پاؤ گے
اوپر فتوائے مخالف اہلبیتؑ کے الاوہی بعضے اہل باطن کہ ظاہر مین نظر بر مصرحات

مسبوق الذکر سنی کہلاتے تھے لیکن باطن مین اتباع اہلبیت سے تھے چنانچہ
حال شیخ علاء الدولہ سمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابون سے
ہویدا ہے اے عزیز اور صدہا ایسی ہی باتین اور اسی قسم کی ہین کہ بیان مختصر ہی
انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس لئے یہان اتنا ہی بطریق مشتے نمونہ از خروار
کافی ولبس ہے - اور حال شیعہ صاحبونکا پر ظاہر ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا
اصول دین انکی پانچ ہین توحید عدل نبوت امامت معاد - کہ بسط و تفصیل انکی
اپنی جگہہ پر مذکور ہے لیکن فی زمانہا اکثرون نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ
اصول دین اور اور فروع ولوازم اُن کے تو بالاے طاق مگر لعن اور برا
کہنا مجلسون مین ممبر و منبر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اُسکی اپنا
شعار پکڑا ہے اور اُسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہین اور نفس الامر مین
جو کتب تاریخ و سیر سے ہویدا ہے اور اوپر بھی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ یہ شعار
یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبر و منبر معاذ اللہ حضرت علی اور حسنین
اور انکی ہمراہیونکو اسیطرح علی الاعلان البتہ برا کہتے تھے اے عزیز اگرچہ انہین
کتب سیر و تواریخ مصرحہ صدر سے یہ بات بھی ہویدا ہے کہ اُس زمانہ مین
جس زمانہ مین کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تھی جناب امیر نے بھی ممبر
پر بد دعا اُسکے اور اُسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنانچہ استیعاب
ابن عبد البر اور مستقصی مین صاف ہے کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کے
باپ اور عمرو عاص اور ابو الاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر بے شک
بد دعا اور لعنت کی اور خطیبون کو بھی یہی حکم فرمایا اور مشکوٰۃ شریف سے بھی

Preneted by www.ziaraat.com

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جو نہایت معتبرہ کتب احادیث
سنت جماعت سے ہین ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب نے بہی جبکہ دعائے نجات کی ہے
واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ وغیرہما کے کہ اصحاب قرار آنحضرت ہی تہے
تب بد دعا بہی کی ہے واسطے اُن موذیون اور انکی قبیلونکی جنہون نے اذیت
دی تہی ان قرار کو اور لعنت بہی کی نام بنام ای عزیز لعنت کر نا یزید کے باپ وغیرہ
اسکے ہمراہیون کو حضرت علیؑ کا حقیقۃً بموجب سنت پیغمبرؐ صاحب کے تہا اور
نہایت مطابقت رکہتا تہا فعل پیغمبرؐ صاحب سی کیونکہ انہون نے جیسا اس بات
کو کام فرمایا تہا ویسی ہی بات یہان بہی ہوئی تہی کہ یزید کے باپ اور اُس کے
اعوان و انصار نے جناب عمار یاسر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تہے شہید کیا
جنکے حق مین بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تہا
کہ اے عمار تمہین فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم اودہر نجانا اور ساتہہ علیؑ کا دینا
اور فرقہ ناری تمہین قتل کریگا اور ہزارہا اتباع علیؑ کو کہ بیشتر اصحاب رسول
مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبولہ فریقین تہے اُنکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر
صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتین دین تو بد دعا حضرت علیؑ
کی کہ نفس رسول مقبول تہے اور لڑائی انکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبرؐ صاحب
کے تہی مثل بد دعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہیے اے عزیز لعنت کرنا اور بد دعا فرمانے
پیغمبرؐ صاحب اور جناب امیر کے بموجب مصرح صدر اور مفسرہ کتب فریقین البتہ
بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن مین بہی جابجا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور لعنت اللہ
علی الکاذبین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا و رسولؐ مقبول یا جناب امیر المومنینؑ

Preneted by www.ziaraat.com

حضرت علیؑ اور اہلبیتؑ کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بھی ظاہر نہین اور کبھی
ایسا حکم نہین دیا کہ خدا کیواسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسین کی عزا کی کرو اور
ایک سرے سے مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انکشاف
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسے ایک لال روٹی دو نہین
تو ندو اور اسپر بھی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوا رکتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کی بھی دیکھی اور انکی خواص وعوام سے بھی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ اُن کے ہان بے شک اصول دین مین یہی پانچ اصول ہین
جو اوپر کہے گئے یعنی یکہ اور لاشریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اُسکا اور انبیاء ماسلف کی بنی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ
کا اور امام وخلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلا فصل بعد پیغمبرؐ صاحب کے اور خلافت
کو انکی اولاد مین تا قایم آل محمدؐ امام محمد مہدی آخر الزمانؑ کے بموجب حدیث اثنا عشر
خلیفۃ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اِس بات کا کہ خدا تعالےٰ بعد موت کے سب مخلوقات
عالم کو پھر زندہ کریگا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اتہم نزاع اِنمین اور سنیون مین امامت پر ہی یعنی سوا امامت کے چارون اصول
مذکور کے اعتقاد مین تو دونو گروہین ملتی جلتی ہوئی ہین کچھ عنوان وتعبیر مین جو فرق
ہے سو اتنا محل نزاع نہین مگر امامت مین کمال تفرقہ زمین آسمان اور بُعد مغرب
اور مشرق کا ہے کیونکہ سنّی بعد پیغمبرؐ صاحب کے حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمر
اور پھر حضرت عثمان کو امام وخلیفہ جانتے ہین اور بعد اِن تینون صاحبون کے

Preneted by www.ziaraat.com

حضرت علیؑ کو سو بہی قصہ حکمین تک اور انکی اولاد طاہرین مین کسیکو خلیفہ نہین جانتے
بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزیدؔ کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن
مروان اور اسکے چارون بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاضؔ مالکی
اور ابن حجر شارح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفا وغیرہم نے
بہ تشریح لکہا ہے فقیر بہی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفتی مین انشاء اللہ تفصیل لکہیگا
بالجملہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص شیعون کے
جو بات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبرؐ صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوص
حضرت علیؑ ہین تو جس کسی نے انسے اس امر مین مزاحمت اور مضایقہ کو راہ دی
اور انہین امام اور خلیفہ نجانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علیؑ مخالف رسول ہے
اور مخالف رسول مخالفِ خدا ہے اس سے بیزاری عین ایمان ہے پر ظاہر ہے کہ بیزاری
مخالف سے حضرت علیؑ کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان ہے کیونکہ احادیث
متواترہ فریقین سے کہ ہر ایک حدیث اپنی جگہہ بہ تشریح ہدایت فضائل علیؑ مین
مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بہی پر ظاہر ہے کہ بیزاری امر دیگر ہے اور برا کہنا مجلسون مین
بہ حیثیت مصرحہ کذائی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحسنہ اخلاق اور مخالف
عادت اور طریقہ اپنے مانے ہوئے پیغمبرؐ صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیہ
انک لعلیٰ خلق عظیم مین فقیر نے بتفصیل و تشریح پہلی ہدایت مین لکہا ہے اور
پہر ترقی اکثر عوام شیعہ کے یہان تک کہ بہتیرے وہ لوگ کہ جنکو خاص علمائے معتبر اور
مسلم انکے اور مجتہد اپنے عصر کے ذیل گروہ شیعہ مین لکہہ گئے ہین اور شمار شیعہ مین
کیا ہے اونکے حق مین بہی لام و کاف بے تامل اور بے تحاشا جو جیمین آتا ہے سو بکا رہتے ہین

Preneted by www.ziaraat.com

اور اصلا تفتیش حقیقت حال مین توجہ اور سعی نہین بلکہ اگر کوئی ماہر اور واقف
حقیقت حال کا انہین کی گروہ مین سے مانع ہو تو وہ بہی جماعت سنیون مین اور
گروہ مردود دین مین شامل کیا جاتا ہے بعضے محفلون مین دیکہا گیا کہ خاص مخالفین
بدیہی اور نامی اہلبیتؑ کے نام بہی بالائے طاق صرف نفسانیت سے اُن لوگون کے
لئے نام بنام لعن وتبرا باعلان عمل مین آتا ہے جو سنت جماعت کے عالم مشہور ہین
یا بیشتر وہ لوگ جنکی مزار و نیپر سنی مجتمع ہوتے ہین اگرچہ وہ نفس الامر مین اتباع
اہلبیتؑ ہی مین سے کیون نہون حالانکہ خدا تعالے صاف قرآن مین فرماتا ہی ولا تسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ بغیر علم یعنی گالی ندو یعنی برا نکہو اونکو جو بلاتے
ہین سوائے خدا کے پس بُرا کہین گے وہ خدا کو از روئے دشمنی اور ظلم کے اور حد سے
باہر جائینگے ساتہہ نادانیکے اے عزیز مقام سوچنے کا ہے خدا فرماتا ہی انکو نکہو جو سوا خدا کے
بلاتے ہین یعنی کفار کو پہر جو اہل اسلام کے لئے اس طرح مجالس و محافل مین اس
قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہی قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفسانیت
مین لانا اور دنکا اور باعث ہونا حقیقت مین تہک اہلبیتؑ کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہی
کہ اُسکے مقابلہ مین نہایت بدتر اس سے خاص علمائے سنیونکا یہ حال دیکہا جاتا ہی
کہ انہین خاص اہلبیتؑ رسول مقبول کی کسر شان مین کسر نہین یہان تک کہ
انواع انواع کی کسر شان اور تہتک مین صاف اور بالتصریح کوتاہی نہین بلکہ زمان
بنی امیہ کے علما سے بہی گوئی سبقت لیجاتے ہین حتی کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر درکنار
خاص جناب سیدہؑ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب سید الشہداؑ
جگر گوشہ رسولؐ مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زمان پر دینی ادنی شبہہ ہے اے عزیز

Preneted by www.ziaraat.com

تحفہ اثنا عشریہ مسبوق الذکر اور ازالۃ الخفا وغیرہما تصنیفات وتالیفات خاص علمارین
جو کوئی دیکھے تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مصنف اس قسم کے متین اور سلیم الطبع
مشاہیر علمائے مجدثین سے تھے کہ باید اور شاید لیکن وقت مناظرہ وتکرار اس قسم
کے کلمات غیظ وغضب مین زبان قلم سے نکل گئے ہین کہ نہ دہرے جا مین نہ اٹھائے
جاوین تحفہ مین معاذ اللہ مصرح حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان
بہ پسندد ہنر است۔ نسبت خاص جناب عرش مآب حضرت خاتم الرسالت کے
ایک مقام پر باب کیود مین دیکھا کہ اہل الیقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور
توبہ استغفار پڑھے ایمان کانپتا ہے سید مرتضےٰ وغیرہ اکثر سادات صحیح النسب
موثقہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات مشنیعہ اور رکیکہ کہ کلمہ گو امت محمدی کو زبان
پر لانا انکا اولاد رسول کے حق مین ازبس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش جاتے ہین
حتی کہ باب مطاعن مین جناب سیدۃ النسار العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت
شفیعہ مذنبین کے حق مین غضب ناحق کی نسبت کردی ہے ازالۃ الخفا مین علی ہذا القیاس
جناب شاہ ولایت کی جناب مین کیا کیا کچھ نہ کہا ہے اور یہانتک کہ ایک کتاب
تخطئۃ الانبیا صرف پیغمبرون کی خطاؤن ہی مین تصنیف ہے حتی کہ صاحب صواعق
نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر موثقہ سنت جماعت سے
جو جو کچھ لکھا ہے موجب حیرت اہل الیقان ہے یہانتک کہ ابن مالکی نے جناب
سید الشہدا امام ہمام شہید کربلا حضرت حسین ابن علی کی جناب مین معاذ اللہ
کہدیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کہا ہے کہ تفصیل اسکی زبان
قلم پر لانی اہل الیقان کو ناگوار قلب معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

Preneted by www.ziaraat.com

معاذ اللہ اُسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول اپنے نانا
کی تلوار سے مارے گئے جنکی حق مین پیغمبر صاحب حظاب سید جوانان بہشت فرما گئے ہین
اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت و پوست فرمایا ہے یعنی توبہ توبہ کہتا ہے کیون خروج
کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اُسپر اجماع کثیر امت کا ہو گیا تہا اور صدہا اس قسم کے
بلکہ ہزارہا باتین ہین کہان تک انکا شمار ہو اُن کے بیان مین مقصود اصلی فقیر
کا کہ بیان فضایل ہے فوت ہوتا ہے وقس علیٰ ہذا شیعہ صاحب کے علمار کہ وقت
فی خصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہین دیتے بے محابا بعضے صحابہ اور تابعین اور
ازواج بنی تر و خشک کو جو دہان و زبان پر گذرا بے دھڑک کہہ اٹھتے ہین
غرض ایک کو بعضے اصحاب و ازواج سے درگذر نہین ایک کو خود بنی و آل بنی
تک درگذر نہین اے عزیز اتنا یاد رکھہ کہ یہ سارے نتیجے ہین نفسانیت کے جہگڑون
کے جہگڑون مین پڑنا نہین چاہیئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے وساوس
شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنے معصوم پیغمبر اور اُسکے اہلبیت
معصومین کا اپنی حفظ و امان مین رکھے اے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی
جہگڑون کے مارے اپنا طریقہ اور دیرہ سکوت کا اور علیحدہ ظاہر کر رکھا تہا اور
ایسا نکرتے تو نام بہی اہلبیت کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچہہ دکہلائی دیتے تہے
اور باطن مین مودۃ اہلبیت مین چور تہے اور جام عصمت آل عباسی مین سرشار
کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکے خاص مریدان رازدار سے منکشف ہے اے
عزیز مشک وہ ہے کہ خود خوشبو دیوے نہ کہ عطار کہوے اگر انسان غور سے دیکہے
تو عصمت اِن پانچون نوری جسمون کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

Preneted by www.ziaraat.com

تفسیر سے مہد سے لحد تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذالک فضل اللہ
یعطیہ من یشاء - ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور - اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے
کہ خدا تعالے نے اپنے نور سے خاص ہمارے پیارے پیغمبرؐ اور حضرت علیؑ کو پیدا
کیا اور پھر ایک نور سے لختہ بی بی فاطمہؑ اور پھر دو نور ان کے دو لختہ دو نوشاہزادے
یعنی حسنینؑ پیدا کئے اور یہ پر ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت میں معاذ اللہ کوئی
بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہواً یا عمداً نہیں تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند
احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہہ تفصیل شرح
ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت - لیکن واسطے صفر اشکنی
اہل ظواہر کے اور ہم نظر بر اہمیت تکرار تذکار وثوق فضایل محبوبین اہل ایمان
عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور سہلی معلوم ہوتی ہے اسلئے
فقیر یہ یاد دہی تفاسیر الم نشرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور لکھتا ہے
جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبرؐ صاحب کی وقت تولد سے تا بعثت اور
عصمت باقی آل عبا کی بھی وقت تولد سے تا نزول آیت مذکور مثل آفتاب روشن
ہو تفسیر سورہ الم نشرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت میں اپنی جگہہ بتشریح
و تفصیل طویل تفسیر فتح العزیز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کا شرح صدر اگرچہ
باطن میں تو ازلی ہی سے تھا لیکن ظاہر میں بھی بہ اسباب ظاہر لحوق و عروض جسمانی
کے سبب سے پانچ دفعہ شرح صدر ہوا - پہلے تو ماں کے پیٹ میں دوسرے بی بی
حلیمہ آپ کی دائی کے ہاں کہ دودھ پلانے کو دیئے گئے تھے تیسرے دس برس کی
عمر میں چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا - پانچویں معراج کی رات اے عزیز

Preneted by www.ziaraat.com

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھہ اُس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان
حرکات کے جو بتقاضائے عوارض بشریت بسبب آنے والے زمانہ کے
ممکن الصدور ہوتی ہین پہلے ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ
حقیقی کے قبل از بلوغ اوس زمانہ کی نظر بر حفظ ما تقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو
مجال چون وچرا نرہے چنانچہ خصائص سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن مین
لڑکپن مین عالم شباب جوانی مین غرض ہر زمانہ مین کوئی بات آپ مین نہ تھی
جو اور بچون اور لڑکون اور جوانونکو لاحق ہوتی ہین اور جوش مارتی ہین کیونکہ
پہلے ہی خدا تعالےٰ نے سب ایسی ویسی باتونسے پاک صاف کردیا تھا امی لقب
کی توجیہ مین تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص بھی مخبر ہے اوپر
عصمت مخبر صادق کے یعنی آپ مہد سے لحد تک ایسے ہی معصوم تھے جیسے بچہ
معصوم ماکی گود مین پیٹ سے فوراً نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکر نہون جو نور خدا
اور اسپر عالم البشریت مین بھی پانچ دفعہ شرح صدر ہووے اے عزیز یاد رکھہ کہ
پھر ایسے طیب طاہر پیغمبر کو قبل از بعثت بھی کسی حالت مین غیر معصوم یعنی
معاذ اللہ مرتکب معاصی سہواً یا عمداً کسی زمانہ مین صغیر سن یا قبل از بعثت
یا بعد از بعثت تصور کرنا اور نوک زبان پر لانا صرف خانہ دین و ایمان کو برباد
کردینا ہے اور خدا تعالےٰ کو صاف جھٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے ملکے
پیٹ مین نور یہ اُسی معاذ اللہ لغو سمجھے اللھم احفظنا من شرور انفسنا وسیات
اعمالنا اللھم ابد جمیع القوم الجاہلین بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاہرین صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر وحدیث سے ہدایت

Preneted by www.ziaraat.com

فضایل علیؑ مین دیکھا چاہیے کہ تبشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر بہی
کچھہ لکھتا ہی یہان مختصراً بطریق یاددہی اتنا کافی ہے کہ جب آپ ماکے پیٹ مین
تھے تب سے کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تہے یہان تک کہ پیغمبرؐ صاحب تشریف
لاتے تو ماکے پیٹ مین کہڑے ہوکے بے تحاشا تعظیم کو اٹہا دیتے اور بتیسانی پر خاک
بتون کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کسیکا پہلے نہ دیکھا الا پیغمبرؐ صاحب
کے نہلانے کو فرشتے آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا تعالےٰ کے ہاتہ سے عطا
ہوا ہمنام خود خدا کے ہوئے علیٰ ہذا القیاس صدہا معجزے ہین کہ دلایل النبوت
شرف النبوۃ مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت مین موجود
ہین تولد کعبہ شریف مین نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور
دروازہ پر جنت کے پیغمبرؐ صاحب کے پاس لکہا ہوا بالجملہ ماکے پیٹ سے پیدا
ہوئے تو کلمہ پڑہتے ہوئے اور خاص کعبہ مین جہان غیر طاہر کا حکم نہین اور زمان
پیشین مین بہی کسی کے لئے یہ حکم نہ تہا اور نجاست نفاس از بس مشہور ہے
چنانچہ تفسیر وکیع اور تاریخ خطیب بغدادی مین کہ نہایت معتمد مفسر و محدث سنت
جماعت کے ہین اور اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ مین متفق علیہا حدیث ہے
کہ موکلان علیؑ فخر کرتے ہین تمام ملائک پر اسواسطے کہ کبہی کسیطرحکا کوئی گناہ
اُن کے لئے نہین لکہا یعنی نسبت اور تمام لوگونکے سوائے اِن نوری اجسام کے
فخر کرتے ہین کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیتؑ ہین یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہین اور
امام غزالی صاحب کتاب سر العالمین مین کہ نہایت معتبر عالم ہین سنت جماعت
کے لکہتے ہین کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علیؑ نہین کی۔ جناب

سیدہ دوجہان کا حال فریقین کے ہان وقت تولد سے واضح ہے کہ وقتِ تولد
مریم وحوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا نجاستہاے معمولی تک سے
پاک ہتین جو مفصل اوپر لکھا گیا کوئی مخالف اور موافق کسیطرح کی خطا اور گناہ
کا واسطے اس پارۂ جگر ذات مصطفوی کے قایل نہین پیغمبر صاحب اپنا جگر کا
ٹکڑا فرماوین پُر ظاہر ہے کہ جزو اور ٹکڑا ایسے ظاہر کا ظاہر ہے اور مکرر اوپر یہی
لکھا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے یغضب اللہ لغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہے
خدا ساتھہ غضب فاطمہ کے ازبس ہویدا ہے کہ اگر سہواً یا خطاً یعنی ناحق بہی
غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہے اسنے صادر ہووے یعنی یہ معصوم نہوتین
توکیونکر خدا تعالے معاذاللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا نام انکا بموجب احادیث
متفق علیہا بشمول نام بنیؐ وعلیؑ عرش پر لکھا ہے المختصر کہ پیدا ہوئین تو بہشت کے
پانی سے نہلائی گئین لقب بتول کافی ہے بموجب فرمودۂ رسول مقبول کے
بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہواً یا عمداً سب امورات دنیا سے ہین اور
لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امورات سے محفوظ ہتین چنانچہ
بتصریح لکھا گیا ہے۔ دونو شاہزادون یعنی حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا
حال ازبس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
سن تہے کیونکہ تولد امام حسنؑ کا ۳ھ ہجری اور تولد امام حسینؑ کا ۴ھ حد پانچ
کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قرطبی وغیرہ سب مورخین کے بالاتفاق واضح ہے
اور اگرچہ تعین تاریخ نزول آیت بنظر سے فقیر کے کسی کتاب مین شیعہ صاحب
یا سنی صاحب نہین گذری لیکن بموجب شہادت جناب ام المومنین حضرت

Preneted by www.ziaraat.com

صدیقہ وغیرہا کے مطابق مصرحات صدر بتواتر ظاہر ہے کہ روز مباہلہ کو پیغمبر صاحب
نے انہین چار دن نوری جسمون کو چادر اوڑہائی جنمین پانچوین خود آنحضرت تہے
اوپہ آیت پڑہی ہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مباہلہ سنہ دس
ہجری مین واقع ہوا تو صغارت سن یعنی معصومیت دونو صاحب زادون کی
از بس ظاہر ہے بلکہ مباہلہ مین بخصوص انہین چار دن نوری جسمونکو اپنی ساتھہ
لیجانا محبوب خدا کا بہی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے
اور معصوم ہونے پر اُن کے اُس شخص کے لئے جو ذرا بہی نور ایمان اور روشنی
ایقان دین محمدی رکہتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مباہلہ مین بہ بسط و تشریح مفصل
مرقوم ہے اور بہی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ سنہ ۲ ہجری مین بہی یہ آیت
آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دونو صاحبزادی تولد بہی نہین ہوئی تہے
چنانچہ تفصیل اسکی قریب ذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرحہ بالا پر ظاہر ہے کہ تصور تجویز
نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تطہیر کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے
لئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب ہی نوع انسان ممنوع جانتے ہین بلکہ عرف
مین اطفال فساق و فجار تک کو بہی معصوم کہتے ہین کیونکہ جب تکلیف شرعی ابہی
انپر جاری نہین ہوئی تو عصیان کیونکر ثابت ہو جنکے نام ساتھہ نام پیغمبر صاحب کے
بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر لکہی ہوئی ہین تو انسے صدور گناہ معاذ اللہ
قبل از نزول آیت بہی تصور کرنا صرف غضب الہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے
اخطب خوارزم کہ نہایت معتبر ہے محدثین مین سنت جماعت کے بڑے محقق
محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق محرقہ مین

Preneted by www.ziaraat.com

جس نے سند مین پکڑی ہین لکھتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب
سیدہ دوجہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علی کے کہا کہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اس جگہہ سے واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ مین
نازل ہوئی اور کتب سیر وتفسیر سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ
کا سنہ دو ہجری مین ہوا سو اس جگہہ سے بھی واضح ہے کہ یہ آیۃ وافی ہدایۃ کئی بار
نازل ہوئی ہے اور ظاہر اپہلی بار یہی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب
سیدہ دوجہان فریقین کے کتب تفسیر وحدیث وسیر دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ظہور نزول اس آیت کا اسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار عصمت
وطہارت ان طیب طاہر نوری جسمون کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے
جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ
سنہ ۲ ہجری دفتر اول روضۃ الاحباب مین جو لکھتا ہے یعنیہا عبارت اسکی لکھی جاتی ہے
کہ فارسی بہت صاف ہے جیسے جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین بھی معتبر و
معتمد بیچ باب کیود کے لکھتے ہین اور مدارج شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ کتب کثیر
مین بھی یہ مضمون مفصل ہے عبارت روضۃ الاحباب یہ ہے۔ وہم در سال دوم
از ہجرت در ماہ رجب آن سال یا در ماہ صفر نکاح علی مرتضے کرم اللہ وجہہ با فاطمہ زہرا
واقع شد و زفاف ہم درین ماہ و بقولے بعد ازان بودہ و گویند فاطمہ در ان
روز ہژدہ سالہ بود مرویست کہ ابو بکر صدیق از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاطمہ را خواستگاری نمود حضرت فرمود در باب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشم۔

Preneted by www.ziaraat.com

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تقریر فرمود وے گفت ای ابوبکر خطبۂ ترا رد کرد
و فاطمہؑ را بتو نمیدہد بعد از چند وقتی ابوبکر با عمر گفت تو خواستگاری نمای فاطمہؑ را
عمر بمجلس حضرت آمد و خواستگاری نمود ہمان جواب کہ ابوبکر شنیدہ بود وی
نیز شنید عمر بہ نزد ابوبکر آمد و حکایت گذشتہ باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبۂ
ترا نیز رد کردہ و دختر را بتو نمیدہد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضے و اہل و خواص
وی با او گفتند تو خواستگاری نمائی فاطمہؑ را علیؑ گفت بعد از انکہ ابوبکر و عمر دین
معرض در آمدند و بایشان ندادیم بمن کے خواہد داد با او گفتند ترا با آن سرور خصوصیتی
ہست کہ دیگر را نیست قرابتہ قریبہ با وی داری شاید کہ خطبہ ترا قبول کند روایتے
آنکہ علیؑ مرتضے فرمود خواستم کہ فاطمہؑ را خواستگاری کنم با خود اندیشہ کردم کہ ہیچ
ندارم چگونہ در معرض این امر توانم در آمد باز قرابت و صلہ رحم را ملاحظہ نمودم و بہ
نزد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم رفتم و سلام کردم و ہیچ نگفتم حضرت جواب
سلامم باز داد فرمود اے علیؑ حاجت تو چیست گفتم فاطمہؑ را خواستگاری مینمایم
پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود مرحبا و اہلاً و دیگر ہیچ نگفت از مجلس آن سرور
بیرون آمدم گروہے از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری نمودی
دختر تو داد یا نہ گفتم نمیدانم اینقدر گفت مرحبا و اہلا گفتند اینقدر بس است
کہ حضرت فرمود ہم اہل تو داد و ہم خوشی و راحت حوالہ نمودہ و گویند آن سرور
با فاطمہ گفت کہ علیؑ ترا خواستگاری مینماید فاطمہ ہیچ نگفت و ساکت بود حضرت
ومیرا بہ علیؑ نکاح کرد و از ینجاست کہ فقہای دین پناہ رحمہم اللہ گفتہ اند کہ مستحب است
ولی را کہ چون دختر کبیرہ خود را بکسے دہد استیذان از وے نماید و سکوت بکر

Preneted by www.ziaraat.com

بمنزلہ ازان ولیست۔ نقلست کہ چون علی خواستگاری فاطمہ نمود حضرت فرمود
مہراو چہ میکنی علی گفت یارسول اللہ در دست من چیزے نیست کہ لایق مہروے
باشد فرمود زرہ خطمیہ اشتی آنرا بفروش وبہائے آنرا مہراو ساز۔ وروایتے
آنکہ حضرت از علی پرسید کہ ہیچ در دست داری علی گفت اسپے وزرہے دارم
فرمود یا علی اسپ ترا ضرورست لیکن زرہ را بفروش وبہاء آنرا مہر ساز
پس علی از مجلس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیرون آمد وزرہ را در بازار کردتا
بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرید بچہار صد وہشتاد درم علی مرتضے آنرا در گوشہ
ردا رخود بستہ بہ نزد پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ ونظر حضرت بر زمین
اخلاص بماند فرمود چند است علی ہیچ نگفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبضہ
ازان برگرفت وبہ بلال داد تا برائے فاطمہ دربوئے خوش صرف نماید آنگاہ با اسلم
گفت این بقیہ را بگرفت وبشمرد دویست درہم بود۔ درروایتے آنکہ دو دانگ
را در بوئے خوش صرف کردند وچہار دانگ را ثیاب ومتاع واثاث البیت خریدند
دو جامہ بردو دو بازو بند نقرہ وقطیفہ کہ تمام بدن ایشانرا نمی پوشید وتکیہ وقدحی
ویک اسیا دستہ وارد وپنیر وسبو ومشک آبی ومشربہ ودو مہالی از کتان وحصیر
کہ حشو یکے از خرما وحشو دیگرے از تراشہ سحبان وچہار عدد بالش کہ دو عدد را
ازان بہ پشم ودو دیگر را لیف خرما پر کردہ بودند بجہت فاطمہ ترتیب کردند شیخ
زراوندی در کتاب نظم درر السمطین روایت میکند از انس بن مالک کہ گفت من
نزد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بودم کہ آثار وحی در بشرہ مبارکش
ظاہر شد چون وحی منجلی گشت فرمود اے انس ہیچ میدانی کہ جبرئیل از براے من

Preneted by www.ziaraat.com

از نزد خداوند عرش چه پیغام آورد گفتم یا رسول اللہ پدر و مادرم فدائے تو باد چه
خبر آورد فرمود این آورد کہ ان اللہ تعالے یامرک ان تزوج فاطمہ من علی بدرستیکہ
حق تعالے امر میفرماید ترا کہ فاطمہ را بعلی بزنی دہی اے انس برو ابوبکر و عمر و
عثمان و طلحہ و زبیر و جماعتے از انصار را بگوے کہ رسول خدا شما را میخواند انس گوید
بموجب فرمودہ رفتم و آن گروہ را بخواندم چون جمع شدند و علی نیز حاضر گشت
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ بلیغ خواند مشتمل بر مجمل حمد و ثنا حق تعالے
و بہ ترغیب بنکاح انگاہ فرمود خداوند تعالے مرا امر فرمودہ کہ فاطمہ را بزنی علی دہم
ہم اورا بزنی بعلی دادم بر مہر چہار صد مثقال نقرہ راضی شدی اے علی گفت راضی شدم
و روایتی آنکہ علی را فرمود تا خطبہ بخواند پس حضرت دعاے خیر در شان علی و فاطمہ
تبقدیم رسانید و گفت جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیراً
طیباً۔ یعنی جمع کرے خدا تعالے پریشانی تمہاری اور نیک کرے کوشش تمہاری
اور برکت دیوے اوپر تمہارے اور پیدا کرے تم مین سے بہت سے پاک۔
بعد از آن طبقے از خرما آوردند و امر فرمود تا ہر کسے بجہتہ خویش ربودند و ازینجاست
کہ فقہاے دین پناہ گفتہ اند لاباس بنثر الشکر و النثر فی الضیافۃ و عقد النکاح
و بعضے از علما باستحباب آن قائل شدہ اند **مرویست** کہ حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم بام سلمہ گفت دختر مرا بخانہ علی ببر و بدو سپار و با او بگو کہ تعجیل نکند تا من
بیایم و البشانرا بگیرد نہ بینم و چون نماز خفتن گذارد کوزہ آب بر داشت و بہ نزد
ایشان آمد و آب در ہن مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیہ بر آن
خواند آنگاہ فرمود اے علی از ین آب بیاشام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو ہم بیاشام

Preneted by www.ziaraat.com

وضو ساز و روایتے آنکہ مقدارے از آب بر سر فاطمہؑ و میان ہر دو پستان وی
پاشید گفت اللھم انی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطان الرجیم پاخدا تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون اُسکو ساتھہ تیری پناہ اور اولاد اُسکی کی شیطان رجیم سے آنگاہ
مقدارے دیگر از ان بر سر علیؑ و میان ہر دو شانہ وی پاشید و گفت اللھم انی اعیذہ
بک و ذریتہ من الشیطان الرجیم۔ پاخدا مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے اور اُسکی
ذریت کے لئے شیطان رجیم سے۔ و روایتے آنکہ اللھم انہما منی و انا منہما اللھم
کما اذہبت عنی الرجس و طہرتنی فطہرہما۔ پاخدا وہ دونو مجھسے ہین اور مین اُن دونو سے
پاخدا جیسا تو نے پلیدی کو مجھسے اور پاک رکھا مجھکو پس پاک رکھہ اُن دونون کو۔
آنگاہ فرمود برخیزید و بجائے خواب خود روید کہ خداوند تعالےٰ میان شما الفت و برو
برکت کناد در نسل شما و خود برخواست تا از خانہ بیرون رود فاطمہؑ در گریہ افتاد پیغامبرؐ
فرمود اے دختر کہ چیز ترا در گریہ ے آرد بتحقیق ترا بکسے بزنی دادم کہ اسلام و
از ہمہ پیش و علم وی از ہمہ بیش و خلق وے از ہمہ بہتر و عرفان وے بخداوند تعالےٰ
از ہمہ زیادہ است۔ و روایتے آنکہ سید عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم را گمان بشد
کہ فاطمہؑ بجہت آن مے گرید کہ علیؑ را مالے نیست فرمود اے جان پدر در حق تو تقصیر نکردہ ام
کسے را شوہر تو گردانیدہ ام کہ بہتر ہین اہل بیت من است۔ و ایم الذی نفسی
بیدہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا و انہ فی الاخرۃ لمن الصالحین و فی روایتہ
زوجتک سیدا فی الدنیا و الاخرۃ۔ یعنی قسم ہے اُسکی کہ جان میری ہاتھہ اُس کے ہے
البتہ بیاہ کیا مین نے تیرا سردار دنیا کے ساتھہ اور تحقیق وہ عقبے مین البتہ نیکون
سے ہے اور ایک روایت مین ہے بیاہا مینے تجکو سردار دنیا و آخرت کے ساتھہ

Preneted by www.ziaraat.com

وگویند خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات مقداری خرما و
سویز بجہت ولیمہ ایشان انعام فرمود و سعد کبشی آورد و جمعی از انصار چند صاع ذرہ
آوردند ولیمہ عروسی فاطمہ زہرا آن بود اے عزیز غور کر کہ پیغمبر صاحب نے کہ فاضل ترین
تمام پیغمبروں سے ہیں جناب باری مین دعا کی کہ خداوندا مین پناہ مین رکھنا مانگتا
ہون تجھسے علیؑ کو اور فاطمہؑ کو اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور فرمایا تجھسے
ہین اور مین تجھسے ہون یعنی جو مین ہون سو یہ ہین جیسے تجھسے تو جس کو لیگیا ہے
اور پاک کیا ہے مجھکو اسیطرح انکو بھی پاک رکھ اور جناب سیدہ دوجہان سے
بتبسم فرمایا کہ مین نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
سردار دین و دنیا اور صالح ہے سو ظاہر ہے کہ خرد آیت بموجب روایت ابی
سعید خدری اثر ہے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اُسی رات کی صبح کو یہ آیت
واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی جسطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
ماجدہ نے دعا کی تھی کہ خداوندا مین تجھسے پناہ مین رکھنا مانگتی ہون تجھسے اسکو شیطان
رجیم سے اور خدا تعالےٰ نے یہ دعا اُن کی قبول کی اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
خدا تو عنایت کر مجھکو ذریتہ طیبہ تو اُن کے لئے بشارت ہوئی ساتھہ تولد یحییٰ کے
اور حکم ہوا کہ تین دن بات نکرو اور بہت ذکر کرو خدا تعالےٰ کا اور صبح اور شام
تسبیح پڑھو چنانچہ تیسرے پارہ مین آیتہ۔ وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا
بک و ذریتہا من الشیطن الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا۔ یعنی
تحقیق مینے نام رکھا اسکا مریم اور مین پناہ مانگتی ہون اسکو ساتھہ تیرے اور اسکی
اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اُسی خدا نے اسکے ساتھہ اچھی قبول لینے کے اور اگاہ کیا اسکو

Preneted by www.ziaraat.com

اگلا ہے اچھا۔ اور آیہ۔ ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک ذریتہ طیبتہ۔ یعنی اُس جگہہ پکارا زکریا رب اپنے کو۔ کہا اے پروردگار میرے بخشدے واسطے میرے اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصون کی صاف بالتصریح خبر دیتے ہین اور اسی پارہ مین اسیطرح اثر دعا ظاہر ہے آیہ واذ قالت الملئکتہ یا مریم ان اللہ اصطفک وطہرک واصطفک علی نساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتون نے اے مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجھے اور برگزیدہ کیا اوپر عورتون عالمون کے۔ اور آیہ فنادتہ الملئکتہ وہو قایم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک بیحیی مصدقا بکلمتہ من اللہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصلحین۔ یعنی پس پکارا اسکو فرشتون نے اور کھڑا ہوا نماز پڑہتا تہا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش خبری دیتا ہے ساتھہ یحیی کے سچا کرنیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہے اور نبی ہے صالحون سے۔ اے عزیز غور کر مادر مریم نے نذر مانی اور دعا کی جب اونکو ایسی بیٹی خدا تعالے نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتون نے انکو بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبر نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور بعد مدت کے دعا قبول ہوئی چنانچہ آیہ۔ الا تکلم الناس ثلثہ ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار ۔ یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگون سے تین دن مگر اشارہ سے اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہے تو غور کر کہ چونکہ ہماری پیغمبر صاحب خاتم الانبیا فاضل ترین سب کے ہین سو یہ کمال فضیلت ہے ہماری پیغمبر صاحب افضل پیغمبرون سبحان کی معہ انکی صاحبزادی اور داماد اور ذریت کے کہ خود انکو بمجرد دعا ساتھہ القاب اہلبیت اور بشارت تطہیر کے

Preneted by www.ziaraat.com

خدائتعالے نے خطاب فرمایا اور دونونکو بلکہ انکی اولادکو بھی سنید اور سیدہ دنیاو
آخرت کا کہا چنانچہ باحادیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشا اللہ بیان ہوگا اور پھر جب
دونو صاحب زادی تولد ہوئے تب پھر آیت نازل فرمائے چنانچہ حدیث لعن المباہلہ
جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ مین اور ابن عباس وغیرہ سے ہویدا
ہوا کہ وہ بعد تولد حسنینؑ کی تھی جو اسوقت چارون نوری جسمون کو عبا مین آپنے لیا
اور فرمایا یہ آیت میری اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنین کے لئے نازل ہوئی ہے اور یہی نظر بر
مذکورات بالا جو بعضے راویون سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضونسے نو مہینے تک
پیغمبرؐ صاحب دروازہ پر جناب بی بی فاطمہ سیدۂ دوجہان کے صبح کے وقت روز
یہ آیت تطہیر فرمایا کئے اور سمعانی مشایخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ
مین جو روایت چھہ مہینے کی بھی لکھی ہے تو شیطان وسوسۂ منافات روایات مین
انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید وہدایت ازلی غور کر سکتا ہے کہ اخبار
کم وبیشی ایام منافات نہین ہوسکتی کیونکہ راویان متعدد ہین ہر ایک خبر اُس مدت
کی دیتا ہے جس مدت تک دیکھا تو ممکن ہے کہ ایک تو اُس جگہہ مثلاً نو مہینے تک
حاضر خدمت رہا ایک چھہ مہینے مین کہین چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض جتنا
جتنا دیکھا سو روایت کی اور بھی احتمال ہوا ہے کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبھی کئی دن
فرمایا کئے کبھی کئی دن اور جتنا کچھہ جس راوی نے دیکھا روایت کی بالجملہ توفیق سے
اِن تمام احادیث کے بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی
جیسی کہ آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا وغیرہا بعضے آیات مکرر نازل
ہوئی ہین گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہین لکھی گئین چنانچہ تفسیر آیہ

Preneted by www.ziaraat.com

ویطعمون الطعام علی زاہدی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
شیعہ اور سوا انکے اکثر مقاموں پر لکھتے ہین چنانچہ آیہ اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لادم
فسجدوا الا ابلیس بھی مواضع مکررہ مین نازل ہے اور مکرر قرآن مین بھی موجود ہے
لیکن مصلحتین اور مضرتین اسکے کہ بعضے آیتین جو مکرر نازل ہین عند الترتیب مکرر
درج کی گئین اور بعضی نہین کی گئین اور وجوہات و اسباب انکی ظاہرا منجر بمناظرہ
اور مطارحات و منازعات مذہبی معلوم ہوتے ہین فقیر کو وہ رستہ مقصود نہین
مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چھوٹا منہ اور بڑی بات کیا ضرور ہے مختصراً
اتنا بس ہے کہ ترتیب دینوالے قرآن کے بعد پیغمبر صاحب کے جو اصحاب ذیشان
تھے انہون نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی جسکے متاخرین نہین پہنچ سکتے مصرع
صلاح مملکت خویش خسروان دانند۔ یا یہ کہ مجتہد تھے مجتہد خطا پر بھی مستحق ہے
ثواب کا کہ ازبس مشہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
کے مکرر نہ درج کیا فقیر کو اپنے کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہے انسان
کو نظر بر حفظ و صیانت نفس و عقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی و نفسانی سے
کہ ہر شر منیف البنیان کے ساتھ لگی ہین درود اور لاحول اور استعاذہ بخدا
ضرور ہے اے عزیز کبھی وساوس شیطانی و نفسانی سے بعضے آدمی نظر بر ظاہر
وقوع آیہ مذکور درمیان مین ادن آیات کی جو بتصریح ضمایر خطاب مونث ازواج
کی شان مین ہین دہوکے سے غلطی مین پڑتے ہین اور بسبب اسکے غوطہ کہاتے
ہین اور بحر ہلاکت و ضلالت مین غرق ہوتے ہین لیکن انسان کو تائید ہدایت
ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر و سیر فریقین سے دیکھے

Preneted by www.ziaraat.com

سکتا ہی اور بالیقین کالشمس فی وسط السمار جان سکتا ہی کہ صدہا آیتین اس قسم کی ہین
کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئین اور کسی اور کے حق مین لیکن عند الترتیب کسی اور
آیت کے بعد کسی اور کی شان مین درج ہین اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئی
ہین وہ ترتیب مین بعد انکی درج ہین جو بالاتفاق پیچھی نازل ہوئی ہین اطفال مکتب خون
تک جان سکتے ہین پیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ منورہ مین بعد
ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج ہین انسے جو مکہ معظمہ مین قبل ہجرۃ نازل ہوئی بسم اللہ سورہ
اقرا جسے مفسرین اور اہل سیر و یقین کے سب لکھتے ہین اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
مین درمیان کوہ حرا کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلی دن اسی جگہہ ہی اور نزول
اسکا ابتدائی حقیقی لکھا ہی جمال الدین محدث وغیرہ اکثرون نے اور بعضے شاذ روایت
مین سورہ حمد اور شروع سورہ مدثر کو پہلے لکھا ہے غرض بہر کیف یہ تینون اور
سب سے پہلے نازل ہین سو سورہ اقرا تو تیسوین یعنی اخیر پارہ مین درج ہی جسکا
نزول ابتدائی حقیقی اور سورہ مدثر اونیسوین پارہ مین اور سورہ حمد شروع قرآنمین
اور جو آیتین اور سورے کہ اقرا اور مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ مین
نازل ہوئین وہ پہلے پارون مین درج ہین چنانچہ سورہ تبت یدا ابی لہب فرلقین
کے ہالنسے ہویدا ہے اور خود ظاہر ہے کہ ابولہب کے حق مین ہے جو مکہ مین بعد تین
برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسوین پارہ اخیر قرآن مین درج ہی
اور آیت وانذر عشیرتک الاقربین جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
ہے وہ بھی اونیسوین پارہ مین ہے اور آیت فاصدع بما تؤمر واعرض عن
المشرکین جو اس سے بھی پہلے نازل ہے وہ بھی چودھوین پارہ مین اور

Preneted by www.ziaraat.com

آیت فقل تعالوا ندع ابنا ءنا وابنا ءکم ونسا ءنا ونسا ءکم وانفسنا وانفسکم۔ جسے آیت
مباہلہ کہتے ہین جو سنہ دس ہجری مین نازل ہوئی یعنی نزول وحی سے تیئسوین
برس سو تیسرے پارہ مین داخل ہے اور سورہ بقر جو مدینہ مین بعد ہجرت نازل
ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ انعام جو بہ تصریح مفسرین اور
مورخین اور محدثین فریقین کے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سو وہ ساتوین پارہ
مین شروع آٹھوین مین ختم اور خود سورہ ہجر جو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
اُسکا اخیر تیرہوین پارہ کے یعنی چودھوین پارہ مین مندرج ہے اور علیٰ
ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتین ہین غرض تفصیل ایسی باتون کی مورث
تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکھہ لینی ہی اطفال ہیچا خوان تک کو واسطے
صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علیٰ ہذا القیاس اکثر اور آیات کا
یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہین اور وہ آیتین انمین داخل ہین جو مدینہ مین نازل
ہوئی ہین اور اسیطرح برعکس اسکے تحریر تفصیل اُن تمام آیتون کے جو اوّل نازل
ہوئی ہین اور اخیر کے پارہ ونمین مین درج ہین منجر بتطویل ہے اس لئے بطریق نمونہ
تھوڑی سی لکھی جاتی ہین ہر ایک تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی انسے صاف حقیقت
حال کو پہنچ سکتا ہے اور کیفیت اٹھا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جمال الدین
محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور بھی کتب و سیر و
تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہاتھ سے صاف ظاہر ہے کہ آیہ واذن للذین
یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ سنہ دو ہجری مین نازل ہوئی اور
اسی پر ابتدائے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول بھی لکھتے ہین۔ پر واضح ہے

Preneted by www.ziaraat.com

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج ستر ہوین پارہ مین بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزا یعنی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواط اور غزوہ ذوالعشیرہ وغیرہ
ہو چکین تب عبداللہ بن جحش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہان لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کر کے خوب غنیمت لائے اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ مہینا ماہ ہائے حرام سے معدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام مین پیغمبر خدا نے لڑائی حلال کی اسوقت آیت یسالونک عن الشہر الحرام
قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اہلہ منہ اکبر
عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل نازل ہوئی اور پر ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسری پارہ
مین بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذان خصمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر مین حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہوئی سورہ حج مذکور الصدر مین قبل آیہ اذن للذین
کے دور کوع پہلے درج ہین سورہ یٰسین کہ مکہ مین وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تا فاغشیناہم فہم لا یبصرون پڑھتے ہوئے دولت سرا سے برآمد ہوئے سو بائیسوین
پارہ مین درج ہے اور بعد اسکے آیتہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ بھی شب ہجرت نازل ہوئی شان مین حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کی بچھونے
پر سو رہے سو وہ دوسرے پارہ مین بعد نصف درج ہے کما فی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبرئیل امین از نزد رب العالمین آمد واز حقیقہ آن حال او را خبر گردانید
وفرمان آورد کہ ان اللہ یامرک بالہجرت وگفت امشب در جامہ خواب خود نخسپ ہر شب
می بودی امشب مکن وفردا کار سازی ہجرت کن وبجانب مدینہ متوجہ شو چون شب
در آمد کفار بدستوریکہ مقرر کردہ بودند در سرائے حضرت جمع آمدند ومترصد می بودند

Preneted by www.ziaraat.com

تا آنکه آن حضرت بخواب شنود که بر سر وی ریزند و هلاک کنش سازند پیغامبر صلی الله علیه و آله
و سلم بر آن حال مطلع شد علی کرم الله وجهه را گفت که کفار قصد ما دارند و من از اینجا
بیرون میروم تو امشب در جامه خواب من تکیه کن و بر و سبز حضرمی را بر خود بپوش
و آن بر وے بود که هر شب حضرت صلی الله علیه و آله وسلم بر خود مے پوشید و باری
گفت دل را قوی دار ای علی که ایشان مکروهی تو نتوانند رسانید و روایتی آنست
که فرمود که مرا اذن هجرت بمدینه دادند من فردا تجهیز سفر می نمایم و بطرف مدینه
روان میشوم و امانات و ودایع که نزد حضرت بود همه را بعلی سپرد تا بصاحبانش
رساند و خود از عقب آن سرور بمدینه آید پس علی مرتضی بر فراش خاص پیغمبر صلی الله
علیه و آله وسلم تکیه فرمود و ردا را بر دوش کشید و حضرت از خانه بیرون آمد اول سوره
یس تا آنجا که وجعلنا من بین ایدیهم سدا و من خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون
میخواند و مشتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذشت و آن سرگشتگان
بادیه ضلالت را نمیدیدند مرویست که در آن شب علی مرتضی در جامه خواب آن
حضرت تکیه نمود و نفس خود را فدائے وی ساخت حق تعالی وحی کرد بجبرئیل و
میکائیل که من میان شما هر دو عقد مواخات بستم و عمر یکے را بیش از شمار آن دیگر
گردانیدم کدام از شما ایثار حیات آن دیگرے بر حیات خود میکند هر یکے از ایشان
گفتند ما ایثار حیات کسے بر حیات خود نمی کنیم زندگانی خویش را دوست میداریم
الله تعالی وحی کرد بایشان که چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید که مواخات
بستم من میان او و محمد و وے نفس خود را فدائے محمد ساخت و حیوة او را بر حیات
خویش ایثار نمود بروید بزمین و دیرا از شر اعدا محافظت نمایید ایشان بموجب امر

خداوند تعالے بر زمین آمدند جبرئیل بر سر بالین علیؑ بہ نشست و میکائیل بر پای بالین
وحی جبرئیل میگفت بخ بخ کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل وعلی مباہات
کرد بتو بر ملائکہ ولنعم ما قیل مصرع آنکہ بہر خدا راہ نفس بر بند و ملک زعرش بفرمان او
کمر بندد وہو کو ینیدآیہ کریمہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ
رؤف بالعباد دران باب نازل شد واقدی از مشایخ خود روایت میکند کہ
ابو جہل وحکم بن ابی العاص وعقبہ بن ابی معیط ونضر بن الحارث وامیہ بن خلف
ابن حنظلہ وطعمہ بن عدی وابو لہب وابی بن خلف واسران حجاج بنیہ ومنبہ اینہا
از انجملہ بودند کہ آن شب بر در سرای حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصد قتل
وے داشتند اورآیہ ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوٰۃ الدنیا بعد غزوہ احد
اورشہید کردند بنو لحیان کے حبیب اور عاصم وغیرہ اصحاب کو نازل ہوئی اور
غزوہ احد بموجب تصریح جمال الدین محدث وغیرہ سنہ تین میں بلکہ بموجب مصرح
تاریخ یافعی سنہ پانچ میں ہے سو آیت مذکور دوسری پارہ میں قبل آیہ و
من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے درج ہے۔ درباب شراب یا بالاتفاق
یہ بات ہے کہ تین دفعہ آیتیں نازل ہوئیں مگر بہتیرے اصحاب شراب پیتے رہے
اور جو کمال عقل رکھتے تھے انہوں نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر جو تیسری پارہ میں
میں جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اسپر بالکل منادی
سرراہ ہونے شراب کی کی گئی چنانچہ سال سنہ چار ہجری میں جو عبارت جمال الدین
محدث کے ہے وہ بعینہ یہ ہے اور تاریخ یافعی میں تحریم خمر سنہ پانچ میں ہے بلکہ

Preneted by www.ziaraat.com

بقول مشہور سنہ چہ اور ایک قولمین سنہ آٹھ ۔ ارباب سیر رحمہم اللہ آوردہ اند
کہ حق تعالے اوّل آیتے کہ در باب خمر فرستاد این بود و من ثمرات النخیل و الاعناب
تتخذون منہ سکرا و رزقا حسناً مسلمانان باین اشتغال مینمودند و دران
زمان مثل سائر مباحات بود ولیکن جمعے از صحابہ کہ کمال عقل و وفور رائے بود
ایشانرا بنا بر مقصدی کہ بر آن مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفسار مینمودند
از حضرت تا ایہ آمد کہ یسالونک عن الخمر و المیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس
و اثمہما اکبر من نفعہما پیغامبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آنرا بیاران خواند و فرمود این
مقدمہ تحریم خمر است و چون این آیہ را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
بیانا شافیا فی الخمر جماعتے از عقلاء صحابہ گفتند چیزے کہ در وے اثمی کبیر است
ترک آن اولی است و دیگر بشرب آن قیام ننمودند و جماعتے دیگر بملاحظہ
منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبد الرحمن بن عوف بعضے از
یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ بحد سکر رسیدہ بودند نماز
شام در آمد یکے از یاران امامت کرد و در نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
بطرح لا آت حق تعالے آیہ فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاری
حتے تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد بترک نماز ازانست
آنست کہ در گرد آن نگردند از آن کار باز ایستادند و جماعتے دیگر چنان می آشامیدند
کہ در اوقات نماز سکر نداشتند تا زمانی کہ عبان بن مالک انصاری جمعے از صحابہ
را مہمانے نمود و کلہ شتر بجہت ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند و خمر
آشامیدند و سکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند و اشعارے کہ مبنی از تفاخر و

Preneted by www.ziaraat.com

مدح وذم باشد میخواندند و سعد بن ابی وقاص قصیده انشا کرد که دران قصیده هجو
انصار و فخر قوم او بود مردے از انصار استخوان لحمی از کله شتر برداشته
بر سر سعد ابی وقاص زده سر او را شکست سعد به نزد رسول آمد و از آن
انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون از ان حال وقوف یافت دست
بدعا برداشت و گفت اللهم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالے آیه فرستاد
یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء
فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوة فهل انتم منتهون عمر خطاب
این آیت بشنید و گفت انتهینا یارب و بر وایتے آنکه گفت انتهنا انتهینا
یارب انتهنا تذهب المال وتذهب العقل رسول فرمود تا در بازارهائے
مدینه ندا کردند که الا ان الخمر قد حرمت بدانید و آگاه باشید که البته به تحقیق
خمر حرام گردانیده شد هر کس که شنید و بخوردن خمر مشغول بود در زمان دست
و دهن را شست و ترک کرد و در هر خانه که شراب بود همه را بریختند چنانچه
شراب مانند آب در بازارهائے مدینه روان شد سو پر واضح ہے که جو آیت
پہلے نازل ہوئی وہ چودھوین پارہ مین قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد
آئی وہ دوسرے پارہ مین درمیان نصف و ثلث اور جو اسکے بعد آئی
وہ پانچوین پارہ مین قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ
ہفتم مین درج ہے غرض جو پیچھے اور اخیر مین آئین وہ تو دوسرے اور پانچوین
اور ساتوین پارون مین یعنی اوّل درج ہین اور جو سب سے پہلے نازل

Preneted by www.ziaraat.com

ہوئی وہ اون سب سے اخیر یعنی چودھویں پارہ مین درج ہے آیت قد نری تقلب
وجہک فی السماء فلنولینک قبلتہ جو بیچ مدینہ منورہ کے سنہ ۲ ہجری مین نازل ہوئی
سنو تو دوسرے پارہ مین بعد آیہ سیقول السفہاء من الناس کے درج ہے
ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ مین مذکور ہے بالاتفاق سب فرقون کے تفسیر و سیر
سے ہویدا ہے کہ جب بموجب آیہ قد نری تقلب وجہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا
یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تہا اور پہر اس آیت سے کعبہ کی طرف
مقرر ہوا تو منافق یہود یہ باتین آنحضرت کی جناب مین کہنے لگے تب آیت
سیقول السفہاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچہلی آیات پہلی صریح ہی
کہ درج ہین آیہ الم تر الی الذین اوتو نصیبا من الکتاب بیچ حق یہود کے سنہ مین
در باب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچوین پارہ مین قریب ربع اور خود
شروع اسی پارہ کا آیتہ والمحصنات من النساء ہے جو سنہ آٹہہ ہجری
مین بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو در باب مسماۃ خولہ بنت
ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی سنہ چہہ مین وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اٹہائیسوین
کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال دس
ہجری مین بعد حجتہ الوداع نازل ہے جسکے دو مہینے کئی دن بعد آنحضرت نے
وفات پائی سو تو چھٹی پارہ مین داخل ہے اور سورہ مبت اور اخلاص جو مکہ مین
اوایل زمان ظہور نبوت مین نازل ہوئی وہ قبل توحید اور معوذتین سب سے اخیر مین
بلکہ بہتیری آیتین جو ناسخ ہین وہ پہلے اور جو منسوخ ہین وہ پیچہے درج ہین چنانچہ
قل یا ایہا الکافرون مکی سو تو وہ اخیر کے پارہ مین اور آیہ واذن للذین جو اوسطی

Preneted by www.ziaraat.com

حکم جہاد کے ہی سُو ستر ہوین پارہ مین سورہ حج مین کہ مدنی ہے داخل ہی جیسا
کہ اوپر گذرا اور علیٰ ہذا القیاس بلکہ بہتیری سورے ہین کہ وہ مکی قرآن شریف مین
لکھی ہوئی ہین اور انمین بعضی آیتین مدینہ کی نازل ہوئی ہوئین درج ہین اور بہتیری
برعکس اسکے چنانچہ سورہ انعام مکی اور آیہ قل تعالوا سی تین آیتین اُسکی درمیان مکہ
اور مدینہ کی نازل ہین سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتین اسمین غیر مکی سورہ توبہ کی
اسمین آیہ لقد جائکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اسمین چار آیتین مدنی چنانچہ آیہ قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ جسے آیہ مودۃ کہتے ہین معہ چار مدنی آیتون کے
اس سورہ مین کہ مکی ہے درج ہین تفصیل اسکی شرح و تفسیر آیہ مذکور مین فقیر نے
باسانید معتبر فریقین لکھی ہی من شاء فلیرجع الیہا فریقین کے ہانسے یہ بات ہویدا
ہے اے عزیز کہان تک تفصیل اس قسم کی باتون کی اس مختصر مین لکھی جاوے
اس لئے اِن چند آیتون پر بطریق نمونہ یکی از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق
بے تعصب و تعسف دیکھہ لی فرقون کی ہانسے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن
شریف کی بموجب نزول آیات کے نہین جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج
قرآن ہین اسیطرح آیہ تطہیر بھی نظر بر مصرحات مسبوق الذکر صبح عقد جناب
سیدہ دوجہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری مین اور درج ہوئی اُن آیات مین جو سنہ ۹
مین نازل ہین چنانچہ کتب تفاسیر و سیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض
ازواج معظمہ نے نافرمانی مین آنحضرت کے اصرار کیا تہا سو آپ نے قسم کہائی
تہی کہ مہینے بھر تک اُن کے پاس تشریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا النبی قل
لازواجک تا آخر نازل ہوئین اور اس آیہ کو آیہ تخییر کہتے ہین چنانچہ حال مفصل

Preneted by www.ziaraat.com

اس قصہ کا اور سبب نزول آیات مذکورہ وقایع سال ۹ھ ہجری مین بفقرا ول
روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور
تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تمام تفاسیر سنت
جماعت اور سب فرقونکی کتب تفاسیر وسیر مین بالاتفاق بتفصیل مندرج ہی
مختصر اطالب حق کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ ۹ھ ہجری مین ہے اس مین شروع
سورہ تحریم آیہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوبا الی اللہ
فقد صغت قلوبکما بیچ حق ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے
نازل ہوئی سو اٹھائیسوین پارہ کے اخیر مین ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ
ختم ہے اور آیہ تخییر مرقوم الصدور جو معہ اور آیات اپنے ساتھہ والیون کے صاف
ازواج معظمہ کے حق مین ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر مین انتیسوین پارہ
کے اور شروع مین بائیسوین پارہ کے درج قرآن ہے اور انہین کے بیچ مین
آیہ تطہیر درج ہو گیا سو بموجب تصریحات وتشریحات مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ
جیسی اور تمام آیتین اور سورہ غیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یاد کے بمقتضائے
بشریت درج ہین وہی بات یہان بھی ہے چنانچہ قرآن شریف مین
بائیسوان پارہ نکال کے ہر ایک تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے
ایک سطر پہلی سے دیکھہ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہین۔ یا نساء النبی من
یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ
یسیرا ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نؤتہا اجرہا مرتین واعتدنا
لہا رزقا کریما یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول

فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج
الجاہلیۃ الاولی واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ۔ انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من
ایات اللہ والحکمۃ۔ یعنی اے بیبیو نبی کی جو کوئی آوے تم مین سے ساتھہ برائی
ظاہر کے دُگنا دیا جاویگا واسطے اُن کے عذاب دوبالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے
آسان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم مین سے اللہ اور پیغمبر اُسکے کے
اور عمل کرے نیک دین گے ہم اُسکو ثواب اُسکا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے
واسطے اسکے رزق نیک اے بیبیو پیغمبر کی نہین ہو تم مانند کسی ایک کی عورتون
سے اگر ڈرو پرہیزگاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتھہ بات کہنے کے پس طمع کرین گے
وہ لوگ کہ بیچ دل اُن کے مرض ہے اور کہو تم بات اچھی اور ٹھیری رہو بیچ گھرون
اپنے کے اور نہ چلن اور بناؤ کرو چلن اور بناؤ کرنا جاہلیت پہلی کا اور قایم رکھو تم نماز
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی۔ سوا اسکے نہین کہ
چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تمسے نجاست گناہ کی اے اہلبیت اور پاک رکھے تم کو
پاک رکھنا۔ اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گھرون اپنے کے
آیات خدا کی سے اور حکمت سے۔ چنانچہ عقیل باخبر جبوقت اُن ایات کو تہوڑا
سا خیال کر کر دیکھے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایہ تطہیر ان ایات مین صاف ایک
جملہ علیحدہ ہی جیسے ایک قسم کی اخباس مین غیر جنس اُسکی رکھہ دیجاتے کیون کہ
نفس الامر مین کچھہ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتونسے نہین متصور ہو سکتی
کیونکہ اسکے قبل و بعد کی آیتین سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمایر خطاب مونث

Preneted by www.ziaraat.com

طرف ازواج معظمہ کے صاف بالتصریح ہین اور آیہ تطہیر برخلاف انکی جسمین سب
ضمایر مذکر ہین اور اُسکے پہلی اور پچھلی آیتون مین صاف امکان وقوع اور صدور
کارہاے گناہ کا اُنسے اور اُسپر دو چند ہونا عذاب کا اُن پر اور مضمون عتاب
اور تنبیہ و ترہیب اور امر کتنے نیک باتونکا اور نہی اور نصیحت بد باتون سے
اور خاص اُسکی پہلی کی آیت مین جسطرح انشا یعنی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی
بعد اُسکے ہی اور اُسکا شروع بکلمہ حصر بطریق اخبار یعنی خبر دینا یجابی ہر قسم کی
گنا ہونکا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبر رحمت ہے پر ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو
انکی بیچ مین بتصور نکرو تو کیا بے کہسر ربط اور جوڑ کہاتا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا
کہ جیسے صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلے آتے ہین ویسے ہی بعد چسپان ہین

یعنی واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن
اے عزیز جسکو دیدہ بصیرت اور چشم انصاف اور نور ایمان اور ایقان قلبی عنایت
ایزدمنان سے ہو وہ حلاوت اور اطمینان اس سے حاصل کر سکتا ہو اور
ہر قسم کے وساوس شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت
حقیقی کے حقوق سے غافل نہین ہو سکتا اور انکی فضیلت عصمت مین حق تلفی
اور گمراہی سے بچا رہتا ہے فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ ومن لم یجعل اللہ لہ
نورا فما لہ من نور۔ طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول برحق پر واضح
ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتب مفسرہ کی احادیث متکاثرہ ومتواترہ صاف بے کہسر
بغیر کسی احتمال کے تر لیقین سنی شیعہ سب کے ہان موجود ہین کہ کسی کو مجال دم زدن
اور انکار اور شک و شبہہ کے نہین ہو سکتی جنسے اہلبیت اور معصوم ہونا انہین

نوری جسمونکا بی شبہ ہویدا ہے اور پر ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہین تو یہ جیسے معصوم ہین
وہ معصوم اور یہ جسکو گنہگار کہین وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث مترقومۃ الصدر
السنان دیکھی اور عنایت الہی شامل حال ہو تو سبطرح کی وساوس شیطانی اور
نفسانی سے محفوظ رہی پھر کسی جاہل یا عالم متبلائے وساوس کے دہوکے مین
نہ پڑے مصابیح بغوی مین اور تفسیر ابو العباس اسفرائی مین کہ مفسر جلیل القدر
اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کے ہین حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جسوقت داخل
کیا پیغمبر خدا نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو عبائے مبارک مین تو فرمایا اللھم ہولاء اھلی
عترتی و اطائب ذریتی من لحمی و دمی الیک لا الی النار اذھب عنھم الرجس و
طھرھم تطھیرا یعنی یا خدایہ ہین اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب
فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف
آگ کے لیجا تو انسے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھہ تو انکو طاہر رکھنا سو ام المومنین
ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معھم یعنی مین ہون ساتھہ اُن کے
فرمایا انک الی خیر و انت من خیر ازواجی یعنی تو او پر نیکی کے ہے اور تو بہتیرین
بیبیون میری سے ہے صاحب روضۃ الاحباب معتمد اور موثقین سنت جماعت
سے تحفۃ الاحبابین پانچ حدیثین اسی مضمون کے لکھہ کر لکھتے ہین کہ بتحقیق تمام
ثابت ہی کہ آیت تطہیر ان پانچ تنون کے شان مین نازل ہے اور اسیواسطے
انہین آل عبا کہتے ہین جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے
اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر گرائی موثقہ سنت جماعت
سے لکھتے ہین کہ جب یہ آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسولخدا نے خمسۃ منا معصومون

Preneted by www.ziaraat.com

انا وعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ یعنی پانچ ہم معصوم ہین مین اور علیؑ اور فاطمہؑ
اور حسنؑ اور حسینؑ۔ مودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہے عن اصبغ عن ابن
عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ تسعۃ من ولد الحسین
مطہرون ومعصومون یعنی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین نے اپنے کانون سنا
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین یعنی خود آنحضرت اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو
شخص اولاد حسینؑ سے مطہر اور معصوم ہین۔ واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مردویہ
باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث
مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوۃ یعنی اُن معصومون کے جو اولاد اور ذریت
حسینؑ مین پیدا ہونیوالے تھے۔ طالب حق دیکھے کہ اس حدیث مین کسی طرحکی
مجال چون وچرا اور لیت لعل اور احتمال دلایل قضیہ دلالیون کے کسیکو باقی نہین
رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جو باب نہم مین بیچ ذکر منشور سادات کے
شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے نقلا تفسیر نجاری سے تفسیر آیہ مباہلہ
مین لکھا ہے اُس جگہہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس لئے بعینہ لکھی
جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہرگاہ این آیت نازل شد مصطفیٰ گلیم مخطط بر سر
گرفت وزیر آن بہ نشست وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ را بہ نشاند چون از مباہلہ
فارغ شد جبرئیل بیامد وگفت یا محمدؐ انانکہ با تو در مباہلہ بودند فرمانست تا بر سر
ایشان منشور کنم تا مردمان ایشانرا عزیز ومکرم دارند پس چون مہتر جبرئیل بیامد
وبر سر مصطفیٰ دو جعد بافت وتشریح داد ومقدار سر انگشت موے ہا پراگندہ
بگذاشتہ وسہر کردہ پس مصطفیٰ بر سر علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ دو تا جعد کرد

Preneted by www.ziaraat.com

وفرمود این بر شما است گرد انیدم و بر اولاد شما کہ از فاطمہؑ اند پس جبرئیل بیامد و گفت یا محمدؐ من
نیز با تو در مباہلہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانۂ تو ام و علیؑ را در جنگ یاری دادہ ام گہوارہ
حسنؑ و حسینؑ جنبانیدہ ام مرا از اہل خاندان خود قبول فرمائے و بر سر من جبرئیل ہا کن تا فرشتگان
ملائے اعلیٰ مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مرد لیت الہی بجرمۃ خمسۃ ان الذین سادوسہم
جبرئیل یعنی یا خداسات حرمت پانچ کے تحقیق کہ چہٹا اونکا جبرئیل ہے پس مصطفےٰ بر سر جبرئیل
جبرئیل کردہ مرا شفیع تنم پنج تن بسندہ بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہانم تن نبی و دختر و داماد
و دو گزیدہ پسر محمدؐ است و علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ اور منشور کے معنی ہین نامہ کشادہ اور دو جعد
یعنی گیسو گوندہی ہوئے کذا فی المشکوٰۃ مصابیح مین ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے
کہ مدینہ منورہ سے جو مکہ معظمہ مین آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گندہی ہوئے تھے جیسا
کہ سادات اب گیسو گوندہتے ہین اور دو گیسو کی جگہہ چہوڑ دیتے ہین اور خواجہ کرکنے اپنے
رسالہ مین لکہا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردن سے دو انگشت نیچے تہے اور گیسو مین تین
پیچ اور نیچے اسکے مہر تہی اور مہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تہے رسالہ
احتساب مین ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکہے تو مکروہ فریب عائد ہوتا ہے چنانچہ
احمد غزالی یہی لکہکر سوائے سادات کے مکروہ لکہتا ہے تاریخ منتشر ابو القاسم مین ہے کہ آنحضرت
نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علیؑ بغیر تمہارے فرزندونکے کہ فاطمہ سے ہون کسی کو مشہور
روا نہین اور جواہر حسینی مین ہے کہ گیسو مین ایک اور بھی نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کے جدہ ماجدہ حور بہشتی حضرت ادریس پیغمبر کی بی بی تھیں قصہ اس بات
کا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے یون بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ادریسؑ بیمار
ہوئے سو جبرئیل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک حور بہشت سے اور دو کہجورین حضرت

Preneted by www.ziaraat.com

اور لیں کے واسطے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کھجورین کھالیوین تو صحت ہوجاوے گی اور حور سے
نکاح کرلیں چنانچہ حضرت اور لیں نے کھجورین کھالین اور شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا
اور اُس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب اُن حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت
جبریل نے دو گیسو حضرت کے اُسدن رکھوائے تھے اس جگہہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر
صاحب کا واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو بسبب جدۂ ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ حور بہشتی
تھین کئے گئے تھے اور دو یوم نزول آیہ مباہلہ کو اور جناب شاہ ولایت اور سیدہ دوجہان اور
اُن کے فرزندونکے دو گیسو کا حکم یوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد امجاد کے لئے ہمیشہ
کو یہ علامت رکھی گئی۔ تفسیر امام ضیاؤ الدین سنامی مین تفسیر آیۂ لا تجعلوا دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا مین عجب لطیفہ لکھا ہے معنی آیت یہ ہین کہ نہ گردانو پکارنا پیغمبر صاحب
کا درمیان اپنی مثل پکارنے بعضے تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی
ہدایت مین مفصل مذکور ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ کسی کو روا نہین تھا کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو
پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جائز ہے حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اے نانا کہنا
اور پکارنا اور یہ دلیل تنبیہ ہے کہ یہ اور لوگونسے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ
رکھتے ہیں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کدبانوی جنت یعنی جناب سیدہ دوجہان
حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو
کیونکر پکارون آپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم بدستور یا ابت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت
زیادہ کرنیوالا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور بیگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن
مین ہے کہ جناب خاتون اور دونون صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہکے پکارتے تھے

Preneted by www.ziaraat.com

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ و حدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب
شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا اخ اور یا ابن عم کہکے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواخات
مین کتب احادیث صحاح سے انشاء اللہ ہویدا ہوگا کہ قطع نظر چچیرے بھائی ہونیکے اپنا
بھائی دینی و دنیوی نبی پیغمبر صاحب نے حضرت علی کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابوبکر
عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبدالرحمن ابن عوف عثمان کے بھائی بنے اور احدیت نوعی ظاہر ہوا قریب
بتفصیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ مین اور علی ایک نور سے ہین اور اولاد اُن کی
آل عبا آج تک مشہور و معروف خاص و عام ہے کذا فی کتاب ۱۲ باب فتح شہاب الدین دولت آبادی
- ایضاً شیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہین پاک اور پاکزادہ اس لئے کہتے ہین کہ خدا تعالے نے
ان کی پاکی پر نص اور بیان فرمایا - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
اور یہی شیخ مذکور باستناد کثیرہ لکھتا ہے اور تاریخ ابوالقاسم محمد بن الصدیق مین بھی تیسری
حدیث جو ستر مین ہے اس مین بھی بہت تفصیل سے ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا -
مین سید ہون اولاد آدم کا اور فاطمہ سیدہ ہین تمام عورتون کی اور حسن اور حسین سید ہین
جوانان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہین اور ما باپ اُن کے افضل اور بہتر اُن سے
مناقب ابن مغازلی شافعی مسند احمد حنبل مستدرک مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم
مین بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ پیغمبر نے فرمایا مین سردار ہون اولاد آدم کا اور علی بمنزلہ
میرے ہے اور فرمایا علی سردار عرب اور عجم کا اور الاعلی تیری ذریت سے ہے اور صدہا اس قسم کی احادیث
صحیحہ ہین جن سے پانچون تنون کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے نبوت کے متحد
اور مساوی ہے تفصیل اُنکی تشریح مین ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاء اللہ بیان ہوگی - الحاصل
کہ حقیقت مین قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر ہرگز اصلا نہین ہوسکتا چنانچہ ارشاد

Preneted by www.ziaraat.com

بار بار سنے آنحضرت کنے کہ بصیغہ جمع ہے۔ کمال ظہور بخشتا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت
یہ ذات بابرکات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہین چنانچہ اوپر بھی گذرا کہ
فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت لالتباس بنا احد۔ اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے
ہویدا ہے کہ آیت عتاب کبھی انکے حق مین نازل نہیں ہوئی تو اطلاق اہلبیت سوا انکے
کب کسی پر ہو سکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کا رشتہ نا تا نسبت قربت رکھے آنحضرت سے اور
نفس الامر میں ہیچ اس آیت کے کیونکہ شمول کسی اور کا سوا ان کے ہو سکے جبکہ ظاہر و باطن
طہارت رجس اور سب قسم کے گناہون سے سوا ان نوری جسمون کے بنائی جاوے
جو شیعہ کے ہان معصوم اور سنی کے ہان محفوظ ہین جو کہ دخول مسجد سے اس حالت مین
بھی ممنوع نہین جس مین کہ سب ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث سد ابواب سے ظاہر ہے۔
اے عزیز غور کر کہ اگر اہلبیت میں سوا ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو منشور مین کیون نہ شامل ہوتا
یا مباہلہ[1] مین ساتھہ لیا جاتا یا عبا مین داخل کیا جاتا یا روز قیامت مین اہل پکارا جاتا یا اس کے
دروازے پر بھی پیغمبر اہلبیت کہکر پکارتے اور یہ آیت پڑہتے یا اسکی اولاد بھی آل عبا
اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام ہوتا[2] یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اسکا
نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آیہ مودت مین احادیث متفق علیہا سے بتشریح ظاہر ہوگا کہ جسوقت

[1] حاشیہ تفسیر آیہ مباہلہ مین احادیث متفق علیہا سے واضح ہے۔ کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیہ
تطہیر پڑہی اور فرمایا کہ اگر کوئی پیغمبر بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو
البتہ مجھے حکم ہوتا مباہلہ مین اس کے ساتھ لینے کا۔ لیکن مجھے حکم ہوا۔ انہین کے ساتھ لینے کا
یہ ہیں افضل خلق اور اہلبیت بنوت اور اہلبیت میری۔

[2] یہ حدیث فریقین کے ہان ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ مجھپر اور میری اہلبیت پر حرام ہے

Preneted by www.ziaraat.com

آیہ مودت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اَنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ۔ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آل جو درود میں ارشاد کیا یہی نوری جسم ہیں۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمت عالمیان سے آنحضرت نے امت کو بھی آل و اہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور تابعداری کی قید بھی لگادی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہلبیت ہیں جنکے لئے صاف و بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہیں یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی معصوم اور طاہر تھے۔ اُن سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عمداً یا سہواً متیقن اور متحتم تھا کہ آن کے لئے تا روز قیامت اہلی فرمایا اور اُن کے غضب کو غضب خدا و رسول اور اُنکی لڑائی لڑائی خدا اور رسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم وہ باب میں بیچ ذکر القاب اِن سادات دین و دنیا کے لکھتے ہیں۔ سوال الیشان را پاک و پاک زادہ از کجا گویند۔ جواب از انکہ حضرت تقدس و تعالےٰ پاکی الیشان را در نص بیان فرمودہ و ہو قولہ تعہ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا۔ و اہل بیت الرسول ہمہ الیشان اند۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

غیر از علی کہ لایق پیغمبری بودے ✤ گر خواجۂ رسل نہ بودے ختم انبیا

فردا کہ ہر کسے بشفیع زنند دست ✤ دست من است و دامن معصوم مرتضےٰ

اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر فریقین سے متفق علیہا ہے اور اہل حقائق کے اقوال سے جیسا کہ چاہیے

Preneted by www.ziaraat.com

کالشمس فی وسط النہار ظاہر و باہر ہے اس حالت مین جو شخص مدعی باسلام
انکی عصمت اور طہارت پر حرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت خاص
عطائے حضرت رب العزت مین کچھ شک کرے تو نفس الامر مین کیا شیعہ
کیا سنی کسی کے ہان دائرہ اسلام مین داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت
مخالف ہے قران اور حدیث سے۔ من الصبر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ۔ ای عزیز
اگرچہ آیہ تفسیر و تشریح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن جرز آ
للطوالۃ اور ہم لسبب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہہ ختم
کی گئی۔ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَقَوِّمْنَا لِلْحَاھِلِیْنَ

الحمد للہ والمنۃ بجمیع صفاتہ وکل شئ قدرتہ کہ کتاب مستطاب الموسوم برسالہ آیہ تطہیر من تصنیفات
جناب فاضل اجل وعالم بے بدل اعنی جناب مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی
اعلی اللہ مقامہ درین ایام میمنت فرجام باہتمام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی بتصحیح تمام
حسب فرمایش مومنین باتمکین سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین چھپکر شائع و
ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالی اجر جزیل عطا
فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ
اور مضامین مندرجہ پر عمل
کرنے کی توفیق ارزانی
فرمائے

Preneted by www.ziaraat.com

اعلان

انوار الہدیٰ۔ کیا ہم اس کتاب مستطاب کی پوری پوری تعریف کہہ سکتے ہیں یا وہ الفاظ کہاں سے لائیں جو اسکی عظمت و فضیلت و حسن خدمت کا اظہار کر سکیں بے مبالغہ اسجگہ تو مبالغہ بھی ہیچ ہے یہ کتاب فاضل اجل عالم عامل جناب مولوی شیخ احمد صاحب عثمانی کی تصانیف لطیفہ ثانی مقبول بارگاہ سبحانی ہے جو سنی المذہب و داخل زمرہ علماء کبار اہل سنت ہیں بہ تائید ربانی و توفیق سبحانی آپکا قلب باصفا نور ہدایت سے معمور ہوا آپنے بذوق تمام و شوق مالا کلام کتب اہل سنت و جماعت سے راہ حق کا کھوج لگانا شروع کیا۔ آخر کار رحمت الٰہی نے نزول فرما کر راہ نجات چشم یقین کو دکھلادی حتی کہ آپنے مذہب ائمہ اثنا عشری کو قبول فرما کر اطمینان قلبی حاصل کیا اس کے بعد اس نعمت عظمیٰ کے شکریہ میں آپنے یہ کتاب انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ برائے ہدایت گمراہان و مضطرب الحالان عجیب و غریب تلاش و ترتیب اور انوکھی طریق تحقیق سے تصنیف فرمائی ہے کہ اسکا پڑھنے والا اگر ذرا بھی انصاف و ہدایت سے بہرہ یاب ہوا ہے تو تا زیست مذہب شیعہ کے علاوہ اور کسی فریق و مذہب کو صحیح و برحق نہ سمجھیگا اول مذہب حق کی تلاش کی ضرورت کو بہر طریق تلاش کو ایسی خوبی اور عام فہم طرز سے لکھا ہے کہ موٹی سی عقل کا جاہل اور جید سے جید عالم اسکو تسلیم کریگا۔ اسکے بعد ناشرین و حافظین و احکام دین کی شناخت کے لئے جو منجانب اللہ بعد نبی آخر الزمان تا قیام قیامت ہونی ضرور ہیں چند معیار نہایت ہی سخت قائم کئے ہیں مثلاً معصوم ہونا تمام مخلوقات ذی روح و غیر ذی روح کا تابع فرمان ہونا۔ ظہور کرامت و صدور آیات ہونا۔ انکی ولایت پر کلام الٰہی و حدیث نبوی کا دال ہونا معلوم لدنی سے بہرہ یاب ہونا وغیرہ پھر ان معیار کو خلفائے رسول مقبول کی ذات میں تلاش کیا ہے اور تمام مستند کتب اہل سنت اور اکثر علمائے تسنن کے اقوال و تحاریر سے ثابت کیا ہے کہ خلفائے ثلاثہ ان صفات سے بالکل دور تھے بلکہ اکثر خلاف صفتیں موجود تھیں پھر حضرت علیؑ و دیگر ائمہ علیہم السلام کی طرف رجوع کی ہے اور ایمن ان کل صفات کو باقوال علماء کتب صحیحہ اہل سنت متعدد حوالوں سے موجود پایا ہے ہر ذات و الاصفات کو کل معیار دلکا مجموعہ ثابت کیا ہے۔ اسکے بعد لکھا ہے کہ جب آئمہ اثنا عشری علیہم السلام منجانب اللہ ناصر و حامی دین ثابت ہوگئے تو انکا طریق اور انکی طریق کے پیرو سب کے سب راہ حق پر ہیں۔ اسکے بعد ایک فیصلہ نہایت ہی عجیب و غریب اور موثر لکھا ہے جس سے مذہب شیعہ کی حقیت کا شمس ظاہر و ماہر ہوتی ہے اور مذہب سنت جماعت کا بطلان اور راہ حق کی

Preneted by www.ziaraat.com

فہرست کتب و مراثی طبع جدید موجودہ مطبع یوسفی واقع شہر دہلی

مفتاح البیان از خواجہ مولوی عابد حسین صاحب	۸ر	خلاصۃ المصائب	۱۲ر
		ریحان غم جلد اول مصنفہ میر انس	
فخر الفرائض معہ تنبیہ المنکرین	۳ر	وحید و سرفراز	عصہ ۴ر
احکام النسار	۰۲ر	ایضاً جلد دوم	عصہ ۴ر
شمس الشرقین بہجت بندہ مرزا دبیر	۰۲ر	صدیقہ ماتم جلد پنجم نواب صاحب	۸ر
نخل ماتم از مرزا فصیح قسم اول	۸ر	حضرت کو ہوا ماہ محرم جو سفر میں	— ر
ایضاً قسم دوم	۷ر	ثابت غم شبیر ہی قرآن خدا سے	— ر
تعلیم الاطفال مرتبہ مولوی سید رضی علیہ	۰ر	اے عزیز دہم ماہ محرم ہے آج	۰ر
رسالہ آیہ تطہیر طبع جدید	۴ر	سکینہ بی بی کی دیکھنے کو جو رنسی گھر میں امام آئی	— ر
ہادی التواریخ	۰۶ر	شہ کو صغرا نے جو غم نامہ ہجران لکھا	۰ر
انوار الہدیٰ مولوی شیخ احمد صاحب	عصہ ۴ر	جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی	۰ر
شمس الضحیٰ مولوی شیخ احمد صاحب	عصہ ۴ر	آمد گل مراد حسن پر خزان کی ہے	۰ر
دفتر رباعیات زیر طبع		جب آسمان پہ گلشن انجم خزان ہوا	۰ر
تعویزات جعفری زیر طبع		بزم جہان میں دی ہوم ہے ماتم کشین کی	۰ر
تاریخ اعثم کوفی اردو زیر طبع		زندانمین جب حسینؑ کے اہل حرم گئے	۰ر
تحفۃ العارفین	۶ر	ہند کو آپکی زندان مین خبر آتی ہے	— ر
تعویز جوشن کبیر	۱ر	داغ فرزند کسی کو نہ دکھائے تقدیر	— ر
ایضاً جوشن صغیر	۰ر	جاتی ہے کس شکوہ سے رنمین خدا کی فوج	۰۱ر

Preneted by www.ziaraat.com

نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب	
اب انتقام	۰۲ ر	حلیۃ العرائس	۳ ر	ہادی التواریخ کاغذ اعلیٰ	۰۷ ر
فرحت المومنین	۱ ر	حلیۃ المتقین	۱۲ ر	ایضاً قسم دوم	۶ ر
کاشف الرویاء	۴ ر	تذکرۃ المعصومین	۱۲ ر	خلاصۃ المصائب	۱۲ ر
ارشاد العوام	۴ ر	ایضاً قسم اعلیٰ	عصہ	تنبیہ المنکرین مع مخزن البشر	۳ ر
مثنوی آب نمک	۱ ر	دفع المغالطہ قسم اعلیٰ	عصہ	سراج الایمان	۰۱ ر
موعظۂ فاخرہ	۱ ر	ایضاً قسم دوم	۱۲ ر	مرثیہ اسلام	۰ ر
منازل الفرقان	۰۱ ر	کھری بات	۱ ر	تحفۃ العابدین	۱ ر
مواقیت حج		انذار النافرین	۰۱ ر	مجموعہ صنائع	۴ ر
حاجت	۴ ر	قصہ جمیلہ	۱ ر	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	۱ ر
ن معراج	۳ ر	تحفۃ القصائدین	۰ ر	ترجمۃ الصلوٰۃ اردو	۲ ر
الی الحضور	۱ ر	نصر المومنین	۰ ر	ذخیرہ آخرت	۰ ر
نور العیون ترجمہ ضیاء العیون	۲ ر	فالنامہ قرآنی	۱ ر	محسن سجاد	۰ ر
مثنوی زاد آخرت	۲ ر	فال جعفری و تعبیر خواب	۰ ر	نار اذات لہب	۲ ر
عین الیقین بقدر فدک	۰ ر	عین البکاء	۲ ر	گوہر شب چراغ	۲ ر
زینۃ العباد	۱ ر	وظائف الابرار		تنبیہات العقول	۲ ر
تحفۃ العوام	۰۶ ر	احکام النساء	۰۲ ر	دلیل الحسنات	۳ ر
وبال الصالحین	۰۶ ر	نخل ماتم کاغذ قسم اعلیٰ	۰ ر	تحفۃ المومنین	۴ ر
احکام الائمہ	۴ ر	ایضاً قسم دوم	۷ ر	فوائد بہیہ	۶ ر

Preneted by www.ziaraat.com

اشتہار

قرآن شریف مترجم بہ ترجمہ شیعہ مع خلاصہ التفاسیر

مومنین کی درخواست تھی کہ ایک قرآن شریف ایسا چھاپا جاہیے کہ کلام اللہ کے نیچے ترجمہ
بزبان اردو ہو اور حاشیہ پر تفسیروں کا خلاصہ چڑھایا جاوے اور وہ تفسیر ایسی ہو کہ جہاں مقامات
متنازعہ فیہ فریقین و شان نزول و فضائل قرأت فضائل ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام مندرج ہوں تاکہ عوام مومنین
اس تفسیر سے بھی مظہ اٹھا سکیں جو تفسیر عدۃ البیان سے اٹھا سکتے ہیں بتعمیل ارشاد مومنین اس قسم کا قرآن شریف جار
قسم کاغذ پر چھاپا گیا تاکہ کسی ادنیٰ اعلیٰ کو اسکے لینے میں کوئی عذر نہ ہی قسم اعلیٰ کا کاغذ ولایتی ہے
فی جلد ۴ قسم دوم ۳ قسم سوم ۲ قسم چہارم کاغذ خانگی ۱ +

تفسیر عمدۃ البیان

یہ اہم باہمی مذہب امامیہ کی تفسیر مشہور و معروف فاضل اجل عالم
مجتہد العصر والزمان جامع المعقول والمنقول ماوی الفقہاء والمجتہدین مقبول بارگاہ رب العالمین جناب مولانا مولوی السید عمار علی صاحب
مدظلہ العالی کی تصنیف بزبان اردو ہے طرز تحریر تحقیق بیانات شستگی زبان تشریح الفاظ کی
محتاج بیان نہیں ہر فرد بشر مصنف کی علمی استعداد و لیاقت کا اندازہ کر سکتا ہے الحمد للہ
اسکی خدمت اس حقیر نے بدیں خیال کہ حق تصنیف حاصل ہے بصرف خاص طبع کی ہے تصحیح و خوشخطی کا کامل اہتمام کیا
کاغذ اعلیٰ درجہ کا لگایا ہے چھاپہ نہایت صاف اور روشن ہے قلم پشتہ کی نسبت بہت جلی اور تقطیع زون سے آیات
قرآنی کو دیگر عبارات تفسیر کی نسبت زیادہ جلی قلم سے اسی طریقہ پر لکھا ہے کہ جس آیت کو دیکھنا چاہیں بہ آسانی نظر
کر سکتے ہیں فریقین کے متنازعہ مقامات جا بجا حاشیہ پر لکھا گیا ہے غرضکہ بنیاد تفسیر اسکی نہایت ہی اہتمام
جانفشانی اور مرحوموں کے ساتھ بھی اسی وجہ سے جلد دو جلدوں کے اسکی فقط تین جلدوں میں ختم ہوئی ہر جلد دس روپیہ کی

Checked 1987

Preneted by www.ziaraat.com